پانچ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی اور انگلش) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت

Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

دسمبر 2021ء / ربیع الآخر / جمادی الاولیٰ 1443ھ

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

کسی کی "جان" بچانا اگرچہ اچھا کام ہے مگر کسی کا "ایمان" بچانا اِس سے زیادہ "اہم" ہے۔

- کیا ہم نیک ہیں؟ 15
- ثواب کے انبار 21
- رکنِ شوریٰ حاجی محمد امین عطّاری کا انٹرویو 35
- لکڑی کیسے روشن ہوئی؟ 54
- والدین کے مزاج کا بچّوں پر اثر 62

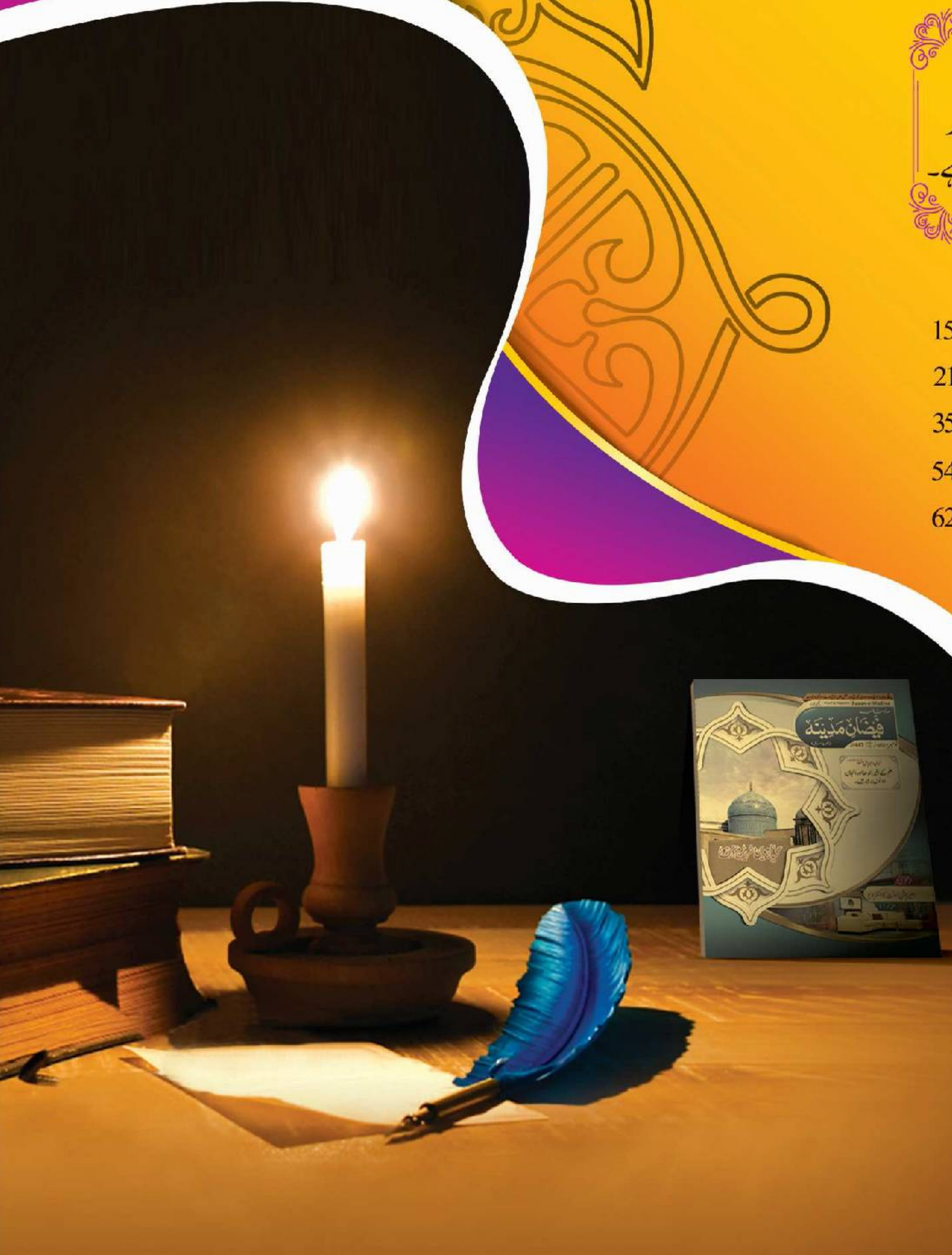

دُرُود تاج

کے 7 فوائد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَ الْوَبَآءِ وَ الْقَحْطِ وَ الْمَرَضِ وَ الْاَلَمِ ط اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ ط سَیِّدِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ ط جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَ الْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِیْلِ الشِّیَمِ ط شَفِیْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ ط وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَ جِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَ الْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَ الْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَ قَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَ الْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَ الْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَ الْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاکِیْنَ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَ مَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ ط یٰۤاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

1 جو شخص عروجِ ماہ (یعنی چاند کی پہلی سے چودھویں تک) شبِ جمعہ میں بعد نمازِ عشا باوضو پاک کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ایک سو ستر بار اس دُرُودِ پاک کو پڑھ کر سو رہے، گیارہ شب مُتواتر (یعنی بلاناغہ) اسی طرح کرے اِن شآءَ اللہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت سے مشرّف ہو گا 2 سحر و آسیب جن و شیطان کے دفع کیلئے اور چیچک کے لئے 11 بار پڑھ کر دَم کرے اِن شآءَ اللہ فائدہ ہو گا 3 قلب کی صفائی کے لئے ہر روز بعد نمازِ صبح ساٹھ بار اور بعد نمازِ عصر تین بار اور بعد نمازِ عشا 3 بار وِرْد رکھے 4 دشمنوں، ظالموں، حاسدوں اور حاکموں کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے اور غم و غربت دور ہونے کے لئے چالیس شب متواتر (یعنی بلاناغہ) بعد نمازِ عشا 41 بار پڑھے 5 روزی میں بَرَکت کے لئے سات بار بعد نمازِ فجر ہمیشہ وِرد رکھے 6 اگر حاملہ پر خَلَل (یعنی تکلیف) ہو تو سات دن برابر سات مرتبہ پانی پر دَم کر کے پلائے 7 واسطے مواصلتِ طالب و مطلوب (جائز محبت مثلاً میاں بیوی میں محبت) اور ہر مقصود کے لئے آدھی رات کے بعد باوُضو چالیس بار صِدْق و یقین کے ساتھ پڑھے اِن شآءَ اللہ مطلوبِ دلی حاصل ہو گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص175 مکتبۃ المدینہ)

بفیضانِ نظر سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابِت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطّار قادری** دامت برکاتہم العالیہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

دسمبر 2021ء | جلد: 5 | شمارہ: 12

مناجات / نعت 3

قراٰن وحدیث
طیّب اور خبیث برابر نہیں 4
گناہوں کا سفیر 7
دیدارِ رسول اور اس کی برکتیں (چوتھی اور آخری قسط) 9

فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت
مسجد میں اسپرے کرنا کیسا؟ مع دیگر سوالات 11

دارُالافتاء اہلِ سنّت
مچھلی کے پیٹ میں موجود مچھلی کا حکم مع دیگر سوالات 13

مضامین
کیا ہم نیک ہیں؟ 15
ساری مخلوق کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 17
آواگون اسلام کی نظر میں (قسط:04) 19
ثواب کے انبار 21
اسلام ہی انسانیت کا خیرخواہ ہے 23
بزرگانِ دین کے مبارک فرامین 25
جنّت کے دروازے کھلوانے والی نیکیاں 26

تاجروں کے لئے
احکامِ تجارت 27
قراٰن میں مذکور پیشے (قسط:02) 29

بزرگانِ دین کی سیرت
حضرت سیّدُنا ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ 31
اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے 33

متفرق
رکنِ شوریٰ حاجی ابوالحسن محمد امین عطّاری کا انٹرویو 35
ترکی کا سفر (قسط:02) 39

صحت وتندرستی
پیلیا (Jaundice) 41

قارئین کے صفحات
ماہنامہ کے 5 سالہ مضامین کا جائزہ 43
نئے لکھاری 47
آپ کے تأثرات 50

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے
دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں 51

بچّوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“
بچے اور علمِ دین / پتنگ اُڑانے کے نقصانات 53
لکڑی کیسے روشن ہوئی؟ 54
گاؤں کی سیر (قسط:01) 56
کیا آپ جانتے ہیں؟ 57
گدھے ہو کیا؟ 58
حروف ملائیے 59
مدرسۃُ المدینہ گلیانہ / جملے تلاش کیجئے! 60
والدین کے مزاج کا بچّوں پر اثر 62

اسلامی بہنوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“
راہِ خدا میں خرچ 63
حضرت سہلہ بنتِ سُہیل رضی اللہ عنہا 64
اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل 65

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہیڈ آف ڈیپارٹ: مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر: مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی
نائب مدیر: مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 50 رنگین: 100
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات:
سادہ: 1200 رنگین: 1800
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 1100 12 شمارے سادہ: 550
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان میں مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے
Call: +9221111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

گرافکس ڈیزائنر: یاور احمد انصاری/شاہد علی حسن
https://www.dawateislami.net/magazine
☆ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

آراء وتجاویز کے لئے
+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔ (ابن ماجہ، 1/490، حدیث:907)

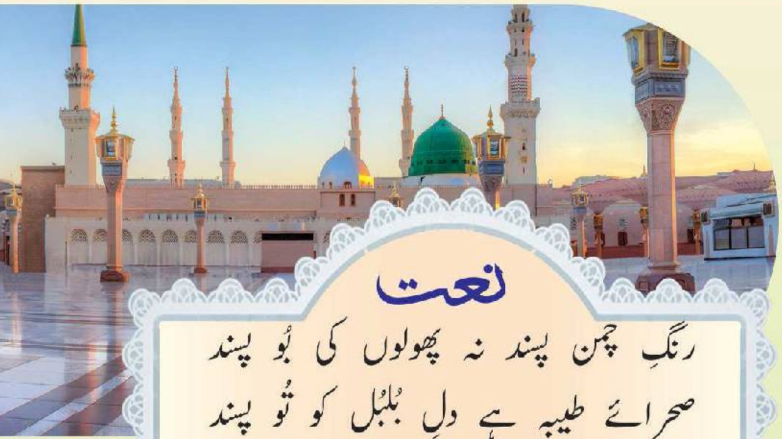

مُناجات

یاربِّ محمد مِری تقدیر جگادے
صحرائے مدینہ مجھے آنکھوں سے دکھادے

پیچھا مِرا دنیا کی محبت سے چُھڑا دے
یارب مجھے دیوانہ مدینے کا بنادے

روتا ہوا جس وقت میں دربار میں پہنچوں
اُس وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھادے

دل عشقِ محمد میں تڑپتا رہے ہر دم
سینے کو مدینہ مِرے اللہ بنادے

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں
مدفن مِرا محبوب کے قدموں میں بنادے

دیتا ہوں تجھے وَاسِطہ میں پیارے نبی کا
اُمَّت کو خدایا رہِ سنّت پہ چلا دے

عطّاؔر سے محبوب کی سُنَّت کی لے خدمت
ڈنکا یہ ترے دین کا دُنیا میں بجادے

وسائلِ بخشش (مرمم)، ص112

از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ

نعت

رنگِ چمن پسند نہ پھولوں کی بُو پسند
صحرائے طیبہ ہے دلِ بُلبُل کو تُو پسند

اپنا عزیز وہ ہے جسے تو عزیز ہے
ہم کو ہے وہ پسند جسے آئے تو پسند

مایوس ہو کے سب سے میں آیا ہوں تیرے پاس
اے جان کر لے ٹوٹے ہوئے دل کو تو پسند

قُلْ کہہ کر اپنی بات بھی لب سے ترے سُنی
اللہ کو ہے اتنی تری گفتگو پسند

ان کے گناہگار کی اُمیدِ عَفْو کو
پہلے کرے گی آیتِ لَاتَقْنَطُوْا پسند

طیبہ میں سَر جھکاتے ہیں خاکِ نیاز پر
کونین کے بڑے سے بڑے آبرو پسند

ہے خواہشِ وصالِ درِ یار اے حسنؔ
آئے نہ کیوں اَثر کو مری آرزو پسند

ذوقِ نعت، ص126

از برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

مشکل الفاظ کے معانی: **قُلْ:** اے محبوب! آپ فرمادیں۔ **عَفْو:** معافی۔ **لَاتَقْنَطُوْا:** اللہ پاک کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے: ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو (پ24، الزمر:53)۔ **اَثر:** تاثیر۔

طیِّب اور خبیث برابر نہیں

مفتی محمد قاسم عطّاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَ الطَّیِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۠(۱۰۰)﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: تم فرمادو کہ گندا اور پاکیزہ برابر نہیں ہیں اگرچہ گندے لوگوں کی کثرت تمہیں تعجب میں ڈالے، تو اے عقل والو! تم اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (پ7، المآئدۃ:100)

تفسیر: آیت میں فرمایا گیا کہ حلال و حرام، نیک وبَد، مسلم و کافر، طاعت و مَعْصِیَّت اور کھرے کھوٹے ایک درجے میں نہیں ہوسکتے، بلکہ حرام کی جگہ حلال، بَد کی جگہ نیک، کافر کی جگہ مسلمان، نافرمانی کی بجائے فرمانبرداری اور کھوٹے کی جگہ کھرے ہی مقبول ہیں، کیونکہ گندگی اور پاکیزگی ایک جیسی نہیں ہوسکتی اور پاک و ناپاک برابر قرار نہیں دیئے جاسکتے، اگرچہ ظاہری نظر میں ناپاک کی کثرت اپنی چمک دمک یا مادّی فوائد کی وجہ سے اچھی لگے۔ دنیا کی حقیقت یہ ضرور ہے کہ دنیاداروں کو مال و دولت کی کثرت اور دنیا کی زیب و زینت بھاتی ہے، لیکن اصل الاصول حقیقت یہی ہے کہ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں، وہ اعلیٰ، عمدہ اور زیادہ شان والی ہیں، کیونکہ دنیا کی زینت و آرائش اور نعمتیں ختم ہو جائیں گی، جبکہ آخرت کی نعمتیں ہمیشہ باقی رہیں گی۔ اس لئے ظاہری خوبی دیکھ کر باطنی خوبی سے آنکھیں بند کرلینا، ظاہر میں شہد نظر آنے پر اندر چھپا زہر فراموش کردینا، عقل و دانش کے خلاف ہے، لہٰذا اے عقل والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناپاک کو چھوڑ دو اگرچہ وہ بہت زیادہ ہو اور پاکیزہ کو اختیار کرو اگرچہ وہ تھوڑا ہو، تاکہ تم ہلاکت سے بچ کر اللہ کے ہاں حقیقی فلاح پاسکو۔

قرآن مجید میں اس مفہوم کی کئی آیات ہیں جن میں اچھے بُروں اور اچھائی برائی کے برابر ہونے کی نفی کی گئی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ مَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُۙ(۱۹) وَ لَا الظُّلُمٰتُ وَ لَا النُّوْرُۙ(۲۰) وَ لَا الظِّلُّ وَ لَا الْحَرُوْرُۚ(۲۱) وَ مَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَ لَا الْاَمْوَاتُؕ﴾ ترجمہ: اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اور نہ اندھیرے اور اجالا اور نہ سایہ اور تیز دھوپ اور زندہ اور مردے برابر نہیں۔ (پ22، الفاطر: 19تا22) دوسری جگہ فرمایا: ﴿اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ٘ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ(۲۸)﴾ ترجمہ: کیا ہم ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کو زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح کردیں گے؟ یا ہم پرہیزگاروں کو نافرمانوں جیسا کردیں گے؟ (پ23، صٓ:28) ایک مقام پر فرمایا: ﴿اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِۙ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ۠(۲۱)﴾ ترجمہ: کیا جن لوگوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں اُن جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے (کیا) ان کی زندگی اور موت برابر ہوگی؟ وہ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں۔ (پ25، الجاثیۃ:21) ایک جگہ فرمایا گیا: ﴿اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ كَالْمُجْرِمِیْنَ(۳۵) مَا لَكُمْ ٝ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ(۳۶)ۚ﴾ ترجمہ: تو کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں جیسا کردیں۔

* نگران مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضان مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

تمہیں کیا ہوا؟ کیسا حکم لگاتے ہو؟(پ29، القلم:35، 36)

خلاصۂ آیات یہی ہے کہ دل کا اندھا کافر اور ایمان کی روشنی رکھنے والا دیدہ و بینا مومن برابر نہیں۔ کفر کے اندھیرے اور ایمان کا اجالا برابر نہیں۔ رحمتِ الٰہی کا سایہ اور غضبِ الٰہی کی تیز دھوپ ایک جیسی نہیں، یونہی ایمان کی قلبی زندگی سے حیات پانے والے اہلِ ایمان اور کفر کی مردہ دلی میں پڑے کفار آپس میں برابر نہیں۔ صالحین و فاسق ایک جیسے نہیں اور متقین و فاجرین جدا جدا ہیں، پرہیزگاروں کو نافرمانوں جیسا قرار نہیں دیا جائے گا۔ کفر و معصیت کی برائیوں میں پڑے لوگ، ایمان و تقویٰ کے حامل مومنین صالحین کے برابر ہو ہی نہیں سکتے، دونوں کی زندگی اور موت ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ مطیعوں کو مجرموں جیسا کیسے قرار دیا جاسکتا ہے!

خبیث اور طیب میں بہت ساری چیزیں داخل ہیں:

1 **حرام و حلال:** چنانچہ حلال کا ایک ذرّہ، حرام کے دنیا بھر کے خزانوں سے بہتر ہے، کہ حلال کا ایک روپیہ بھی صدقہ کریں تو ثواب ہے، جبکہ حرام کا سونے کا پہاڑ بھی صدقہ کردیں تو ثواب نہیں بلکہ عذاب ہے۔ حدیث میں فرمایا: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ قبول نہیں کرتا مگر پاک مال کو (یعنی حلال کو)۔“ (مسلم، ص393، حدیث:2346) کوئی مالِ حرام صدقہ کرے تو قبول نہیں، خرچ کرے تو برکت نہیں اور چھوڑ کر مرے تو اس کے لئے عذاب ہے جبکہ حلال کا پہاڑ برابر سونا بھی کوئی کمالے تو اُسے اُس پر عذاب نہیں بلکہ اچھی نیت سے کمانے پر ثواب ہے اور وہ حلال کمانے والا اللہ کا دوست ہے۔ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: سچے اور امانت دار تاجر کا حشر قیامت میں انبیا، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا (ترمذی، 3/5، حدیث:1213) دوسری طرف حرام کا ایک سکّہ بھی کمایا تو عذاب کا سبب ہے۔ حدیث میں فرمایا: وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا، جو مالِ حرام سے پلا بڑھا ہو، بلکہ آگ اُس انسان کے زیادہ لائق ہے۔ (مصنف عبد الرزاق، 10/367)

2 **گناہ اور نیکی برابر نہیں:** کیونکہ گناہ کی لذت تو تھوڑی دیر میں ختم ہو جاتی ہے، لیکن اس کا گناہ اور سزا باقی رہتی ہے، جبکہ نیکی کی مَشَقّت تھوڑی دیر کے لئے ہوتی ہے، لیکن اُس کا ثواب ہمیشہ کے لئے لکھ دیا جاتا ہے۔ حدیث میں فرمایا: البرّ لا یبلی والاثم لاینسی والدیان لا یموت نیکی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا اور حساب لینے والا خدا ہمیشہ زندہ ہے، اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ (فیض القدیر، 3/218) اور قرآن مجید میں فرمایا: ﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗؕ(۷) وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ۠(۸)﴾ تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔ (پ30، الزلزال:7، 8)

3 **کافر اور مومن برابر نہیں:** کہ کافر تمام تر دنیا کا مالک بھی ہو جائے تب بھی یہ صرف ایک ”مُہلت“ ہے جس کے خاتمے پر دائمی عذاب ہے، جبکہ مومن پر دنیا جہان کی مُصیبتیں بھی آپڑیں، تو یہ محض ایک قید خانے کی کچھ عرصے کی پریشانیاں ہیں، جس کے بعد راحتوں، نعمتوں کی جنت ہے، جس میں ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنا ہے۔ قرآن میں فرمایا: اے مخاطب! کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے۔ (یہ تو زندگی گزارنے کا) تھوڑا سا سامان ہے پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ہمیشہ اُن میں رہیں گے (یہ) اللہ کی طرف سے مہمان نوازی کا سامان ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لئے بہترین چیز ہے۔ (پ4، آلِ عمرٰن:196تا 198) اور حدیث میں ہے: الدنیا سجن المؤمن و جنة الکافر ترجمہ: دنیا مسلمان کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے مثلِ جنت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 7/129) قرآن میں فرمایا: تو بہر حال جس کے ترازو بھاری ہوں گے۔ وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ اور بہر حال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے۔ تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ایک شعلے مارتی آگ ہے۔ (پ30، القارعۃ:6تا11) اور فرمایا: تو بہر حال جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو۔ بیشک مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو ملنے والا ہوں۔ تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ بلند باغ میں۔ اس کے پھل قریب ہوں گے۔ (کہا جائے گا:) گزرے ہوئے دنوں میں جو تم نے آگے بھیجا اس کے بدلے میں خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اور پیو۔ اور رہا وہ، جسے اُس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو

وہ کہے گا: اے کاش کہ مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش کہ دنیا کی موت ہی (میرا کام) تمام کر دینے والی ہو جاتی۔ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا سب زور جاتا رہا۔ (پ29، الحاقۃ:19تا29)

4 **فاسق اور نیک برابر نہیں:** کہ فاسق اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتوں اور نیک لوگوں کے نزدیک ناپسندیدہ ہے، جبکہ نیک آدمی اللہ تعالیٰ، اس کے معزز فرشتوں اور صالحین کے نزدیک محبوب اور پسندیدہ ہوتا ہے۔ حدیث مبارک میں ہے: اللہ پاک جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل امین کو ندا کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فُلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السّلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور آسمان والوں میں اعلان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ پاک فُلاں سے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ اس سے آسمان والے بھی محبت کرنے لگتے ہیں، پھر اس کے لیے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (بخاری، 2/382، حدیث:3209)

5 **برے اور اچھے اخلاق برابر نہیں:** برے اخلاق مثلاً تکبُّر، حرص، حَسَد، کینہ وغیرہا، یہ چیزیں دنیا میں بھی باعثِ ذلت ہیں اور آخرت میں بھی سببِ ہلاکت ہیں، جبکہ اچھے اخلاق مثلاً عاجزی و اِنکساری، قناعت اور شُکْر گزاری دنیا میں بھی سببِ راحت ہیں اور آخرت میں باعثِ نجات ہیں۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے محرمُ الحرام اور صفرُ المظفر 1443ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یااللہ پاک! جو کوئی رِسالہ **"دعوتِ اسلامی کے بارے میں دلچسپ معلومات"** کے 51 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے دینِ اسلام کی خدمت کا سچّا دَرد دے اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمِیْن 2 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صَفْحات کا رِسالہ **"نوجوان کی توبہ"** پڑھ یا سُن لے، اُسے اپنا اور اپنے پیارے پیارے آخری نبی کا فرماں بردار بنا کر بے حساب مغفِرت سے نواز دے۔ اٰمِیْن 3 یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"بابا جی اور گھر کے جھگڑے"** پڑھ یا سُن لے اُسے ایمان و عافیت کے ساتھ سبز سبز گنبد کے زیرِ سایہ جلوۂ محبوب میں شہادت عطا فرما۔ اٰمِیْن 4 جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطّاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے رِسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت سے بچّوں کے بارے میں سوالات"** پڑھنے / سننے والوں کو یہ دُعا دی: یااللہ کریم! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت سے بچّوں کے بارے میں سوالات"** پڑھ یا سُن لے اُسے دین و دنیا کی برکات سے مالا مال فرما کر دینی مسائل پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور اسے بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
دعوتِ اسلامی کے بارے میں دلچسپ معلومات	22لاکھ 97ہزار 292	8لاکھ 57ہزار 130	31لاکھ 54ہزار 422
نوجوان کی توبہ	24لاکھ 14ہزار 844	8لاکھ 1ہزار 295	32لاکھ 16ہزار 139
بابا جی اور گھر کے جھگڑے	20لاکھ 94ہزار 468	9لاکھ 10ہزار 716	30لاکھ 5ہزار 184
امیرِ اہلِ سنّت سے بچّوں کے بارے میں سوالات	23لاکھ 70ہزار 881	8لاکھ 88ہزار 298	32لاکھ 59ہزار 179

گناہوں کا سفیر

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے، آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور اس کی جستجو میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ پاک کے نزدیک بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔(1)

جھوٹ کیا ہے؟ بات کا حقیقت کے خلاف ہونا جھوٹ ہے۔(2)

جھوٹ اپنے بدترین انجام اور برے نتیجے کی وجہ سے تمام برائیوں کی جڑ ہے کہ اِس سے چغلی کا دروازہ کھلتا ہے، چغلی سے بغض پیدا ہوتا ہے، بغض سے دشمنی ہوجاتی ہے جس کے ہوتے ہوئے امن وسکون قائم نہیں ہوسکتا۔(3)

اسی لئے اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جھوٹ کی خرابیوں کو کئی انداز میں بیان فرمایا ہے، یہ حدیثِ پاک اُن میں سے ایک ہے۔ شروع میں ذکر کی گئی حدیثِ پاک میں جھوٹ کو گناہوں کا سبب قرار دیا گیا ہے نیز یہ بھی ذہن میں رہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو (بُری عادات میں سے) جھوٹ کی عادت سب سے بڑھ کر ناپسند تھی۔(4)

مؤمن جھوٹا نہیں ہوسکتا: مؤمن کی شان جھوٹ سے کس قدر بلند اور پاک ہوتی ہے اس کا اندازہ اس فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے لگایئے چنانچہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا مؤمن بزدل ہوسکتا ہے؟ اِرشاد فرمایا: ہاں، پوچھا گیا: کیا مؤمن بخیل ہوسکتا ہے؟ اِرشاد فرمایا: ہاں، پوچھا گیا: کیا مؤمن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: نہیں۔(5)

یعنی مسلمان میں بزدلی یا کنجوسی فطری طور پر ہوسکتی ہے کہ یہ عُیوب اِیمان کے خِلاف نہیں، لہٰذا مؤمن میں ہوسکتی ہیں۔ (ہاں!) مگر بڑا جھوٹا، ہمیشہ کا جھوٹا ہونا، جھوٹ کا عادی ہونا مؤمن ہونے کی شان کے خِلاف ہے۔“(6)

جھوٹ سے بچنے کی تاکید کیوں؟ جھوٹ سے بچنے کی تاکید اس لئے کی گئی ہے کہ اِس میں دنیا و آخرت کے کئی نقصانات ہیں مثلاً: * جھوٹ کبیرہ گناہوں میں بدترین گناہ ہے۔(7) * جُھوٹ بولنا مُنافِق کی نشانیوں میں سے ایک نِشانی ہے۔(8) * جُھوٹ ایمان کے مُخالِف ہے۔(9) * جب بندہ جُھوٹ بولتا ہے، اس کی بدبُو سے فرشتہ ایک مِیْل دُور ہوجاتا ہے۔(10) * جو جھوٹ بولتا ہے اس کا حسن و جمال جاتا رہتا ہے۔(11) * ایک روایت میں ہے کہ جو جھوٹ بولتا ہے اس کے چہرے کی آب و تاب اور رونق ختم ہوجاتی ہے۔(12) * جھوٹ ہر برائی کے دروازے کو سیراب کرتا ہے جیسا کہ پانی درخت کی جڑوں کو سیراب کرتا ہے۔(13) * جھوٹ بولنے سے مُنہ کالا ہوجاتا ہے۔(14) * جھوٹ بولنے والے قِیامت کے دن، اللہ پاک کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ اَفراد میں شامل ہوں گے۔(15) * جھوٹ میں بھلائی نہیں ہے۔(16) اِس تفصیل سے حدیث کے اس حصے ”جھوٹ سے بچو“ میں موجود تاکید کی حکمت واضح ہوگئی، اب حدیثِ پاک کے دوسرے حصے ”جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے“ کی وضاحت ملاحظہ کیجئے:

جھوٹ ”گناہ“ کی طرف ایسے لے جاتا ہے: جھوٹ میں بظاہر نجات دِکھتی ہے لیکن حقیقت میں وہ ہلاکت ہوتی ہے۔ لوگ اسی ظاہر سے دھوکا کھا کر جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں اور بڑے بڑے گناہ کر بیٹھتے ہیں، اس بات کو سمجھانے کے لئے چند مثالیں پیش کرتا ہوں:

1 ”قراٰن میں ہے نا، حدیث میں یوں ہے، ایک روایت میں آیا ہے وغیرہ“ جیسے الفاظ سننے میں آتے ہوں گے حالانکہ جو بات وہ کہتے ہیں

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

وہ نہ قراٰن میں مذکور ہوتی ہے نہ کسی حدیث یا روایت میں، بس لوگ اس طرح کے جھوٹے حوالے اپنی جہالت چھپانے یا اپنے علم کی دھاک بٹھانے کیلئے دیتے ہیں اور پھر اُس پر دلیری دکھاتے ہوئے کبھی تو مَن مانی تشریح کرکے اللہ و رسول پر بہتان باندھنے کا گناہِ کبیرہ کرلیتے ہیں۔ بسا اوقات اس طرح کا جھوٹ ”اللہ پاک، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان یا اسلام کے کسی بنیادی عقیدے کے انکار“ کی وجہ سے سب سے بڑے گناہ ”کفر“ میں پڑنے کا سبب بنتا ہے 2 آج کل لوگ جھوٹ کے معاملے میں اتنے دلیر ہوچکے ہیں کہ فانی دنیا کے چند روز عیش و عشرت میں گزارنے اور دنیوی خواہشات پوری کرنے کے لالچ میں بیرونِ ملک جانے کیلئے خود کو جھوٹ موٹ میں غیر مسلم تک لکھوا دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ”ہم دل میں مسلمان ہیں صرف لکھنے اور زبان سے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔“ یاد رکھئے! کتنی ہی مجبوری کیوں نہ ہو خود کو جھوٹ موٹ میں ”غیر مسلم“ (عیسائی، یہودی، قادیانی یا کسی بھی کافِر و مُرتد گروہ کا ”فرد“) ظاہر کرنے پر حکمِ کفر ہے 3 دواؤں کے بارے میں تھوڑا بہت جاننے والا یا کسی کلینک و اسپتال میں کام کرنے والے کا خود کو ڈاکٹر کہلانا، چند جڑی بوٹیوں کے بارے میں جان لینے کے بعد خود کو حکیم کہلوانا یا اس طرح کے اور ٹائٹلز استعمال کرنا بھی جھوٹ ہے۔ اِن جھوٹے ٹائٹلز کو حاصل کرنے یا بچانے کیلئے رشوت دے کر جعلی ڈگریاں بھی حاصل کی جاتی ہیں اور اِن کے ذریعے دھوکا دیا جاتا ہے، ایسے ہی لوگوں کے جھوٹ کے نتائج ہمارے جانی و مالی نقصان کی صورت میں نکلتے ہیں۔

”جھوٹ“ کی وبا اتنی عام ہے کہ علم سے خالی بے عمل لوگ مذہبی اسکالر وغیرہ جیسے الفاظ اپنے لئے استعمال کرلیتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا سَراسَر جھوٹ ہے۔ اِن غلط لوگوں کے اِس مذہبی ٹائٹل کو استعمال کرتے ہوئے قراٰن و سنّت کی مَن مانی تشریحات کا نتیجہ بے عملی اور گمراہی جیسے گناہِ جاریہ کی صورت میں نکلتا ہے۔

4 بعض لوگ مذاق میں جھوٹ بول دیتے ہیں، بسا اوقات یہ ایک جھوٹ بہت سے سارے گناہوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مذاق میں جھوٹ بولنے سے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: یعنی بربادی ہے اُس کیلئے جو لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولے، بربادی ہے اُس کے لئے، بربادی ہے اُس کے لئے۔“[17]

یعنی لوگوں کو ہنسانے کے لئے تو جھوٹ بولنا ہمیشہ ہی جرم بلکہ ڈبل جرم، مگر لوگوں کو منانے کے لئے ہنسی مذاق میں سچی بات شریعت کے دائرے میں ہو تو گناہ نہیں۔

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کسی پریشان یا مغموم کو ہنسا دینے کے لئے اچھی و سچی دل لگی کی بات کہہ دینا ثواب ہے، حضرت عمر رضی اللہُ عنہ نے ایک بار حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہنسا دینے کے لئے اپنا گھریلو واقعہ بیان فرمایا، یہ سنّتِ فاروقی ہے۔ بہر حال ایسے جائز کاموں میں بھی اعتدال چاہیے ان کا عادی بن جانا اچھا نہیں۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ خوش طبعی تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سی خوش طبعی کرے جو بالکل حق ہوتی تھی۔[18]

جھوٹا لکھ دیئے جانے سے مراد: حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے تو اسے کذّاب (بہت زیادہ جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے یعنی اس کے لئے یہ حکم کر دیا جاتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے، فرشتوں پر اس کا جھوٹا ہونا ظاہر کر دیا جاتا ہے اور زمین والوں کے دلوں میں بھی یہ بات ڈال دی جاتی ہے۔ حضرت مالک رحمۃُ اللہِ علیہ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہُ عنہ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل پہ ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور پھر وہ اللہ پاک کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔[19]

اگر آپ میں جھوٹ بولنے کی عادت ہے تو اُسے چھوڑ دیجئے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو جھوٹ چھوڑ دے، جو کہ باطل چیز ہے، تو اس کے لئے جنّت کے کنارے میں گھر بنایا جائے گا۔[20]

اللہ پاک ہمیں جھوٹ جیسے گناہ سے بچائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ترمذی، 3/391، حدیث:1978 (2) حدیقہ ندیہ، 2/400 (3) ادب الدنیا والدین، ص413 (4) سنن کبریٰ، 10/331، حدیث:20821 (5) مؤطا امام مالک، 2/468، حدیث:1913 (6) مراٰۃ المناجیح، 6/477 (7) خزائن العرفان، ص519، معجم کبیر، 18/140، حدیث:293 (8) مسلم، ص53، حدیث:106 (9) مسند احمد، 1/22، حدیث:16 (10) ترمذی، 3/392، حدیث:1979 (11) موسوعہ ابن ابی الدنیا، 5/220، رقم:88 (12) شعب الایمان، 4/208، حدیث:4814 (13) موسوعہ ابن ابی الدنیا، 5/214، رقم:49 (14) شعب الایمان، 4/208، حدیث:4813 (15) کنز العمال، جزء:16، 8/39، حدیث:44037 (16) الزہد لابی داؤد، ص68 (17) ترمذی، 4/142، حدیث:2322 (18) مراٰۃ المناجیح، 6/462 (19) فتح الباری، 11/430، تحت الحدیث:6094 (20) ترمذی، 3/400، حدیث:2000۔

دیدارِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اس کی برکتیں

(چوتھی اور آخری قسط)

مولانا محمد عدنان چشتی عطّاری مَدَنی*

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواب میں زیارت کے بھی کیا کہنے! سُبْحٰنَ اللہ، کبھی تو صرف رُخِ زیبا کی جھلک دکھا کر تشریف لے جاتے ہیں تو کبھی ایسا کرم فرماتے ہیں کہ طالبِ دیدار کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مبارک کلمات کی چاشنی سے کانوں میں بھی رَس گھول جاتے ہیں۔ یہاں صرف برکت کے لئے دیدار کرنے والوں کے چند واقعات ذکر کئے گئے ہیں ورنہ تفصیل کے لئے تو دفتر درکار۔

نیکوں سے محبت کی برکت: مُسْنِدُ الوَقْت، حضرت امام ابو جعفر محمد بن احمد صیدلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواب میں یوں زیارت کی کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گرد فُقراء کی ایک جماعت ہے، اچانک آسمان سے دو فرشتے اُترے، ایک کے ہاتھ میں طشت اور دوسرے کے ہاتھ میں لوٹا تھا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے طشت رکھ دیا گیا۔ آپ نے ہاتھ دھوئے پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم پر فُقراء نے بھی ہاتھ دھولئے۔ اس کے بعد طشت میرے سامنے رکھا گیا تو ایک فرشتے نے دوسرے فرشتے سے کہا: اِس کے ہاتھ پر پانی نہ ڈالو یہ اُن میں سے نہیں ہے۔ میں نے عرض کی یارسولَ اللہ! صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیا آپ سے یہ روایت نہیں کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔[1] آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیوں نہیں! میں نے عرض کی: وَاَنَا اُحِبُّکَ وَاُحِبُّ ھٰؤُلَاءِ الْفُقَرَاء یعنی یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور ان فقراء سے بھی محبت کرتا ہوں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس کے ہاتھ پر بھی پانی ڈال دو یہ بھی ان ہی میں سے ہے۔[2]

جنہیں جانِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شَیْخُ الحدیث کہا: حضرت امام جلالُ الدّین سُیوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: 8 ربیعُ الاوّل شریف 904ھ جمعرات کی شب میں نے خواب میں دیکھا کہ میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوں۔ میں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حدیثِ پاک کے بارے میں اپنی ایک تالیف جسے میں شروع کرچکا تھا (جَمْعُ الجَوامِع یا جامِعُ الکَبِیْر) کا ذکر کرتے ہوئے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اگر اجازت عطا فرمائیں تو اس میں سے کچھ پڑھ کر سناؤں؟'' آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ھَاتِ یَا شَیْخَ الْحَدِیْث! سناؤ اے شَیْخُ الحدیث! حضرت امام سیوطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ بشارت میرے نزدیک دُنیا اور اس میں جو کچھ ہے اُن سب سے زیادہ بہتر ہے۔[3]

ابو بکر و عمر کی طرح خلافت کرنا: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کا شرف پایا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے عُمَر! میرے قریب آؤ۔ میں اتنا قریب ہوا کہ آپ سے مصافحہ کرلیتا۔ اتنے میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ارد گرد دو ادھیڑ عُمْر آدمی آ کھڑے ہوئے۔ پیارے مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب میری اُمّت کا معاملہ تمہارے سپُرد کیا جائے تو اپنی حکومت کے دوران ایسا معاملہ کرنا جیسا ان دونوں نے اپنی خلافت میں کیا ہے۔ میں نے عرض کی: یہ دونوں کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ ابو بکر و عمر ہیں۔[4]

جن کیلئے بارگاہِ رسالت سے سلام آیا: ایک آدمی نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواب میں زیارت کی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

نے فرمایا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اُس نے عرض کی: محمد بن اسماعیل بخاری (یعنی امام بخاری) کے پاس جانے کا ارادہ ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اسے میری طرف سے سلام کہنا۔[5]

میلاد شریف کے چنے: حضرت شاہ ولیُّ اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے والد حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ کا واقعہ لکھتے ہیں: مجھے سیّدی والد ماجد نے بتایا کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نیاز کیلئے کچھ کھانا تیار کراتا تھا ایک سال کچھ فراخی نہ ہوئی کہ کھانا پکواؤں، صرف بُھنے ہوئے چنے میسر آئے میں نے وہی تقسیم کر دیئے۔ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خواب میں دیکھا کہ ان کے سامنے یہ چنے موجود ہیں اور حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خوش ہو رہے ہیں۔[6]

ایک لاکھ بندوں کی شفاعت کرنے والا: حضرت اَبُوالمواہب شاذلی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: تم قیامت کے دن ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کروگے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں اِس قابل کیسے ہوا؟ ارشاد فرمایا: اس لئے کہ تم مجھ پر دُرود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نذرانہ کر دیتے ہو۔[7] ثواب نذر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پڑھتے وقت ثواب نذر کرنے کی دل میں نیت کر لے یا پڑھنے سے قبل یا بعد زبان سے بھی کہہ لے کہ اس دُرود شریف کا ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نذر کرتا ہوں۔

سلام کا جواب بھی عطا فرماتے ہیں: تابعی بُزرگ حضرت سُلیمان بن سُحیم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْتُوْنَكَ فَيُسَلِّمُوْنَ عَلَيْكَ اَتَفْقَهُ سَلَامَهُمْ؟ یعنی یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو لوگ آپ کی زیارت کو آتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے ہیں کیا آپ ان کا سلام کرنا جانتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نَعَمْ وَاَرُدُّ عَلَيْهِمْ یعنی ہاں! اور میں اُن کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔[8]

جب کوئی حاجت پیش آئے تو: حضرت ابو المواہب شاذلی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی تو آپ نے فرمایا: اِذَا كَانَ لَكَ حَاجَةٌ، وَاَرَدْتَ قَضَاءَهَا، فَانْذُرْ لِنَفِيْسَةِ الطَّاهِرَةِ، وَلَوْ فَلْسًا یعنی جب تجھے کوئی حاجت پیش آئے اور تو چاہتا ہو کہ وہ پوری ہو جائے تو (حضرت) نفیسہ طاہرہ کی نذر (یعنی مَنّت) مان لے چاہے ایک فلس[9] کی ہو تو تیری حاجت پوری ہو جائے گی۔[10]

مزار پہ جاکے دُعا مانگو: حضرت امام ابو علی نیشاپوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: كُنْتُ فِيْ غَمٍّ شَدِيْدٍ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ یعنی ایک بار میں بہت غمزدہ تھا تو میں نے خواب میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گویا مجھے یوں فرمارہے تھے: صِرْ اِلٰى قَبْرِ يَحْيٰى بْنِ يَحْيٰى وَاسْتَغْفِرْ وَسَلْ تُقْضَ حَاجَتُكَ یعنی یحییٰ بن یحییٰ کی قبر پر جاؤ، استغفار کرو اور مانگو تمہاری حاجت پوری ہو جائے گی۔ حضرت امام ابو علی نیشاپوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے صبح ایسے ہی کیا تو میری حاجت پوری ہو گئی۔[11]

حضرت امام یحییٰ بن یحییٰ رحمۃُ اللہِ علیہ بخاری و مسلم کے راوی اور حضرت امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کے شاگرد ہیں۔

تلاوتِ سورۂ نوح کی برکت: ملکِ روم میں وبا پھیلی تو کسی نیک شخص نے خواب میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا اور لوگوں پر آنے والی مصیبت کا تذکرہ کرکے مدد چاہی تو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے "تین ہزار تین سو ساٹھ مرتبہ سورۂ نوح کی تلاوت کرکے اللہ پاک کی بارگاہ میں اس وبا سے نجات کا سُوال کرنے کا حکم فرمایا۔" یہ سُن کر لوگوں نے اپنے غم خوار نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم کی بجا آوری کی اور اللہ پاک کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعائیں مانگیں، اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ سات دن تک یہ عمل جاری رہا اور اللہ پاک کی رحمت سے یہ وبا آہستہ آہستہ ختم ہوگئی۔[12]

اللہ کریم ہر عاشقِ رسول کو زیارتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دولت سے نوازے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مسلم، ص1088، حدیث:6718 (2) تہذیب الاسرار للخرکوشی، ص551، رسالہ قشیریہ، ص763 (3) جامع الاحادیث، ترجمۃ موجزۃ عن حیاۃ الامام السیوطی، 1/12 (4) حلیۃ الاولیاء، 5/372، رقم: 7440، کتاب المنامات، ص145، رقم: 309 بتغیر (5) سیر اعلام النبلاء، 10/305 (6) الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین، ص40 (7) الطبقات الکبریٰ للشعرانی، 2/101 (8) الشفا، 2/80 (9) پرانے وقتوں میں رائج سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کا سکہ جو کہ ایک درہم کے چھٹے حصے کے برابر ہوتا تھا (10) طبقات الکبریٰ للشعرانی، 2/102 (11) تہذیب التہذیب، 9/314، رقم:7947 (12) النجوم الزاھرۃ فی ملوک مصر والقاھرۃ، 10/161۔

مَدَنی مذاکرے کے سُوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 11 سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 آبِ زَم زَم سے چائے بنانا کیسا؟

سُوال: آبِ زَم زَم سے، یا دَم کئے ہوئے پانی سے چائے بنا سکتے ہیں؟

جواب: سُبْحٰنَ اللہ! بالکل بنا سکتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ بَرَکت بڑھ جائے گی۔ ایسی چائے کی پتی پکنے کے بعد کچرے کے ڈبے کے بجائے اَدب کی جگہ ڈالنی مُناسب ہے۔ لوگ کھانے کی چیزوں پر بھی تو دَم کرتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 6 ربیع الآخر 1441ھ)

2 اِعلانِ نُبوّت سے پہلے کے دوست

سُوال: کیا پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعلانِ نبوت سے پہلے بھی حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ اعلانِ نُبوّت سے پہلے بھی دوستانہ تعلق تھا۔ جب پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اعلانِ نُبوّت کے بعد انہیں اِسلام کی دعوت دی تو انہوں نے فوراً اسلام قبول کرلیا۔ (الریاض النضرۃ، 1 / 84) حضرت سَیِّدُنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زندگی میں کبھی بُت پَرستی نہیں کی تھی۔

(فتاویٰ رضویہ، 28 / 458- مدنی مذاکرہ، 4 مُحرَّمُ الحَرام 1441ھ)

3 کیا داڑھی کا زمین پر لگنا بے اَدبی ہے؟

سُوال: اگر داڑھی زمین پر لگے تو اس کا کیا ہو گا؟ نیز یہ بے اَدبی تو نہیں کہلائے گی؟

جواب: اِس میں بے اَدبی کی کیا بات ہے! ظاہر ہے جب زمین پر سوئیں گے تو داڑھی تو زمین پر لگے گی، اِسی طرح جب سجدہ کریں گے اس وقت بھی داڑھی زمین پر لگے گی، یہ بے اَدبی کی بات نہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الاوّل 1441ھ)

4 پریشانی کے عالَم میں اِنسان کیا کرے؟

سُوال: اگر اِنسان پریشانی کے عالَم میں ہو اور پریشانی حل ہوتی بھی دِکھائی نہ دیتی ہو تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کیجئے۔ اِس حوالے سے اَوراد و وَظائف آپ کو مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "مَدَنی پنج سُورہ" میں مِل جائیں گے، وہ پڑھئے، نماز کی پابندی کیجئے اور نَماز کے بعد خصوصاً دُعا کیجئے، "نَماز کے بعد خاص طور پر دُعا قبول ہوتی ہے۔" (فضائلِ دُعا، ص 120 تا 121 ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الاوّل 1441ھ بتغیر)

5 مسجد میں اسپرے کرنا کیسا؟

سوال: کیا مسجد میں مچھر مار اسپرے یا کوائل استعمال کرسکتے

ہیں؟

جواب: اگر اس میں بدبو نہ ہو اور نقصان بھی نہیں پہنچاتا ہو تو کرسکتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 30ربیع الاوّل 1441ھ)

6 ننگے سر قراٰنِ کریم پڑھنا کیسا؟

سوال: بغیر ٹوپی پہنے قراٰنِ کریم پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے مگر ادب یہی ہے کہ سَر ننگا نہ ہو۔ مستحب یہ ہے کہ باوُضو قبلہ رُو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے۔ ممکن ہو تو عمامہ باندھ کر، خوشبو لگا کر، دو زانو بیٹھ کر تلاوت کیجئے کہ جتنا ادب سے بیٹھ کر تلاوت کریں گے اتنی ہی برکتیں پائیں گے۔ (مدنی مذاکرہ، 8ربیع الاوّل 1441ھ)

(تلاوت کے فضائل اور آداب جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ ”تلاوت کی فضیلت“ پڑھئے)

7 زندہ مچھلی کے ٹکڑے کرنا کیسا؟

سوال: مچھلی کو اگر زندہ حالت میں پکڑیں تو اس کو کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: کاٹ سکتے ہیں مگر رحم کی اپیل ہے کہ جب اس کو پکڑ لیں اور یہ بغیر پانی کے دَم توڑ دے تو اب اس کی کھال اُتاری جائے اور ٹکڑے وغیرہ کئے جائیں۔ بسا اوقات مچھلی زندہ تڑپ رہی ہوتی ہے اور بڑی بے دردی سے اس کی کھال اُدھیڑتے ہیں اور اس کے ٹکڑے کرتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 2ربیع الآخر 1441ھ)

8 نَمازِ جنازہ میں دو تکبیریں رہ جائیں تو کیا کریں؟

سوال: نَمازِ جنازہ میں اگر دو تکبیریں چھوٹ جائیں تو ان کو کیسے مکمل کریں؟

جواب: امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی تکبیریں کہہ کر سلام پھیر دیں گے۔[1] (مدنی مذاکرہ، 24رمضان المبارک 1440ھ)

(1) مسبوق یعنی (نَمازِ جنازہ میں) جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ دُعائیں پڑھے گا تو پوری کرنے سے پہلے لوگ میّت کو کندھے تک اٹھالیں گے تو صرف تکبیریں کہہ لے دُعائیں چھوڑ دے۔ (بہارِ شریعت، 1/ 838، 839)

9 بگلا کھانا کیسا؟

سوال: سفید پرندہ جسے بگلا کہا جاتا ہے، کیا اس کا کھانا حلال ہے؟

جواب: جی ہاں! بگلا کھانا حلال ہے۔

(حیات الحیوان، 2/ 438، 439، مدنی مذاکرہ، 26ربیع الآخر 1439ھ)

(حلال و حرام جانوروں کے بارے میں جاننے کے لئے ”بہارِ شریعت، جلد 2 کا پندرھواں (15)“ حصہ پڑھئے)

10 SMS کے سلام کا جواب

سوال: اگر کوئی SMS میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم لکھ کر بھیجے تو کیا اس کا جواب زبان سے دینا لازم ہو گا یا SMS میں ہی لکھ کر دینا ہو گا؟

جواب: خط میں لکھے ہوئے سلام کا جواب زبان سے دینے سے واجب ادا ہو جائے گا اور بہتر بھی یہی ہے کہ زبان سے دے، کیوں کہ سَلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے، ممکن ہے لکھنے میں تاخیر ہو جائے یا تحریر دیر سے پہنچے، اس لئے فوراً زبان سے جواب دے دیں یا پھر بِلا تاخیر فوراً لکھ کر جواب دے دیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، 3/ 463- مدنی مذاکرہ، 12ربیع الآخر 1439ھ)

11 بے حساب مغفرت کی دُعا

سوال: کیا اللہ پاک سے بے حساب مغفرت کی بھی دُعا مانگنی چاہئے؟

جواب: بِالکل مانگنی چاہئے، میری تو کوشش ہی یہ ہوتی ہے کہ بے حساب جنّت میں داخلے کی دُعا کی جائے۔ یَااللہ! ہمیں بے حساب جنّت میں داخلہ نصیب فرما، کیونکہ ہم حساب نہیں دے سکتے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں یہی سکھایا ہے، جیسا کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں:

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

(حدائقِ بخشش، ص171- مدنی مذاکرہ، 10ربیع الآخر 1440ھ)

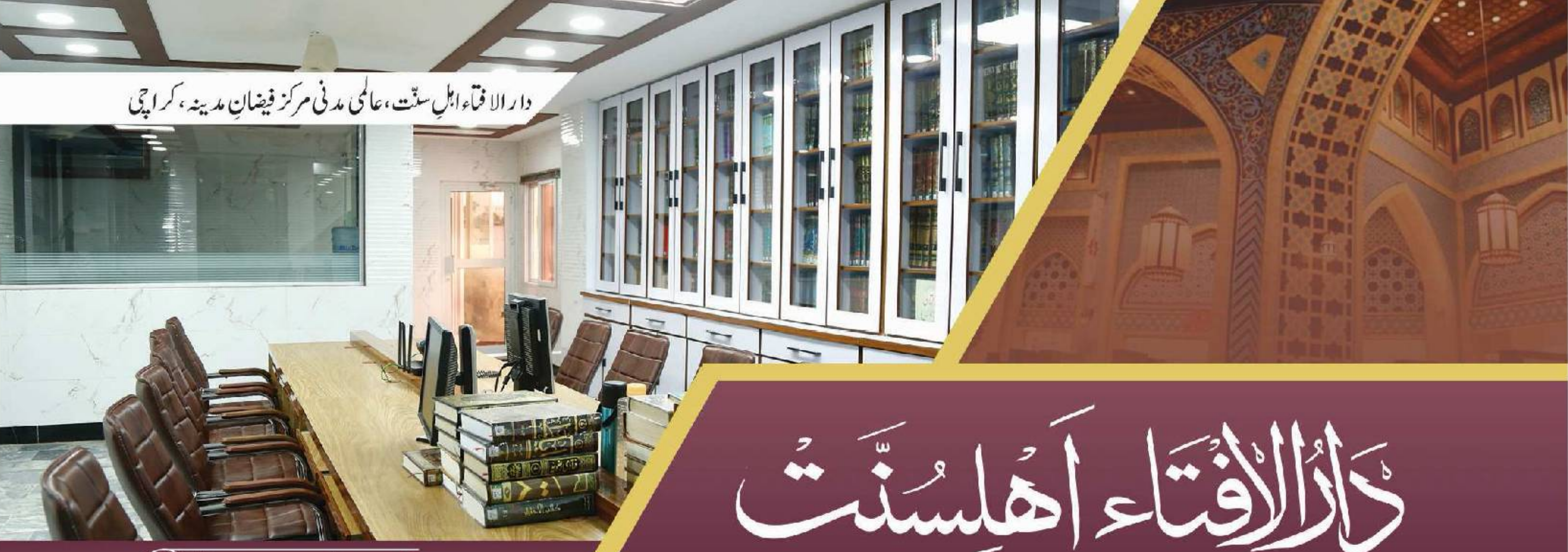

دَارُالْاِفْتَاء اَہلِسُنّت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 مچھلی کے پیٹ میں موجود مچھلی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم نے ایک مچھلی خریدی تھی۔ اس مچھلی کے پیٹ میں صحیح سلامت اور ثابت مچھلی موجود تھی۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا مچھلی کے پیٹ سے نکلنے والی مچھلی حلال ہوگی یا نہیں؟ شرعی راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مچھلی کے پیٹ سے نکلنے والی مچھلی میں اگر معمول کے مطابق سختی موجود ہو اور اس میں کوئی تغیر و بدبو پیدا نہ ہوئی ہو، تو ایسی مچھلی کو کھانا، جائز ہے۔ اور اگر اس میں تغیر و بدبو پیدا ہو گئی ہے، تو ایسی مچھلی کو نہیں کھا سکتے۔

(المحیط البرھانی، 6/71، تنویر الابصار مع در مختار متن رد المحتار، 9/515)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 باجماعت نماز کی رکعتوں میں اختلاف ہوجائے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام صاحب نے نمازِ عصر پڑھائی، نماز کے بعد چند مقتدیوں نے کہا کہ تین رکعتیں ہوئی ہیں، جبکہ امام اور اکثر مقتدیوں کو ظن غالب ہے کہ چار رکعتیں پوری پڑھی ہیں۔ اس صورت میں نماز دوبارہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر امام کو ظن غالب ہے کہ نماز عصر کی چار رکعتیں مکمل ادا ہوئی ہیں تو نماز عصر مکمل صحیح ادا ہوئی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں۔ (رد المحتار، 2/679، بہار شریعت، 1/594)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 کیا کسی روایت میں جمعہ کو غریبوں کا حج قرار دیا گیا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا کوئی ایسی روایت ہے جس میں جمعۃُ المبارک کو غریبوں کا حج قرار دیا گیا ہو۔ اگر ہے، تو اس کا کیا مفہوم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں اس طرح کی روایت موجود ہے۔ اور اس کی ایک تشریح یہ ہے کہ جو فضائل حاجیوں کو میدانِ عرفات میں ملتے ہیں، وہی فضائل مسکینوں اور فقیروں کو جمعہ کے دن ملتے ہیں۔ نیز یہ کہ جمعۃُ المبارک کو کئی وجوہات کی بنا پر حج کے ساتھ جزوی تشبیہ دی گئی ہے۔

*محقق اہل سنّت، دار الافتاء اہل سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

جمعۃ المبارک کی ادائیگی، جمعہ کی ندا یعنی اذان کے بعد ہوتی ہے، جیسے حج حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی ندا کے بعد فرض ہوا۔

جمعۃُ المبارک کے لئے بھی غسل کیا جاتا ہے، جیسے حج کے لیے کیا جاتا ہے۔

جمعۃُ المبارک میں بھی خطبہ ہوتا ہے، جیسے حج میں ہوتا ہے۔

جمعۃُ المبارک کو بھی ندا یعنی اذان کے بعد خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے جیسے حج میں احرام باندھنے کے بعد شکار کرنا حرام ہوتا ہے۔

جمعۃُ المبارک کو نماز کی ادائیگی کے بعد خرید و فروخت کرنا جائز ہے، جیسے حج میں احرام کھولنے کے بعد شکار کرنا جائز ہے۔

کنزالعمال کی حدیثِ پاک ہے: ”الجمعۃ حج المساکین. الجمعۃ حج الفقراء“ یعنی جمعۃ المبارک مسکینوں اور فقراء کا حج ہے۔ (کنزالعمال، 7/707، حدیث: 21031، 21032)

اس حدیث پاک کو تشریح کے ساتھ بیان کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم: الجمعۃ حج المساکین ای یحصل لھم فیھا ما یحصل لاھل عرفۃ“ یعنی رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جمعہ مساکین کا حج ہے یعنی مساکین کو جمعہ کے دن وہی ثواب حاصل ہوگا، جو عرفہ والوں کو حاصل ہوتا ہے۔ (حاشیۃ السیوطی علی النسائی، 1/219، تحت الحدیث: 1373) اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے فیض القدیر میں ہے: ”یعنی من عجز عن الحج وذھابہ یوم الجمعۃ الی المسجد ھو لہ کالحج“ یعنی جو حج کرنے سے عاجز ہو، اس کا جمعے کے دن مسجد کی طرف جانا، اس کے لیے حج ہی کی طرح ہے۔ (فیض القدیر، 3/474، تحت الحدیث: 3636) امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک اور کتاب: ”معترک الاقران فی اعجاز القران“ میں بھی اس حدیثِ پاک پر تفصیلی کلام کیا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 میت کے غسل و تکفین کے بعد خون نکل آئے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص زخمی حالت میں انتقال کر گیا، غسلِ میت دیتے وقت کسی طرح زخم سے نکلنے والا خون روک دیا گیا نیز غسل سے قبل خون بھی صاف کر دیا پھر مسنون طریقہ کے مطابق میت کی تکفین بھی کر دی، اس دوران خون نہیں نکلا، کچھ دیر بعد تک بھی خون نہیں نکلا، لوگوں کو میت کا چہرہ دکھایا گیا پھر جب میت کو گھر سے جنازہ گاہ لے جایا گیا، جب نمازِ جنازہ پڑھی جانے لگی تو میت کے کفن پر نظر پڑی کہ زخم والے حصے کی طرف والا کفن خون سے لال ہو گیا ہے، اس پر کسی نے کہا کہ نمازِ جنازہ کے لئے میت کا کفن بھی پاک ہونا ضروری ہے لہٰذا کفن پاک کئے بغیر نمازِ جنازہ نہیں پڑھ سکتے مگر امام صاحب نے پھر بھی نمازِ جنازہ پڑھا دی اور میت کی تدفین کر دی گئی۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس صورت میں کفن کو پاک کرنا ضروری تھا یا نہیں؟ نیز نمازِ جنازہ درست ہوئی یا نہیں؟

سائل: عبد اللہ عطاری (گارڈن، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں نمازِ جنازہ درست ادا ہوئی اور غسلِ میت اور مردے کی تکفین کے بعد خون نکلنے کے سبب کفن کو پاک کر کے نمازِ جنازہ پڑھنا ضروری نہیں تھا۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ نمازِ جنازہ درست ادا ہونے کے لئے میت سے متعلق ایک شرط یہ بھی ہے کہ میت کا بدن اور کفن پاک ہو، بدن پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا ہو اور میت کی تکفین سے قبل اگر میت کے بدن سے نجاست نکلی ہو تو دھو دی جائے اور کفن پہنانے کے بعد نکلی تو دھونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا تو حرج نہیں، چونکہ پوچھی گئی صورت میں زخم سے خون میت کو غسل دینے اور کفن پہنانے کے بعد نکلا ہے اور اس خون سے کفن آلودہ ہو گیا تو اب کفن کو پاک کرنے کی ضرورت نہیں اور جب کفن کو پاک کرنے کی ضرورت نہیں تو بغیر پاک کئے جو نمازِ جنازہ ادا کی گئی، وہ درست واقع ہوئی۔

(ردّالمحتار مع الدرّالمختار، 3/122، بہار شریعت، 1/827)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا ہم نیک ہیں؟

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

حضرت سیّدُنا بشر حافی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک شخص سے ملے جو نشے میں دُھت (Drunk) تھا۔ وہ شخص آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہاتھ چومنے لگا اور آپ کو ”اے میرے سردار! اے ابو نصر!“ کہنے لگا۔ آپ نے اسے ایسا کرنے سے نہ روکا۔ جب وہ چلا گیا تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں اور فرمانے لگے: ایک شخص دوسرے کو نیک گمان کرکے اس سے محبّت کرتا ہے، ہو سکتا ہے کہ محبت کرنے والا نجات پاجائے لیکن اس کے محبوب کا نہ جانے کیا انجام ہو۔[1] اے عاشقانِ رسول! بزرگانِ دین کے اقوال و افعال میں ہمارے لئے سیکھنے کا بہت کچھ سامان ہوتا ہے، حضرت سیدنا بشر حافی رحمۃُ اللہِ علیہ اللہ پاک کے نیک بندے اور اس کے ولیِ کامل تھے، انہوں نے جو کچھ فرمایا وہ ان کی عاجزی تھی، مگر ہمیں اس بات پر ضرور غور کرنا چاہئے کہ نیکوں کی وضع اختیار کرنے اور بظاہر نیک نظر آنے کے سبب بسا اوقات لوگ ہمارے ساتھ بھی محبت کے مختلف انداز اپناتے ہیں، ہمارے ہاتھ چومتے، ہمارے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے اور کبھی ہمارے پیچھے ہاتھ باندھ کر چل رہے ہوتے ہیں، از خود ہی ہمارے کسی کام کو کرنے یا ہمارے ہی سونپے ہوئے کام کو کرنے میں اپنے لئے سعادت تصوّر کرتے ہیں، کئی لوگ ہمیں اپنی اشیاء دوسروں کے مقابلے میں سستے داموں میں بیچتے ہیں جبکہ کچھ دکاندار تو ہماری محبّت میں پیسے نہ لینے کی ضد بھی کرتے ہیں۔ مگر کبھی ہم نے یہ بھی سوچا کہ کیا ہم واقعی نیک ہیں؟ کیا ہمارے دل واقعی خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے لبریز ہیں؟ کیا ہم نے ظاہر کے ساتھ ساتھ اپنے باطن کو بھی ستھرا کرلیا ہے؟ کیا ہماری جلوتوں کی طرح ہماری خَلْوتیں بھی گناہوں کی گندگی سے پاک ہیں؟ ہماری حالت کہیں ایسی تو نہیں کہ ہمارے ساتھ اچھا گمان رکھنے اور اپنی عقیدتوں کو ہم سے وابستہ کرنے والے تو قیامت کے دن نجات حاصل کرلیں مگر ہمارا معاملہ اس کے برعکس ہو؟ کیونکہ جسے لوگ خوفِ خدا رکھنے والا اور عبادت گزار سمجھیں اور حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو تو بزرگوں نے اسے منافقت کا نام دیا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا احمد بن محمد رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: لوگوں کا تمہارے بارے میں خوفِ خدا سے ڈرنے یا رات میں عبادت کرنے کا گمان ہو تو ان کے حسنِ ظن پر پورے اترو۔ ایسے مت بننا کہ لوگ تمہیں نیک سمجھیں اور تمہارا معاملہ اس کے برعکس ہو کہ یہ نقصان و نِفاق ہے۔[2] اور اگر اللہ پاک کے کرم سے ہم اپنے ظاہر کے ساتھ ساتھ باطن کو بھی کسی حد تک ستھرا کرنے میں کامیاب ہوجائیں اور ہم خود ہی اپنے آپ کو نیک کہنے لگیں یا پھر لوگ ہی ہمیں نیک کہیں دونوں صورتیں ہی ہمارے لئے اُخْرَوِی طور پر خطرے کا باعث ہیں، کیونکہ اس وقت شیطان ہمیں خود پسندی میں مبتلا کرسکتا ہے جو کہ باطنی خرابیوں میں سے ایک خرابی اور گناہ ہے، حضرت سیّدُنا زید بن اَسْلَم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اپنے نفس کو نیکوکار نہ قرار دو یعنی یہ اعتقاد نہ رکھو کہ وہ نیک ہے۔ خود پسندی کے یہی معنیٰ ہیں کہ خود کو نیک سمجھا جائے۔[3] حضرت سیّدُنا وہب بن منبہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”اَلْوَیْلُ لَکُمْ

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

اِذَا سَمَّاکُمُ النَّاسُ الصَّالِحِینَ "جب لوگ تمہیں نیک کہیں تو اس وقت تمہارے لئے ہلاکت ہے۔"[4] حضرتِ سیّدُنا عُمَر بن ذر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اگر میں جان لوں کہ میں بہت نیک ہوں تو میں اس وقت تک نہ ہنسوں جب تک یہ نہ جان لوں کہ میرے اعمال کی جزا کیا ہے؟[5]

ایک مدنی مذاکرے میں میرے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے سوال ہوا: دل میں یہ وسوسہ آئے کہ "میں بہت نیک ہوں" تو اِس وسوسے کو کیسے دُور کیا جائے؟ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا: "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھ لے اور وسوسے پر توجّہ نہ دے، نہ ہی اُس پر دل جمائے۔ چونکہ وہ اِس وسوسے کو بُرا سمجھ رہا ہے اِس لئے اُس پر کچھ اِلزام نہیں ہے۔[6]

اے عاشقانِ رسول! ہمیں اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہئے، ابلیس بھی تو پہلے بہت مقرّب اور بڑے بلند درجات و مراتب سے سرفراز تھا، چالیس ہزار سال تک جنّت کا خزانچی رہا، 80 ہزار سال تک فرشتوں کا ساتھی رہا، 20 ہزار سال تک فرشتوں کو وعظ سناتا رہا، 30 ہزار سال تک مقربین کا سردار رہا، ایک ہزار سال تک روحانیین کی سرداری کے منصب پر رہا، چودہ ہزار سال تک عرش کا طواف کرتا رہا، پہلے آسمان میں اس کا نام عابد، دوسرے میں زاہد، تیسرے میں عارف، چوتھے میں ولی، پانچویں میں تقی، چھٹے میں خازن اور ساتویں آسمان میں اس کا نام عزازیل تھا، جبکہ لوحِ محفوظ میں اس کا نام ابلیس (یعنی سرکش، نافرمان) لکھا ہوا تھا اور یہ اپنے انجام سے غافل اور خاتمہ سے بے خبر تھا۔[7] جب اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو ابلیس نے انکار کردیا اور حضرت آدم علیہ السّلام کی تحقیر اور اپنی بڑائی کا اظہار کرکے تکبر کیا، اسی جرم کی سزا میں خداوندِ عالم نے اس کو مردودِ بارگاہ کردیا اور اس کی ساری عبادتیں غارت و اکارت ہوگئیں۔

لہٰذا ہرگز اپنی عبادتوں اور نیکیوں پر گھمنڈ اور غرور نہیں کرنا چاہئے کیونکہ انجام کیا ہوگا اور خاتمہ کیسا ہوگا عام بندوں کو اس کی کوئی خبر نہیں اور نجات و فلاح کا دارومدار درحقیقت خاتمہ بالخیر پر ہی ہے، بڑے سے بڑے عابد کا اگر خاتمہ ایمان پر نہ ہوا تو وہ جہنمی ہوگا اور بڑے سے بڑے گنہگار کا اگر خاتمہ بالخیر ہوگیا تو وہ جنتی ہوگا۔[8]

ہمیں نہیں معلوم کہ اس دنیا سے ہم اپنا ایمان سلامت لے کر جاسکیں گے یا نہیں؟ ہمیں یہ بھی نہیں معلوم کہ ہماری قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا؟ ہم قبر میں آنے والے فرشتوں یعنی منکر نکیر کے سوالوں کے جوابات بھی دے سکیں گے یا نہیں؟ ہمیں نہیں معلوم کہ کل بروزِ قیامت ہمارا نامۂ اعمال ہمیں دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں میں؟ ہمیں نہیں معلوم کہ ہم پُل صراط سے بخیریت گزر سکیں گے یا نہیں؟ ہمیں جنت نصیب ہوگی یا ہمارا ٹھکانہ جہنم ہوگا؟

لہٰذا میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے! عیسوی سال 2021ء ختم ہونے کے قریب ہے، اگر ہماری زندگی نے ساتھ دیا تو ہم نئے عیسوی سال میں داخل ہوجائیں گے۔ آیئے! اس موقع پر اپنے اعمال اور نیتوں کا باریک بینی سے جائزہ لیجئے۔ لوگ ہمیں نیک کہیں یا ہم لوگوں کو نیک نظر آئیں ان نیتوں کے ساتھ نہیں بلکہ نیکی اور پرہیزگاری والے راستے کو اللہ پاک کی رضا کیلئے اپنائے رکھئے، اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہو اَخلاق اچھا ہو کردار ستھرا
مجھے متّقی تو بنا یاالٰہی

---

(1) المستطرف، 1/251 (2) الکواکب الدریۃ، 2/34 (3) احیاء العلوم، 3/452 (4) حلیۃ الاولیاء، 4/69 (5) حلیۃ الاولیاء، 5/146، 147 (6) مدنی مذاکرہ، 10 محرم شریف 1441ھ (7) تفسیر صاوی، 1/51، پ1، البقرۃ: 34، تفسیر جمل، 1/60 (8) عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص253 ملخصاً۔

ساری مخلوق کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مولانا کاشف شہزاد عطاری مدنی*

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ پاک نے ایسے کثیر فضائل سے نوازا جو کسی اور نبی یا رسول کے حصے میں نہ آئے۔ ان میں سے ایک خصوصی فضیلت یہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام مخلوق یعنی انسان و جِنّات اور فِرِشتوں بلکہ حیوانات اور جَمادات (بے جان چیزوں) سب کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جبکہ دیگر انبیائے کرام علیہم السَّلام کسی مخصوص قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! رسولِ ذیشان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یہ عظمت و شان کئی آیاتِ قرانی اور احادیثِ نبوی سے ثابت ہے۔ حصولِ برکت کے لئے چند دلائل ملاحظہ فرمایئے:

3 آیاتِ قرانی:

1 ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (2)

2 ﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: تم فرماؤ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (3)

3 ﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًاۙ﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہان والوں کو ڈر سُنانے والا ہو۔ (4)

تیسری آیت کے تحت 2 بزرگوں کے فرامین پیش ہیں:

(۱) شارحِ بخاری امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃُ اللہِ علیہ: اس آیتِ مُقَدَّسہ میں بندے سے مراد محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں جبکہ عالَم اللہ پاک کے علاوہ (یعنی تمام مخلوق) کو کہتے ہیں۔ یہ آیت تمام مُکَلَّفِین (احکامِ شریعت کے پابند یعنی) جنات، انسانوں اور فِرِشتوں کو شامل ہے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ساری مخلوق کے لئے رسول ہیں۔ (5)

(۲) صَدْرُ الْاَفاضِل سید نعیمُ الدّین مرادآبادی رحمۃُ اللہِ علیہ: اس (آیت) میں حضور سَیِّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عُمومِ رسالت کا بیان ہے کہ آپ تمام خَلْق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ جن ہوں یا بَشَر (انسان) یا فِرِشتے یا دیگر مخلوقات سب آپ کے اُمّتی ہیں، کیونکہ عالَم مَاسِوَی اللہ (اللہ پاک کے علاوہ) کو کہتے ہیں، اس میں یہ سب داخل ہیں۔ مَلائِکَہ (فِرِشتوں) کو اس سے خارج کرنا بے دلیل ہے۔ (6)

3 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

1 مَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یَعْلَمُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَّا كَفَرَةَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ یعنی بے ایمان جنات اور انسانوں کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو۔ (7)

یہ فرمانِ عالی شان تمام مخلوقات یہاں تک کہ حیوانات (Animals) اور جَمادات (پتھروں وغیرہ) کو بھی شامل ہے کہ وہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رسالت کو جانتے اور اس پر ایمان لاتے ہیں، البتہ کافر جنات اور انسان آپ کی رسالت کا علم ہونے کے باوجود ایمان نہیں لاتے۔ (8)

2 كَانَ كُلُّ نَبِیٍّ یُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلٰى كُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ یعنی پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا لیکن

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

میں ہر سُرخ وسیاہ کی طرف بھیجا گیا ہوں۔[9]

سُرخ(Red) اور سیاہ(Black) سے مراد عربی اور عَجَمی یا پھر انسان اور جنّات ہیں۔[10]

3 **اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً** یعنی مجھے تمام مخلوق کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہے۔[11]

تیسری حدیث کے تحت 2 شارحین کے فرامین:

(۱) علامہ علی بن سلطان قاری رحمۃ اللہ علیہ: یعنی مجھے تمام موجودات کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہے چاہے وہ جنات ہوں، انسان، فرشتے، حیوانات یا جمادات ہوں۔[12]

(۲) شارحِ بخاری، صَدرُ العلماء علامہ غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ: لفظِ "خَلْق" اگرچہ انسان، جن، فرشتے، ہر مخلوق کو شامل تھا لیکن پھر بھی لفظ "کَافَّةً" بڑھا دیا تاکہ معلوم ہو کہ لفظ "خَلْق" اپنے کامل عُموم پر باقی ہے، اس سے کوئی مخلوق مُستَثنیٰ (یعنی خارج) نہیں۔ البتہ اتنا فرق ضرور ہے کہ جن واِنس کے حق میں آپ کا اِرْسال (رسول بنا کر بھیجا جانا) اِجماعاً اِرْسالِ تکلیف ہے کہ وہ فُروعِ شریعت (شرعی احکام) کے ساتھ مُکَلَّف (پابند) ہیں، اور فِرِشتوں کے حق میں بھی بعض (علمائے کرام) کے نزدیک اِرْسالِ تکلیف ہے مگر فرشتوں کا مُکَلَّف ہونا جن و انس کی طرح نہیں بلکہ ان کو ایسے احکام کے ساتھ مُکَلَّف فرمایا ہے جو ان کے اَحوال کے لائق ہیں۔ بعض (علمائے کرام) کے نزدیک آپ کا اِرْسال فرشتوں کے حق میں اِرْسالِ تشریف ہے کہ آپ کے رسول ہونے سے ان کو اُمّتی ہونے کا شرف حاصل ہوگا۔ جن و انس اور فِرِشتوں کے سِوا باقی مخلوق کے حق میں آپ کا اِرْسال، اِرْسالِ تشریف و رَحمت ہے۔[13]

مَلَك و جن و بَشَر پڑھتے ہیں کلمہ اُن کا
جانور سنگ و شجر کرتے ہیں چرچا اُن کا[14]

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انسانوں، جنات اور فِرِشتوں سمیت تمام مخلوق کے رسول ہیں، اس بات کو کثیر علمائے اسلام نے بیان فرمایا ہے۔ اِختصار کے پیشِ نظر صرف 2 علمائے کرام کے فرامین ملاحظہ فرمائیے:

1 امام احمد بن حجر مکی ہیتمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (انسانوں اور جنات کے علاوہ) فرشتوں کے بھی رسول ہیں۔ امام تَقِیُّ الدین سُبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مؤقف کو ترجیح دی اور مزید فرمایا: آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام نبیوں اور گزشتوں اُمّتوں کے بھی رسول ہیں، یہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّةً** یعنی مجھے تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والے سب افراد کو شامل ہے۔ امام بارزی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مؤقف کو ترجیح دی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام حیوانات اور جمادات کے بھی رسول ہیں۔ اس کی دلیل انہوں نے اس بات سے پکڑی ہے کہ گوہ[15] نے نیز درختوں اور پتھروں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رسالت کی گواہی دی تھی۔[16]

2 امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگلے (Previous) انبیاء صرف اپنی قوم کے رسول ہوئے اور ہمارے رسول ہر فردِ مخلوق کے لئے۔[17]

ایک مقام پر لکھتے ہیں: علماء فرماتے ہیں: رسالتِ والا کا تمام جن و انس کو شامل ہونا اجماعی (مُتَّفِقہ، Consensus) ہے، اور مُحَقِّقِین (Researchers) کے نزدیک مَلٰئِکہ (فِرِشتوں) کو بھی شامل، کَمَا حَقَّقْنَاهُ بِتَوْفِیْقِ اللہِ تَعَالٰی فِیْ رِسَالَتِ "اِجْلَالُ جِبْرِیْل" (جیسا کہ اللہ پاک کی عطا کردہ توفیق سے ہم نے اس بات کو اپنے رسالے "اِجْلَالُ جِبْرِیْلَ بِجَعْلِهٖ خَادِمًا لِلْمَحْبُوْبِ الْجَلِیْل" میں ثابت کیا ہے)، بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حَجَر و شَجَر و اَرْض و سَماء و جِبال و بِحار (یعنی پتھر، درخت، زمین، آسمان، پہاڑ اور سمندر) تمام ماسوا اللہ اس (رسالت) کے اِحاطۂ عامّہ و دائرۂ تامّہ میں داخل۔[18]

جس کے گھیرے میں ہیں انبیا و مَلَک
اس جہانگیر بِعثت پہ لاکھوں سلام[19]

---

(1) الیواقیت والجواہر، ص282، بہارِ شریعت، 1/61 (2) پ22، سبا:28 (3) پ9، الاعراف:158 (4) پ18، الفرقان:1 (5) مواہب لدنیہ، 2/284 (6) خزائن العرفان (7) جامع صغیر، ص492، حدیث:8049 (8) التنویر، 9/477، السراج المنیر، 4/216 (9) مسلم، ص210، حدیث:1163 (10) نسیم الریاض، 1/466 (11) مسلم، ص210، حدیث:1167 (12) مرقاۃ المفاتیح، 10/14، تحت الحدیث: 5748 (13) بشیر القاری، ص125 (14) قبالۂ بخشش، ص57 (15) چھپکلی سے ملتا جلتا صحرائی جانور جس کی دو زبانیں ہوتی ہیں، زمین میں بِل بنا کر رہتا ہے (16) فتاویٰ حدیثیہ، ص283 (17) فتاوی رضویہ، 30/142 (18) فتاوی رضویہ، 30/145 (19) حدائقِ بخشش، ص307۔

آواگون اسلام کی نظر میں (قسط:04)

مفتی محمد قاسم عطاری*

دعویٰ: کسی شخص نے آواگون کے درست ہونے پر یہ دلیل دی کہ "دنیا میں ہندو اور بودھ دونوں مذاہب کے لوگ آواگون پر یقین رکھتے ہیں، ان کی کل آبادی دنیا کا بیس فیصد بنتا ہے، ان میں پروفیسرز بھی ہوں گے، سائنس دان بھی، کھرب پتی بزنس مین بھی اور نوبیل انعام یافتہ مشاہیر بھی۔ کیا دنیا کی یہ بیس فیصد آبادی پاگل اور بے وقوف ہے؟"

جواب: اس دلیل کا جواب ویسے تو ایک ناقل نے خود ہی دیا ہے کہ "دنیا کے ڈیڑھ ارب ہندو گائے کے پیشاب کو بھی مقدس سمجھتے ہیں، کیا ہمیں یہ بھی پینا شروع کر دینا چاہیے؟" یا وہ بتوں کو خدا مانتے ہیں تو ہم بھی معاذاللہ بتوں کو خدا مان لیں؟ ہرگز نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کیا حقیقت میں بھی بیس فیصد آبادی یعنی تقریباً ڈیڑھ ارب لوگ تحقیق کر کے آواگون کو درست مانتے ہیں یا بس پیدائشی ہندو ہونے کی وجہ سے مانتے ہیں؟ یقیناً سب نے بلکہ کسی نے بھی حقیقی تحقیق نہیں کی ہوئی۔ تیسری بات، تناسخ (آواگون) کی قائل آبادی کے سائنسدان، نوبیل انعام والے حقیقت میں آواگون مانتے ہیں یا محض خواہ مخواہ ہی گنتی میں شامل کر دیا؟ یہ بات خود تحقیق طلب ہے۔ تحقیق سے یہی پتا چلے گا کہ پڑھے لکھے لوگ یہ عقیدہ نہیں مانتے ہوں گے اور اگر کوئی مانتا بھی ہوا تو صرف سنی سنائی کی وجہ سے، نہ یہ کہ وہ اِس فیلڈ کا سائنس دان ہے یا اس فیلڈ میں اسے نوبیل انعام ملا ہے اور یہ بات حقیقت ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شعبے مثلاً فلکیات کا سائنسدان ہو یا کسی کو کسی شعبے مثلاً ادب میں نوبیل انعام ملا ہو تو علم کے بقیہ میدانوں میں اس کی حیثیت ایک عامی جیسی ہی رہے گی۔ باقی دنیا جہان کی چیزوں میں اس کی بات تھوڑی معتبر ہو جائے گی! چوتھی بات یہ کہ اگر واقعی دنیا کی بیس فیصد آبادی کو آواگون کا قائل مان ہی لیں اور یہ کہیں کہ آواگون اتنی بڑی آبادی کے ماننے کی وجہ سے درست ہے تو جواب یہ ہے کہ جب بیس فیصد آبادی آواگون ماننے والوں کی شمار ہوئی تو دنیا کی اسی فیصد آبادی نہ ماننے والوں کی بھی تو ہوئی، اب بیس فیصد میں ایسی کیا فضیلت ہے کہ ان کی بات تو مان لی جائے اور اسی فیصد کی نہ مانیں۔

دعویٰ: فلسطین، لبنان، شام اور اردن میں رہنے والے اور خود کو مسلمان کہنے والے بھی دوسرے جنم پر یقین رکھتے ہیں۔

جواب: اگر ایسا ہے تو انہیں توبہ کروانا ضروری ہے کہ اسلام میں یہ عقیدہ کفریہ ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ ختمِ نبوت کا انکار درست ہے کیونکہ قادیانی بھی خود کو مسلمان کہتے ہیں اور وہ ختمِ نبوت کے منکر ہیں۔ تو اس کا جواب یہی ہے کہ قادیانیوں کے انکار سے ختمِ نبوت کا عقیدہ غلط نہیں ہو جائے گا بلکہ انہی کو توبہ کرنے کا کہا جائے گا۔

دعویٰ: ایک خود ساختہ عالم ٹائپ کے شخص نے کئی جنموں کے صحیح ہونے پر بہت ہی عجیب دلیل دی، وہ یہ کہ "ہم مسلمان موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان رکھتے ہیں یعنی ہم فوت ہوں گے، پھر روزِ حشر ہو گا اور اللہ تعالیٰ ہمیں دوبارہ اٹھا کر ہم سے حساب لے گا۔ دوسرے جنم کو ماننے والے بھی یہی کہتے ہیں، بس تھوڑا سا تشریح کا فرق ہے۔"

جواب: یہ تھوڑا سا فرق نہیں بلکہ کفر و اسلام کا فرق ہے۔ یہ ایسا غیر معقول دعویٰ ہے جیسے کوئی مشرک کہے کہ ہم میں اور توحید کے ماننے والوں میں کوئی فرق نہیں، بس یہ ہے کہ وہ بھی اللہ کو معبود مانتے ہیں اور ہم ذرا دو چار کا ساتھ میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ یا قادیانی کہے کہ ہم بھی ختمِ نبوت کو مانتے ہیں لیکن بس ذرا چھوٹی موٹی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے بھی مان لیتے ہیں۔ یہ تھوڑا سا فرق نہیں، زمین و آسمان کا فرق ہے۔

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

رنگ برنگے مشاہدات میں اصل مسئلہ:

اب چلتے ہیں تھوڑا سا اسباب و وجوہ کی طرف کہ جو لوگ اپنے کچھ مشاہدات کی وجہ سے آواگون مانتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ معاملہ یہ ہے کہ انسانی دماغ کی گہرائی، وسعت اور صلاحیت اس قدر پیچیدہ ہے کہ آج تک اسے پوری طرح سمجھنے کا کوئی دعویٰ نہیں کرسکا اور نہ ہی کرسکتا ہے۔ خیال کی قوت، وجدان کی صلاحیت، تصور کی طاقت اور تخیل کی پرواز اس قدر مبہم اور غیر معلوم ہے کہ انکشافات کی کوئی حد ہی سمجھ نہیں آتی اور مختلف لوگوں کے انکشافات ایک دوسرے سے بالکل متضاد نظر آتے ہیں، کوئی سات جنم مانتا ہے، تو کوئی چھیاسی جنموں کی کہانی سنا رہا ہے اور کوئی ہزاروں جنموں کی بات کرتا ہے اور کوئی اس سے بھی پہلے کی باتیں کررہا ہے، الغرض ایک عجیب و غریب سی کہانی بنی ہوئی ہے۔ ایسی صورت میں معقول اور اسلامی طریقہ یہ ہے کہ جو انکشاف خارجی حقائق سے ثابت ہوجائے یا وحیِ الٰہی اس کی تائید کرے وہ تو تسلیم کیا جائے گا جبکہ جو انکشاف خداوند علیم و خبیر کے بتانے کے برخلاف ہوگا وہ کلی طور پر باطل اور محض وہم و خیال ہوگا اور جس کے بارے میں وحیِ الٰہی اور خارجی حقائق خاموش ہوں وہاں سکوت اختیار کیا جائے۔ اس صاف، واضح قطعی اصول کے بعد اب ذہن کی وسعتِ تخیل کی ایک مثال عرض کرتا ہوں جس سے واضح ہوتا ہے کہ ان پر اعتبار کرنا نہایت ہی مشکل ہے اور اس کے بعد اس پر کچھ تبصرہ کروں گا۔ ستر کی دہائی کے ایک معروف مابعد الطبیعیاتی علوم کے ماہر نے اپنی کتاب میں مختلف افراد کے مکاشفات، محسوسات اور خیالات جمع کئے ہیں، اُن کے الفاظ میں دماغ کی کرشمہ سازیوں کی ایک داستان ملاحظہ کیجئے، لکھتے ہیں: ”مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) کے مختار علی ”ماہ بینی کے مشاہدۂ باطنی“ (آنکھیں بند کرکے یہ تصور کرنا کہ چاند ان کی نگاہِ باطن کے سامنے چمک رہا ہے) کے سلسلے میں لکھتے ہیں کہ: میں نے چاند کے مشاہدۂ باطنی کے زمانے میں بارہا اپنے آپ کو چاند پر یا چاند میں پایا ہے۔ پانچ مئی انیس سو اڑسٹھ (۱۹۶۸) کے تجربے کو میں بہت اہمیت دیتا ہوں۔ میں نے اس تجربے کے تاثرات اپنی ڈائری میں نوٹ کرلیے تھے۔ یہ تاثرات بیش قیمت ہیں جوں ہی سانس کی مشق کے بعد میں نے آنکھیں بند کرکے چاند کا تصور کرنا شروع کیا۔ یہ محسوس ہوا کہ ایک نورانی جسم میرے خاکی وجود سے نکل کر چاند کی طرف پرواز کرگیا۔ لطف یہ ہے کہ میں بیک وقت اپنے دونوں جسموں (نورانی اور خاکی) میں زندہ اور باشعور تھا۔ جب میرا نورانی جسم جسے مابعد النفسیات میں جسم مثالی کہتے ہیں، اپالو ہشتم کے خلابازوں کی طرح چاند کی طرف پرواز کررہا تھا تو مجھے اس خیالی فضائی پرواز کی تمام کیفیتوں کا پورا پورا احساس تھا اور عین اسی وقت یہ بھی محسوس ہورہا تھا کہ میں زمین پر اپنے پیکر خاکی میں موجود ہوں اور میرا پیکر خاکی کوٹھے کی چھت پر دھرا ہوا ہے۔ آخر میں چاند کی سطح پر اُتر گیا۔ کہا جاتا ہے کہ چاند پر 280 ڈگری فارن ہائٹ موسم رہتا ہے لیکن میں نے یا میرے جسم نورانی نے چاند پر کوئی موسمی تبدیلی محسوس نہیں کی۔۔۔۔ میں نے وہاں ایسا بہشتی سکون محسوس کیا کہ کرۂ ارض پر اس کی مثال نہیں ملتی۔ البتہ میں نے چاند کی سطح پر کوئی زندہ وجود نہیں دیکھا۔“

ان مشاہدات کے بیان کے بعد ماہرِ علوم مابعد الطبیعات لکھتے ہیں: یہ تجربات مختار علی کے ہیں۔ ان تجربات کی اصلیت اور حقیقت کیا ہے؟ یہ بڑا الجھا ہوا مسئلہ ہے۔ مختصر یہ کہ محویت اور بے خوابی کے عالم میں لاشعور ابھرتا ہے اور لاشعور کے نقوش خطوط، تصاویر اور مناظر، باطنی نگاہ کے سامنے گزرتے ہیں۔ مختار علی نے جو کچھ دیکھا، وہ اپنے اندر دیکھا، اپنے اندر محسوس کیا، انسانی نفس کائنات کا آئینہ منظر نما یا ٹیلی سکوپ ہے۔ ایک چاند کیا؟ حقیقت یہ ہے کہ مریخ عطارد، زہرہ، مشتری، سورج اور سورج کے نظام سے پَرے جو لاکھوں کروڑوں نظام شمسی اور اربوں کہکشانی حلقے موجود ہیں، اُن سب کی تصویریں، سب کے عکس، سب کی پرچھائیاں، سب کے مناظر، ہمارے نفس پر ہر لمحہ اپنا پَرتَو اور اپنا عکس ڈالتے رہتے ہیں۔ باہر جو کچھ نظر آتا ہے، زمین سے سورج اور سورج سے زمین تک، وہ سب کا سب ہمارے نفس کے اندر جلوہ گر ہے۔ (توجہات، ص55، 56)

یہ صرف ایک واقعہ یا مشاہدہ نقل کیا ہے۔ بیسیوں مصنفین نے ایسے ہزاروں واقعات اپنی کتابوں میں نقل کئے ہیں جو بہت بڑی تعداد میں ایک دوسرے سے بالکل متضاد اور مختلف ہیں۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان میں اکثر کا حقیقت یا خارج میں کوئی وجود نہیں ہوتا بلکہ ذہنی تصور، دماغی قوت اور خیالات کے تانے بانے سے مرکب صرف سوچیں ہوتی ہیں، ہاں اولیاء کرام کا معاملہ اس سے جدا ہوتا ہے۔ (جاری ہے)

(قسط:11)

ثواب کے انبار

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی*

22 فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَنَا اَعْظَمُكُمْ اَجْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لِاَنَّ لِي اَجْرِي، وَمِثْلَ اَجْرِ مَنِ اتَّبَعَنِي۔ ترجمہ: میں قیامت کے دن اجر کے لحاظ سے تم سب سے بڑا ہوں، کیونکہ میرے لئے میرا اور جو بھی میری اِتّباع کرے گا ان سب کا اجر ہے۔ (1)

حضور نبیِّ رحمت، خاتمِ نبوّت جنابِ محمدِ مصطفےٰ احمدِ مجتبیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اجر وثواب، مقام ومرتبہ، عظمت ورفعت کا کوئی اندازہ تو کیا ہی نہیں جاسکتا۔ جنہوں نے آپ کی شان اور رفعتِ منزلت پر لکھنا چاہا تو کیا لکھا:

امام یافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ساری کائنات میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف وکمالات کا چرچا ہے اور اگر ساری دنیا ان اوصاف وکمالات کو شمار کرنے کیلئے جمع ہوجائے تو ان کے شمار کردہ اوصاف ایسے ہی ہیں جیسے سَمُنْدَر کے سامنے ایک قطرہ۔ (2)

آپ کی شان وعظمت کو جنہوں نے بیان کیا بالآخر یہی کہا:

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
ترے اوصاف کا اِک باب بھی پورا نہ ہوا

کوئی عشق ومستی میں ڈوبا لکھتا رہا، لکھتا رہا، تھک کر پھر یہی کہا:

لیکن رضا نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ، خلق کا آقا کہوں تجھے

کسی نے اپنی بے بسی کا اعتراف یوں بھی کیا:

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَر
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ترجمہ: اے حسن وجمال والے، اے انسانوں کے سردار آپ کے رخِ انور سے تو چاند بھی منوّر ہے، آپ کی ثنا کا حق ادا کرنا تو ممکن ہی نہیں، قصہ مختصر یہ کہ خدا کے بعد آپ ہی سب سے معزز و بُزرگ ہیں۔

اوپر مذکور حدیثِ پاک میں ذکر ہوا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب سے زیادہ اجر والے ہیں، اس کی توضیح کچھ یوں ہے کہ ثواب بمعنی قرب ومعرفتِ الٰہی جبکہ اجر بمعنی بدلہ اور نیکیوں کی تعداد ہے۔

اس معنی کی وضاحت بہارِ شریعت سے ہوتی ہے، صدرُ الشّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے جنابِ صدیقِ اکبر اور حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کی افضلیت کے بارے میں عقیدۂ اسلام بیان کرتے ہوئے لکھا، جس کا خلاصہ یہ ہے:

انبیاو مرسلین کے بعد تمام مخلوقاتِ الٰہی میں سے سب سے افضل صدّیقِ اکبر ہیں، پھر عمر فاروقِ اعظم، پھر عثمانِ غنی اور پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہم، افضل کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کریم کے یہاں زیادہ عزت ومنزلت والا ہو، اِسی کو کثرتِ ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں، اِسے کثرتِ اَجْر نہیں کہتے، کیونکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ افضل سے زیادہ مفضول کو اجر مِل جاتا ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں سیّدنا اِمام مَہدی کے ساتھیوں کی نسبت آیا کہ اُن میں ایک کے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

لئے پچاس کا اجر ہے، صحابہ نے عرض کی: اُن میں کے پچاس کا یا ہم میں کے؟ فرمایا: بلکہ تم میں کے۔[3]

تو اجر (یعنی نیکیوں کی تعداد) اُن کے لئے زیادہ ہے، مگر افضلیت میں وہ زیادہ ہونا تو بہت دور کی بات صحابۂ کرام کے برابر بھی نہیں ہوسکتے، کہاں امام مَہدی کی رفاقت اور کہاں حضور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحابیت! اس کی مثال بلاتشبیہ یوں سمجھئے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا، اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیئے اور وزیر سے خالی رضامندی اور خوشی کا اظہار کیا، تو انعام یعنی بدلہ اگرچہ دوسرے افسروں کو زائد مِلا، مگر کہاں وہ اور کہاں وزیرِ اعظم کا اِعزاز؟[4]

بہارِ شریعت کے اس کلام سے واضح ہوتا ہے کہ ثواب اور اجر دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔

ہمیں معلوم یا پتا ہونا تو بہت دور کی بات ہمیں تو اس بات کا یقین ہے اور اس پر ایمان ہے کہ رسولِ مکرّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ثواب، معرفت، قربِ اِلٰہی، رفعت و منزلت سب کچھ ساری کائنات سے زیادہ اور اعلیٰ و ارفع ہے۔

اب حدیثِ پاک کے عملی پہلو کو دیکھنے کے لئے اس پر غور کیجئے کہ جو بھی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اتباع کرے گا اسے خود کو تو اجر ملے گا ہی اُس کے اِس عمل کا اجر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں بھی جائے گا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے بھی کائنات میں جو کوئی بھی آیا، جسے بھی ہدایت ملی، جس نے بھی بارگاہِ الٰہی سے پروانۂ رضا و خوشنودی و نجات پایا سب حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کے صدقے و وسیلے سے پایا جبکہ اگر ہم رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دنیا میں تشریف آوری سے اب تک کے زمانہ کا خاکہ ذہن میں لائیں تو ہزاروں یا لاکھوں نہیں بلکہ لاتعداد حسنات (یعنی نیکیاں) ہیں جو اُمّت بجالائی اور ان کا اجر یقیناً رسولِ ذیشان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے۔ ان نیکیوں میں سے اگر ہم صرف مساجد ہی کی بات کریں تو شمار قریب بہ محال ہے۔

اس وقت دنیا بھر میں کتنی مساجد ہیں، ان مساجد میں پنج وقتہ ہونے والے اذان و اقامت، باجماعت نمازیں، خطباتِ جمعہ، نوافل کا اہتمام، تلاوتِ قراٰنِ کریم، درود و تسبیح، وعظ و نصیحت کی مجالس، اعتکافِ سنّت و نفل اور دیگر کثیر حسنات ایسی ہیں جو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِتّباع میں مساجد میں جاری ہیں یقیناً ان سب نیکیوں کے عاملین کے ساتھ ساتھ ان کا اجر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے۔

اب دنیا میں موجود مساجد کی تعداد کا اندازہ لگایئے چنانچہ 2019ء کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں 3.8 ملین یعنی 38 لاکھ سے زیادہ مساجد ہیں اور یہ وہ ریکارڈ ہے جو مساجد ہر ملک کے سرکاری ریکارڈ میں درج ہیں جبکہ وہ مساجد جو گاؤں دیہاتوں، جزیروں، مسافر خانوں، ہوٹلوں، مارکیٹس اور دیگر عوامی جگہوں پر ہیں جو بطور مسجد رجسٹرڈ نہیں ہیں ان کا تو شمار ہی نہیں۔

ان مساجد کی برکت سے ہونے والی صرف ایک نیکی یعنی اذان ہی کا حساب لگائیں مثلاً اگر کوئی مسلمان مرد اذان کا ایک کلمہ سُن کر جواب دیتا ہے تو حدیثِ پاک کی روشنی میں 2 لاکھ نیکیوں کا اَجْر ملتا ہے اور پانچوں وقت کی اذان و اقامت کا حساب لگائیں تو صرف ایک مسلمان نمازی مرد کے لئے 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیوں کی بشارت ہے، اب اگر 2019ء کی رپورٹ کے مطابق ہی مساجد کی تعداد کو شمار کریں تو ان میں ہزاروں مساجد ایسی ہیں جن میں ہر نماز میں کئی سو اور ہزار نمازی ہوتے ہیں، اگر فی مسجد اوسطاً صرف 50 افراد بھی اذان و اقامت کا جواب دینے والے شمار کریں تو 19 کروڑ افراد بنتے ہیں جن کے روزانہ صرف پنج وقتہ اذان و اقامت کے جواب کے اجر کا حساب لگائیں تو 6 ہزار 156 ٹریلین نیکیوں کا اجر بنتا ہے۔

یاد رہے کہ ایک ٹریلین میں 10 کھرب ہوتے ہیں اور ایک کھرب 100 ارب کا ہوتا ہے جبکہ ایک ارب 100 کروڑ کا ہوتا ہے۔

یہ تو انتہائی محتاط اندازے کے مطابق صرف اذان و اقامت کے جواب کا حساب لگایا گیا ہے جبکہ دیگر کروڑوں نیکیاں ایسی ہیں جن میں فرائض، واجبات، نوافل اور سنّتیں شامل ہیں جن پر قراٰن و حدیث میں ڈھیروں ڈھیر اجر کی بشارتیں ہیں، ان سب کا اجر بھی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے۔

---

(1) دارمی، 1/141، حدیث: 515 (2) مراٰۃ الجنان، 1/21 ملخصاً (3) ترمذی، 5/42، حدیث: 3079 (4) بہارِ شریعت، 1/247۔

اسلام ہی انسانیت کا خیر خواہ ہے!

مولانا حامد سراج عطاری مدنی*

دنیا کا یہ نظام ہے کہ کوئی حاکم ہے تو کوئی محکوم، کوئی خادم ہے تو کوئی مخدوم، کوئی مالک ہے تو کوئی مملوک۔ دینِ رحمت اسلام کے آنے سے پہلے تقریباً ہر معاشرے میں دو ہی طبقات نظر آتے ہیں۔ ایک وہ جو حکومت کرتے تھے دوسرے وہ جن پر حکومت کی جاتی تھی۔ ایک وہ جو حکمرانوں، امیروں اور وزیروں کا طبقہ تھا دوسرا وہ جو غریبوں، مزدوروں اور کمزور لوگوں کا طبقہ تھا۔ پہلا طبقہ بڑی ٹھاٹ باٹ اور شان و شوکت سے زندگی گزارتا جبکہ دوسرا طبقہ بھوک، ذلت، جبر اور ظلم میں گھرا نظر آتا۔ ایسے پُر آشوب دور میں اللہ پاک نے اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مبعوث فرمایا، آپ نے اپنی تعلیمات سے انسان کو حقیقی انسانیت سے روشناس کروایا، آپ نے اسلام کی صورت میں ایسا نظامِ حیات دیا جس نے ظلم و ستم کا خاتمہ کیا اور سب کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا۔ اسلام نے ایسی تعلیم دی کہ وہ طبقات جو انسانیت کی لکیر سے گرا دیئے گئے تھے پھر سے معاشرے میں عزت و شرف کا مقام پانے لگے۔ آیئے! ایسی ہی کچھ مثالیں ملاحظہ کیجئے!

اسلام اور ملازمین:

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دور میں سب سے بُری حالت غلاموں اور خادموں کی تھی۔ اُس دور میں بھی اپنے نوکروں اور غلاموں کو انسان نہیں سمجھا جاتا تھا۔ ان کی تذلیل کرنا، انہیں کوئی بھی حق نہ دینا اور ان سے جانوروں جیسا سلوک کرنا بہت عام تھا۔ یہ اسلام ہی ہے جس نے سب سے پہلے غلاموں اور ملازموں کے لئے آواز بلند کی۔ اسلام نے غلاموں اور خادموں کو وہ حقوق اور وہ مقام عطا کیا جو اس سے پہلے چشمِ فلک نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ حدیثِ پاک میں ہے: تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارا ماتحت بنایا ہے، تو جس کا بھائی اس کے قبضے میں ہو تو اسے اپنے بھائی کو بھی وہی کھلانا اور پہنانا چاہئے جو وہ خود کھاتا اور پہنتا ہے۔[1] غلاموں کے بارے میں یہ تعلیم کہ انہیں اپنے جیسا انسان اور اپنا بھائی سمجھو یہ اس بات کی غمّاز ہے کہ اسلام ہی انسانیت کا خیر خواہ اور اصل محافظ ہے۔

اسلام اور مقروض سے نرمی:

قرض ایک ایسا بوجھ ہے کہ ہر عقل مند اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن بعض مجبوریاں اس بوجھ تلے دبا ہی دیتی ہیں۔ آج کی طرح زمانۂ جاہلیت میں بھی سود پر قرض دینے کا سلسلہ عام تھا۔ اسلام نے سود کو حرام قرار دیا اور ضرورت مندوں

* فارغُ التحصیل جامعۃُ المدینہ، ذمہ دار شعبہ سیرتِ مصطفےٰ، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

کو محض رضائے الٰہی کے پیشِ نظر قرض دینے کی ترغیب دی ہے۔ اسی لئے اسلام میں قرض کا ثواب صدقے سے زیادہ بتایا گیا۔[2] مقروض سے نرمی کرنے اور اس پر عظیم صلہ کی ترغیب دیتے ہوئے آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پچھلی اُمّتوں کا ایک واقعہ سنایا اور نفسیاتی طور پر مقروض سے نرمی پر اُبھارا کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا جسے صرف اس وجہ سے جنّت عطا فرمادی گئی کہ وہ قرض لینے میں امیر کو مہلت دیتا تھا اور غریب کو معافی دے دیتا تھا۔[3] ایک اور حدیث میں ہے: جو کسی تنگ دست مقروض سے آسانی کرے اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا۔[4] یہ ہے اسلامی تعلیم کہ ایک طرف سودی نظامِ قرض ہے جو پہلے سے ضرورت مند غریب کی ساری جمع پونجی چوس لیتا ہے جبکہ دوسری طرف اسلامی نظامِ قرض ہے جو مقروض سے نرمی کی تلقین کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ **اسلام ہی انسانیت کا خیر خواہ اور اصل محافظ ہے۔**

اسلام اور مساوات:

دورِ نبوّت سے پہلے دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل اور بے وقعت غریب اور چھوٹے درجے کے لوگ سمجھے جاتے تھے۔ آج بھی امیروں کے لئے تو ہر ایک بچھا چلا جاتا ہے لیکن غریبوں کو ٹھوکر پر مارا جاتا ہے۔ امیروں کے لئے ہر ایک کے پاس ٹائم وافر مقدار میں موجود ہوتا ہے جبکہ غریب کو کوئی منہ لگانے پر تیار نہیں ہوتا۔ اسلام سب سے برابری کا تقاضا کرتا ہے اور اس اونچ نیچ کا سختی سے رد کرتا ہے۔ قراٰن اور احادیث غریبوں، مسکینوں اور چھوٹے لوگوں سے ہمدردی اور غمخواری کی تعلیمات سے بھرے ہوئے ہیں۔ خود آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نزدیک امیر غریب ہونے یا حسب نسب کی بنا پر کوئی چھوٹا بڑا نہ تھا، سب لوگ حقوق میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نزدیک برابر تھے۔[5] اسلام کا انسانوں میں پائی جانے والی من گھڑت درجہ بندیوں کو ختم کرنا اور سب سے یکساں سلوک کرنے کی تعلیم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ **اسلام ہی انسانیت کا خیر خواہ اور اصل محافظ ہے۔**

اسلام اور یتیموں پر شفقت:

اسلام سے پہلے جو طبقے خاص طور پر مظلوم تھے ان میں یتیم بچّے بھی شامل ہیں۔ یتیموں کا مال کھا جانا، ان کے اعلیٰ مال کو اپنے گھٹیا مال سے بدل دینا، ان کی توہین کرنا، کفالت کے نام پر ان کے مال پر ہاتھ صاف کرنا اور غریب یتیموں کو کچھ بھی نہ دینا وغیرہ یہ وہ ظلم تھے جو اس وقت رائج تھے۔ یہ اسلام ہی ہے جس نے یتیم بچّوں سے ایسے ظلم و ستم کی نفی کی اور یتیموں کے بارے میں ایسی تعلیمات عطا کیں کہ وہ دل جو پہلے یتیم کے لئے پتھر کی طرح سخت تھے بعد میں موم کی طرح نرم ہونے لگے۔ وہ لوگ جو پہلے یتیم کی توہین کرتے تھے اب یتیم کی پرورش کے لئے دیدہ و دل فرشِ راہ کرنے لگے، ایک ایک یتیم کی پرورش کے لئے کئی کئی ہاتھ بڑھنے لگے اور ہر ایک یتیم کی پرورش کے لئے اپنی آغوشِ مَحبّت و شفقت پیش کرنے لگا۔ یتیم کی کفالت سے متعلق 3 احادیث ملاحظہ کیجئے: **1** مسلمانوں کے گھروں میں سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔[6] **2** جس دستر خوان پر یتیم ہوتا ہے شیطان اس کے قریب نہیں جاتا۔[7] **3** جو کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اللہ پاک اسے ہر بال کے بدلے نیکی عطا فرماتا ہے۔[8] یتیموں سے حسنِ سلوک اور محبت بھرے برتاؤ پر ابھارنے والی یہ تعلیمات بتاتی ہیں کہ **اسلام ہی انسانیت کا خیر خواہ اور اصل محافظ ہے۔** آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کی ایسی تعلیمات کا نور لے کر نکلا جائے اور پھر سے دنیا کو منوّر کیا جائے۔

---

(1) بخاری، 1/23، حدیث: 30 (2) ابن ماجہ، 3/154، حدیث: 2431 (3) بخاری، 2/460، حدیث: 3451 ملخصاً (4) ابن ماجہ، 3/147، حدیث: 2417 بتغیر (5) شمائل ترمذی، ص193، حدیث: 319 (6) الادب المفرد، ص46، حدیث: 137 (7) مجمع الزوائد، 8/293، حدیث: 13512 (8) شعب الایمان، 7/472، حدیث: 11036 بتغیر قلیل۔

بُزرگانِ دین کے مبارک فرامین
The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا عبداللہ نعیم عطّاری مَدَنی*

باتوں سے خوشبو آئے

محبت کی علامت

محبت کی علامت یہ ہے کہ فرماں بردار رہتے ہوئے اس بات سے ڈرتے رہو کہ محبوب تمہیں دوستی سے جدا نہ کردے۔

(ارشادِ خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ) (اخبار الاخیار، ص23)

دل نہ دکھانا

جہاں بھی جاؤ کسی کا دل نہ دکھانا، جہاں بھی جاؤ مُردوں کی طرح رہنا (یعنی کسی کی اذیت کا باعث نہ بننا)۔

(ارشادِ خواجہ بختیار کاکی رحمۃُ اللہِ علیہ) (اخبار الاخیار، ص26)

حسب نسب پر فخر کرنا

اکثر لوگ اپنے نسب پر فخر کرتے ہیں، گویا کہ قیامت کا انہیں کچھ ڈر نہیں ہوتا اور وہ یہ نہیں جانتے کہ اعمالِ صالحہ کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ سالک کو چاہئے کہ اپنے حسب نسب پر فخر کرنے کے بجائے یادِ الٰہی میں مشغول رہے۔ (ارشادِ خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃُ اللہِ علیہ) (فیضان شمس العارفین، ص70)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

تقلید کی اہمیت

چاروں اماموں سے پہلے اور بعد ہمیشہ تقلید ہوا کرتی تھی اور ہوتی ہے، چاروں مذہب کا اتباع بعینہٖ اتباعِ صحابہ ہے کہ یہ مذاہب انہیں سے ماخوذ ہیں اور ان کی اتباع سے نہ ممانعت تھی نہ ہے۔ (اظہار الحق الجلی، ص75)

الفت و موانست کا سبب

جو امر جس طرح جس قوم میں رائج اور ان کے نزدیک الفت و موانست اور اس کی زیادت پر دلیل ہو وہ عین مقصود شرع ہوگا جب تک بالخصوص اس میں کوئی نہی وارد نہ ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، 22/306)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

مار دھاڑ سے نفرت

انتقاماً مار دھاڑ کرنا ”الیاس قادری“ کی ڈکشنری میں نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 6 شعبان المعظم 1442ھ)

طَلَبہ کی اہمیت

”طلبہ“ ”مُلک کا اہم“ ”سرمایہ“ ہوتے ہیں اور یہ مُلک کی تقدیر بدل سکتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 10 رمضان المبارک 1442ھ)

عمل سے نیکی کی دعوت

مبلغ کا ہر فعل نیکی کی دعوت دینے والا ہونا چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، 11 رمضان المبارک 1442ھ)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

جنّت کے دروازے کھلوانے والی نیکیاں

مولانا محمد نواز عطاری مدنی*

اے عاشقانِ رسول! جنّت کے بہت سے دروازے ہیں، اللہ پاک کی طرف سے بندوں پر عام رحمت فرمانے، ان کی مغفرت کرنے، انہیں نیک اعمال کی توفیق اور حسنِ قبول عطا فرمانے وغیرہ کے لئے جنّت کے کچھ دروازے تو سال بھر تک ہر پیر اور جمعہ کے دن کھلتے ہیں جبکہ کچھ دروازے وہ ہیں جو ماہِ رمضان میں کھلتے ہیں۔[1] نیز کچھ اعمال ایسے بھی ہیں کہ جب انہیں کیا جائے تو اللہ کی رحمت سے جنّت کے دروازے کھل جاتے ہیں، اس مضمون میں ان اعمال میں سے کچھ عمل بتائے جارہے ہیں۔

3 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

1 **بہترین وضو:** "ایسا کوئی بندہ نہیں جو بہترین طریقہ سے وُضو کرے، پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور اس کے لئے جنّت کے دروازے نہ کھول دیئے جاتے ہوں، پھر وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔"[2]

2 **والدین کی فرماں برداری:** "جس نے اس حال میں صبح کی کہ اپنے والدین کا فرماں بردار ہے، اس کے لئے صبح ہی کو جنّت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔"[3]

3 **فرائض کی ادائیگی، گناہوں سے پرہیز:** رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جو بندہ پانچوں نمازیں ادا کرتا رہتا ہے، رمضان کے روزے رکھتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور سات کبیرہ گناہوں[4] سے بچتا ہے تو اس کیلئے جنّت کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔"[5]

نماز اور جہاد کے لئے صف بندی: حضرت یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب لوگ نماز یا جنگ کیلئے صف بناتے ہیں تو آسمانوں اور جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنّم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور حورِ عین کو سنوار کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص جہاد میں پیش قدمی کرتا ہے تو حورِ عین کہتی ہیں: "اے اللہ! اس کی مدد فرما۔" اور جب وہ پیچھے ہٹتا ہے تو اس سے پردہ کر لیتی ہیں اور کہتی ہیں: "یااللہ! اس کی مغفرت فرما۔"[6]

حق کی ادائیگی: حضرت سیّدنا یونس بن مَیْسَرہ بن حَلْبَس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "خوشخبری ہے اس شخص کے لئے کہ جو اُس جگہ حق کی ادائیگی کرتا ہے جہاں لوگ اسے نہیں پہچانتے۔ اللہ اسے اپنی رضا کی معرفت عطا فرما دیتا ہے، اور یہ ایسا زمانہ ہوتا ہے کہ گمنام رہنے والا ہی نجات پا سکتا ہے۔ اللہ ان کے لئے جنّت کے دروازے کھول دیتا ہے۔"[7]

اللہ پاک ہمیں مذکورہ اعمال بجالانے اور اپنے لئے جنّت کے دروازے کھلوانے کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) اشعۃ اللمعات، 2/77، مراٰۃ المناجیح، 6/608 (2) مسند احمد، 1/52، حدیث: 121 (3) شعب الایمان، 6/206، حدیث: 7916 (4) کبیرہ گناہوں کی تعداد مختلف بیان کی گئی ہے چنانچہ 7، 10، 17، 40 اور 700 تک بیان کی گئی ہے۔ لہٰذا کبیرہ گناہوں کی معلومات حاصل کرنے کے لئے سورۂ نساء کی آیت نمبر 31 کے تحت بیان کردہ تفسیر "صراط الجنان" سے پڑھئے، نیز مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب "76 کبیرہ گناہ" اور "جہنم میں لے جانے والے اعمال" کا مطالعہ بھی بہت مفید ہے۔ (5) سنن نسائی، ص399، حدیث: 2435 (6) معجم کبیر، 22/246، رقم: 641 (7) مکارم الاخلاق، ص334۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

کسی کی کتاب اس کی اجازت کے بغیر چھاپنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض کتب جیسے میڈیکل، قانون، انجینئرنگ وغیرہ کی کتابوں پر لکھا ہوتا ہے کاپی رائٹ جملہ حقوق محفوظ ہیں، نہ اس کو چھاپ سکتے ہیں نہ فوٹو کاپی کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ ان کتب کی کاپیز کروا کر بیچتے ہیں اور لوگ ان کاپیز کو خرید کر پڑھتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: قانون، پبلشنگ اداروں اور مصنفین کو بہت سارے حقوق دیتا ہے اور اس طرح کے جو معروف حقوق ہیں یہ شریعت کی تعلیمات کے مخالف بھی نہیں ہیں۔ شرعی تقاضے کی روشنی میں بھی اب ایسے قوانین پر عمل کرنا ضروری ہے جس کی رو سے ایک مکتبہ کی کتاب کو دوسرا شائع نہیں کر سکتا یونہیں مصنف کی اجازت کے بغیر بھی اشاعت نہیں ہو سکتی یہ قوانین ہمارے ملک میں بھی رائج ہیں ان پر عمل کرنا شرعاً واجب ہے۔ البتہ بہت سارے ادارے ایسے ہوتے ہیں جو یہ حقوق عام کر دیتے ہیں کہ کوئی بھی اشاعت کر سکتا ہے ان کی طرف سے اجازت ہوتی ہے یا پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی ادارہ ملکی سطح پر رجسٹرڈ ہی نہیں ہے جس کی بنا پر ملکی قانون اس کی اشاعت سے نہیں روکتا تو اس کا معاملہ جدا ہوگا۔ رہی بات فوٹو کاپی کی تو اس بارے میں قانون کیا کہتا ہے یہ دیکھنا ضروری ہے۔ عام طور پر تو طلباء کتاب نہ ملنے پر مکمل کتاب یا کچھ ابواب کی فوٹو کاپی کرواتے ہیں اور فوٹو کاپی پر کوئی قانونی باز پرس بھی ہوئی ہو ایسی کوئی بات علم میں نہیں آئی۔ قانون اگر اس سے بھی روکتا ہے تو اس پر عمل بھی ضروری ہوگا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

انشورنس کی رقم ادا کرنے کی شرط پر قرض کا لین دین کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے والد صاحب ایک ادارے میں جاب کرتے ہیں وہ ادارہ ملازمین کو اس شرط پر قرض دیتا ہے کہ قرض کے ساتھ اضافی رقم واپس کرنی ہوگی، البتہ یہ اضافی رقم ادارہ خود استعمال نہیں کرے گا بلکہ یہ رقم اس لیے وصول کی جائے گی تاکہ قرض میں دی گئی رقم کا انشورنس کروالیا جائے اور انشورنس پالیسی کی قسطیں اس اضافی رقم سے ادا کی جاسکیں، یہ انشورنس ادارہ خود کروائے گا۔ برائے کرم یہ رہنمائی فرمادیں کہ اس شرط پر قرض لینا جائز ہے یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں قرض دار سے انشورنس کی رقم وصول کرنے کی شرط کے ساتھ قرض کا لین دین ناجائز و حرام ہے کیونکہ قرض پر مشروط نفع کسی بھی نام سے لیا جائے، یہ نفع سود ہوتا ہے اور سود حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

نیز یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رہے کہ انشورنس کروانا خواہ وہ انشورنس جان کی ہو یا مال کی، بہر صورت یہ بھی ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا ادارے کو چاہیے کہ انشورنس اور کسی نفع کے بغیر ہی قرض کا لین دین کرے۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "قرض دیا اور ٹھہرالیا کہ جتنا دیا ہے اُس سے زیادہ

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

لے گا جیسا کہ آج کل سود خواروں کا قاعدہ ہے کہ روپیہ دو روپے سیکڑا ماہوار سود ٹھہرا لیتے ہیں یہ حرام ہے۔ یوہیں کسی قسم کے نفع کی شرط کرے ناجائز ہے مثلاً یہ شرط کہ مستقرض، مقرض سے کوئی چیز زیادہ داموں میں خریدے گا۔" (بہار شریعت، 2/759)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

واپسی کی شرط پر مال خریدنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر ہم کپڑے کا کام اس طرح کریں کہ دوکان دار سے ریٹ طے کر کے مال اٹھالیں لیکن پیسے ہم اس کو تب دیں گے جب وہ مال بک جائے گا؟ اسی طرح کیا ہم دوکان دار سے یہ طے کرسکتے ہیں کہ اگر مال بچ گیا تو ہم اس کو واپس کریں گے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: یہ شرط لگانا کہ جب مال فروخت ہو جائے گا تب پیسے دیں گے یہ شرط درست نہیں ایسی شرط سودے کو ناجائز اور آمدنی کو غیر شرعی بنا دیتی ہے۔ آپ سیزن کے اعتبار سے دیکھ لیں کہ اس سیزن میں کتنے مہینے لگیں گے اس کے حساب سے ادائیگی کی ایک مدت مقرر کرلیں مثلاً آپ کو اندازہ ہے کہ رمضان یا عید کے سیزن میں یہ مال فروخت ہونے میں تین مہینے لگیں گے تو آپ اپنی سہولت کو دیکھتے ہوئے تین کے بجائے بے شک چار ماہ مقرر کرلیں کہ میں چار مہینے میں اس کی ادائیگی کردوں گا۔ ایسا کرنے سے ادھار سودے میں رقم کی ادائیگی میں کوئی ابہام باقی نہیں رہے گا۔

یہ ضروری ہے کہ ادھار مال بیچنے والا اور خریدنے والا معاوضہ کی ادائیگی کی مدت پر لازمی طور پر اتفاق کریں۔

اسی طرح دوسری صورت یہ کہ اگر مال فروخت نہ ہوا تو واپس کردوں گا سودے میں ایسی شرط لگانا بھی درست نہیں۔ ہاں اگر خیارِ شرط کی صورت ہو تو اس میں تین دن تک واپسی کا اختیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسی شرط نہیں لگاسکتے کیونکہ خرید و فروخت سے ملکیت تبدیل ہوجاتی ہے جب آپ نے ایک چیز خرید لی اس پر قبضہ کرلیا تو وہ چیز آپ کے ضمان میں آگئی اب وہ ضائع ہوجائے تو آپ کی ضائع ہوگی، بیچنے والے کا اس سے اب کوئی تعلق نہیں وہ آپ سے اس کی رقم کا مطالبہ کرنے کا حق رکھتا ہے۔ مال سے اب وہ غیر متعلق ہوجاتا ہے۔ خیارِ شرط کے علاوہ کسی صورت میں اس کا مال واپس لینے سے انکار درست ہے۔

ہاں اگر دکاندار اپنی مرضی سے ایک آپشن دیتا ہے کہ میں نے بیچ دیا ہے میں اس سے لاتعلق ہوں ہاں اگر کبھی نہ بکے تو لے آئیے گا ہم دیکھ لیں گے واپس لے لیں گے۔ یوں اگر وہ دکاندار اپنی مرضی سے بغیر جبر بغیر زبردستی کے واپس لے لیتا ہے تو لے سکتا ہے اور وہ اسی قیمت پر واپس لے گا جس پر بیچی تھی۔ البتہ اگر وہ دوبارہ ان سے نئے سرے سے خریدتا ہے تو خریدنے میں بارگیننگ ہوسکتی ہے۔

یعنی سودا ختم ہوا ہے تو اسی قیمت پر ہوگا اور اگر نیا سودا ہوا ہے تو وہ نئی قیمت پر ہوسکتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اپنے اکاؤنٹ سے کسی کی پیمنٹ کرکے اس سے زائد رقم لینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر اپنے اکاؤنٹ سے کسی کی پیمنٹ کریں اور اس سے اس پر اضافی رقم لیں تو کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: کرنسی کے لین دین میں بہت باریکیاں ہیں ایسے سودے میں بہت سی صورتوں میں سود پایا جاسکتا ہے۔

جیسے ایک شخص دوسرے سے کہے کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں لہٰذا تم ابھی میری طرف سے ادائیگی کردو میں تمہیں دو دن بعد دے دوں گا اور جتنی رقم ادا کرنی ہے اس پر مزید اضافی رقم بھی دوں گا تو یہاں حقیقت میں ایک شخص نے دوسرے کو قرضہ دیا ہے اور قرضہ دینے والا قرضہ پر مشروط اضافی رقم لے رہا ہے لہٰذا یہ سود ہے۔

پوچھی گئی صورت میں اگر یہی صورت پائی جارہی ہے تو یہ واضح سود ہے۔ البتہ اگر مراد یہ ہے کہ جتنی رقم اس نے دی ہے اس پر کوئی اضافی رقم وہ نہیں لے رہا لیکن جو رقم ٹرانسفر کرنے کا خرچہ آرہا ہے وہ وصول کرے گا تو یہ سود کی صورت نہیں ہے جتنا خرچہ رقم ٹرانسفر کرنے پر آیا ہے وہ وصول کرسکتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(قسط:02)

قراٰنِ پاک میں مذکور پیشے

مولانا عبد الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

اینٹ بنانے کے پیشے کا ذکر: اللہ ربُّ العزت کا فرمان ہے: ﴿فَاَوْقِدْ لِیْ یٰهَامٰنُ عَلَى الطِّیْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: تو اے ہامان میرے لیے گارا پکا کر ایک محل بنا۔[1] اس آیت کا پسِ منظر کچھ یوں ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السّلام نے فرعون کو اللہ پاک کے ایک ہونے پر ایمان لانے اور صرف اسی کی عبادت کرنے کی دعوت دی تو اس پر فرعون نے انکار کرتے ہوئے اپنے وزیر ہامان سے کہا تھا کہ اے ہامان! میرے لیے آگ پر گارے کی اینٹ تیار کرو اور ایک انتہائی اونچا محل بناؤ، شاید میں موسیٰ کے خدا کو جھانک لوں۔ دراصل فرعون نے یہ گمان کیا تھا کہ (مَعاذَ اللہ) اللہ پاک کے لئے مکان ہے اور اس کا کوئی جسم ہے جس تک پہنچنا اس کے لئے ممکن ہے، اس لئے اس نے ہامان کو عمارت بنانے کا حکم دیا، چنانچہ ہامان نے فرعون کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ہزارہا کاریگر اور مزدور جمع کئے، اینٹیں بنوائیں اور تعمیراتی سامان جمع کر کے اتنی بلند عمارت بنوائی کہ (اس وقت) دنیا میں اس کے برابر کوئی نہ تھی۔ **کہتے ہیں کہ دنیا میں سب سے پہلے اینٹ بنانے والا ہامان ہے، یہ صَنعت اس سے پہلے نہ تھی۔**[2]

زیور بنانے کے کام کا ذکر: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور موسیٰ کے بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنا بیٹھی بے جان کا دھڑ گائے کی طرح آواز کرتا۔[3] اس آیت کا پسِ منظر کچھ یوں ہے کہ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السّلام جب اللہ پاک سے کلام کرنے کے لئے کوہِ طور پر تشریف لے گئے تو آپ کے جانے کے 30 دن بعد سامری نے بنی اسرائیل سے وہ تمام زیوارت جمع کر لئے جو انہوں نے اپنی عید کے دن قبطیوں (یعنی فرعون کی قوم) سے استعمال کی خاطر لئے تھے۔ فرعون چونکہ اپنی قوم کے ساتھ ہلاک ہو چکا تھا، اس لئے یہ زیورات بنی اسرائیل کے پاس تھے اور لوگ سامری کی بات کو اہمیت دیتے اور اس پر عمل بھی کرتے تھے اور **سامری چونکہ سونے کو ڈھالنے کا کام کرتا تھا اس لئے اس نے تمام سونے چاندی کو ڈھال کر اس سے ایک بے جان بچھڑا بنالیا** (اور بنی اسرائیل اسے پوجنے لگے)۔[4]

شیشے کے کام کا ذکر: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: سلیمان نے فرمایا یہ تو ایک چکنا صحن ہے شیشوں جڑا۔[5] اس آیت کا پسِ منظر کچھ یوں ہے کہ ملکہ بلقیس جب حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السّلام کے پاس آئیں تو ان سے کہا گیا کہ صحن میں آجائیں، اس صحن کے وسط میں حضرت سیدنا سلیمان علیہ السّلام تخت پر جلوہ افروز تھے، **وہ صحن شفاف شیشے کا بنا ہوا تھا اور اس کے نیچے پانی جاری تھا جس میں مچھلیاں تیر رہی تھیں،** ملکہ بلقیس نے جب اُس صحن کو دیکھا تو وہ سمجھیں کہ یہ گہرا پانی ہے، اس لئے انہوں نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اونچا کر لیا تاکہ پانی میں چل کر حضرت سیدنا سلیمان علیہ السّلام کے پاس آسکیں۔ اس پر حضرت سیدنا سلیمان علیہ السّلام نے ان سے فرمایا تھا: **یہ پانی نہیں بلکہ یہ تو شیشوں سے جڑا ہوا ایک ملائم صحن ہے۔**[6]

سوت کاتنے کے کام کا ذکر: قراٰنِ مجید میں ہے: ﴿وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: **اور اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سُوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا۔**[7] تفسیرِ خزائنُ العرفان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت ہے: مکّۂ مکرّمہ میں ریطہ بنتِ عمرو ایک عورت

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ

تھی جس کی طبیعت میں بہت وہم تھا اور عقل میں فُتور، وہ دوپہر تک محنت کر کے سُوت کاتا کرتی اور اپنی باندیوں سے بھی کتواتی اور دوپہر کے وقت اس کاتے ہوئے کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالتی اور باندیوں سے بھی تُڑواتی، یہی اس کا معمول تھا۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ اپنے عہد کو توڑ کر اس عورت کی طرح بے وقوف نہ بنو۔

ملاحی یعنی کشتی چلانے کے کام کا ذکر: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِیْبَهَا وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا(۷۹) ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: وہ جو کشتی تھی تو وہ کچھ مسکین لوگوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر صحیح سلامت کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا۔[8] اس آیت کا پسِ منظر کچھ یوں ہے کہ حضرت سیّدنا خضر اور حضرت سیّدنا موسیٰ علیہما السّلام کے قصے میں جو عجیب و غریب معاملات ہوئے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ جب یہ دونوں حضرات کشتی میں سوار جارہے تھے تو بیچ سمندر میں حضرت خضر علیہ السّلام نے کلہاڑی کے ذریعے کشتی کے ایک یا دو تختے اس طریقے سے اکھاڑے کہ پانی کشتی میں نہ آئے پھر آپ نے اپنے اس فعل کی حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہوئے اس کی حکمت یہ بیان کی کہ ”اس (اکھاڑنے) سے میرا مقصد کشتی والوں کو ڈبو دینا نہیں تھا بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ کشتی دس مسکین بھائیوں کی تھی، ان میں پانچ تو اپاہج تھے جو کچھ نہیں کرسکتے تھے اور پانچ تندرست تھے **جو دریا میں کام کرتے تھے اور اسی پر ان کے روزگار کا دارومدار تھا۔** آگے ایک بادشاہ تھا اور انہیں واپسی میں اس کے پاس سے گزرنا تھا، کشتی والوں کو اس کا حال معلوم نہ تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ہر صحیح سلامت کشتی کو زبردستی چھین لیتا اور اگر عیب دار ہوتی تو چھوڑ دیتا تھا اس لئے میں نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا تا کہ وہ ان غریبوں کے لئے بچ جائے۔“[9]

لکڑی کے کام کا ذکر: اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی حضرت سیّدنا نوح علیہ السّلام کو کشتی بنانے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿ وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَ وَحْیِنَا ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور کشتی بنا ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے۔[10] چنانچہ حضرت سیّدنا نوح علیہ السّلام نے اللہ پاک کے حکم سے ساج کے درخت بوئے، بیس سال میں یہ درخت تیار ہوئے، پھر آپ نے (ان درختوں سے) کشتی بنانی شروع کی جو دو سال میں تیار ہوئی، اس کشتی کی لمبائی تین سو گز، چوڑائی پچاس گز اور اُونچائی تیس گز تھی۔ حضرت سیّدنا نوح علیہ السّلام جب کشتی بنارہے ہوتے اور آپ کی قوم کے سرداروں میں سے کوئی قریب سے گزرتا تو وہ آپ کا مذاق اڑاتا اور کہتا: اے نوح! کیا کر رہے ہیں؟ آپ فرماتے: ایسا مکان بنا رہا ہوں جو پانی پر چلے۔ یہ سُن کر وہ ہنستے کیونکہ آپ کشتی جنگل میں ایسی جگہ بنارہے تھے جہاں دور دور تک پانی نہ تھا اور وہ لوگ (مَعاذَ اللہ!) مذاق کے طور پر یہ بھی کہتے تھے کہ پہلے تو آپ نبی تھے اب بڑھئی ہوگئے۔[11]

---

(1) پ20، القصص:38 (2) صراط الجنان، 7/284، 285 ملخصاً (3) پ9، الاعراف: 148 (4) صراط الجنان، 3/434، 435 (5) پ19، النمل:44 (6) صراط الجنان، 7/208 ملخصاً (7) پ14، النحل:92 (8) پ16، الکھف:79 (9) صراط الجنان، 6/20 ملخصاً (10) پ12، ھود:37 (11) صراط الجنان، 4/436، 437 ملخصاً۔

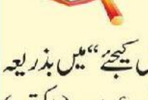

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اکتوبر 2021ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 علی عمران (پاکپتن) 2 بنتِ امین (کراچی) 3 بنتِ صدیق (وہاڑی)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 سب سے بڑی عبادت، ص60 2 جھوٹ بولنے سے بچئے، ص57 3 درود شریف پڑھنے کی عادت بنائیں، ص57 4 اس طرح سیرت رسول سکھایئے، ص58 5 حروف ملایئے، ص63۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** ☆ محمد صدام عطّاری (ہارون آباد) ❁ محمد قطمیر رضا (کراچی) ❁ بنتِ جاوید عطّاریہ (کراچی) ❁ محمد (لاڑکانہ) ❁ بنتِ ظفریاب احمد (میرپور خاص) ❁ بنتِ ناصر (راولپنڈی) ❁ ثامر علی (ملتان) ❁ بنتِ انور (راولپنڈی) ❁ محمد ابتسام (شیخوپورہ) ❁ بنتِ عبدالرؤف (سرگودھا) ❁ بنتِ نعیم (فیصل آباد) ❁ بنتِ عامر (لاہور)۔

اجنادین

مسجد ہشام بن العاص

حضرت سیدنا ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

عالمِ فاضل، صاحبِ خیر،[1] مشہور شہسوار اور بہادر جنگجو[2] صحابیِ رسول حضرت سیدنا ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ کی کنیت پہلے ابو العاص (یعنی نافرمانی کرنے والا) تھی لیکن رحمت عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے تبدیل کرکے ابو مُطیع (اطاعت کرنے والا) رکھ دی۔[3]

حضرت ہشام بن عاص مشہور صحابیِ رسول فاتحِ مصر حضرت سیدنا عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی ہیں،[4] بڑے بھائی حضرت عَمرو سن 8 ہجری کے شروع میں اسلام لائے[5] مگر آپ قدیم الاسلام تھے اور مکے میں ہی بڑے بھائی سے پہلے مسلمان ہوئے۔[6] حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک موقع پر آپ دونوں بھائیوں کے مومن ہونے کی گواہی دی[7] چنانچہ فرمانِ مصطفٰے ہوا: عاص کے بیٹے ہشام اور عَمرو دونوں مؤمن ہیں۔[8]

ہجرت: آپ رضی اللہ عنہ نے سرزمینِ حبشہ کی جانب ہجرت کی پھر جب آپ کو ہجرتِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خبر ملی تو لوٹ کر مکے آگئے مگر کافر باپ اور قوم نے آپ کو مدینے ہجرت کرنے سے روک دیا اور قید میں ڈال دیا۔[9] ایک روایت میں ہے کہ مکے لوٹ آنے کے بعد آپ نے امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے وعدہ کیا کہ ان کے ساتھ مدینے کی جانب ہجرت کریں گے مگر کافر باپ نے آپ کو قید کردیا، باپ کے مرنے کے بعد قوم نے قیدی بنائے رکھا آپ قید سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرتے رہے یہاں تک کہ قید سے خلاصی پائی اور سن 5 ہجری میں غزوۂ خندق کے بعد مدینے کی جانب ہجرت کی اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے[10] سن 8 ہجری فتحِ مکّہ کے بعد نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مختلف اطراف میں لشکر روانہ فرمائے تو آپ 200 افراد کا لشکر لے کر یمامہ کی جانب نکلے۔

سفرِ شام: مسلمانوں کے پہلے خلیفہ امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو ملکِ روم کی جانب اپنا قاصد بنا کر روانہ کیا۔ اس واقعہ کے بارے میں حضرت ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمانۂ خلافت میں ہم 2 ساتھیوں کو روم کے بادشاہ ہرقل کی جانب بھیجا گیا تاکہ ہم اسے دعوت اسلام پیش کریں۔ ہم جب شاہِ روم کے پاس پہنچے تو اس کے بیٹھنے کی جگہ میں ہر چیز سرخ رنگ کی تھی، آس پاس بھی سرخ رنگ کی چیزیں تھیں بلکہ اس کے کپڑے تک سرخ تھے، جب ہم اس کے قریب ہوئے تو وہ مسکرایا اور بولا: ملاقات کے جو آداب تمہارے یہاں رائج ہیں اگر تم ان کے مطابق میرے آداب بجالاتے تو تمہارا کچھ نہ جاتا، ہم نے کہا: ہمارے دین کے آدابِ ملاقات تمہارے لئے حلال نہیں اور تمہارے یہاں کے آدابِ ملاقات ہمارے لئے حلال نہیں، اس نے پوچھا: تمہارے دین کے آدابِ ملاقات کیا ہیں؟ ہم نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ! اس نے پھر پوچھا: اپنے بادشاہ کے سامنے کس طرح کے آداب بجالاتے ہو؟ ہم نے کہا: ان ہی کلمات کے ذریعے! اس نے پھر پوچھا: وہ تمہیں کس طرح کا جواب دیتے ہیں؟ ہم نے کہا: ان ہی کلمات سے جواب لوٹا دیتے ہیں۔ اس نے پوچھا: تمہاری نماز اور روزہ کیسا ہوتا ہے؟ ہم نے اسے نماز اور روزے کے بارے میں بتایا۔ اس کے بعد اس نے ہمیں ایک بہترین جگہ پر ٹھہرایا اور تین دن بعد ہمیں بلوایا، پھر اس نے سونے سے ملمّع کی ہوئی چار کونوں والی ایک بڑی سی

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

(عمارت نما) چیز منگوائی جس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے اور ہر خانہ پر ایک دروازہ تھا، اس نے ایک خانہ کھولا اور اس میں سے ریشم میں لپٹی ہوئی ایک تصویر نکالی اور کہا: یہ حضرت آدم علیہ السّلام کی تصویر ہے، پھر ایک ایک کرکے خانے کھولتا گیا اور مختلف انبیاء کرام کی تصاویر نکالتا رہا یہاں تک کہ ایک تصویر کے بارے میں اس نے پوچھا: تم جانتے ہو یہ کس کی تصویر ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! یہ محمد رّسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تصویر ہے پھر ہم رونے لگے، آخر میں ہم نے اس بادشاہ سے پوچھا: تمہارے پاس انبیاءِ کرام کی یہ تصاویر کہاں سے آئیں تو اس نے کہا: حضرت آدم علیہ السّلام نے اپنی اولاد میں اپنے انبیا بیٹوں کو دیکھنا چاہا تو ربّ نے ان کی تصویریں نازل فرمادیں، یہ تصویریں سورج غروب ہونے کی جگہ پر موجود تھیں، وہاں سے حضرت ذوالقرنین رضی اللہ عنہ نے حاصل کیں اور حضرت دانیال علیہ السلام تک پہنچادیں۔ پھر شاہ روم نے ہمیں تحفے تحائف دے کر رخصت کردیا، ہم نے واپس آکر بارگاہِ صدیقِ اکبر میں سارا ماجرہ تفصیلاً ذکر کردیا، امیرُ المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رونے لگے پھر فرمایا: بے چارہ! اگر اللہ کا اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ ہوتا تو ضرور وہ اس کا بھلا کردیتا۔[11]

شہادت: واقعۂ اجنادین 13 ہجری 27 یا 28 جمادی الاولیٰ[12] کو خلافتِ صدیقی میں پیش آیا جو مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان ہونے والا سب سے پہلا معرکہ تھا اسلامی لشکر کے سپہ سالار حضرت عمرو بن عاص تھے[13] اس جنگ میں مسلمانوں کے مقابلے میں رومی اور عرب کے نصرانی کثیر تعداد میں جمع تھے اس پر بعض مسلمانوں نے آپس میں کہا: تمہارے آگے بہت بڑا لشکر ہے، اگر مناسب جانو تو پیچھے ہٹ جاؤ اور حضرت ابوبکر صدیق کی خدمت میں لکھو کہ وہ فوجی کمک پہنچادیں، یہ سن کر آپ نے فرمایا: اگر تم یہ بات جانتے ہو کہ مدد صرف غالب حکمت والے اللہ کی جانب سے ہوتی ہے تو اس لشکر سے ٹکرا جاؤ اور اگر امیر المؤمنین کی جانب سے مدد کے منتظر رہو گے تو میں اپنی سواری پر سوار رہوں گا (یعنی لڑتا رہوں گا) یہاں تک کہ اللہ سے جاملوں، اس پر بعض پُرجوش مسلمانوں کے منہ سے نکلا: اب تو حضرت ہشام بن عاص نے تمہارے کہنے کے لئے کچھ نہیں چھوڑا، اس کے بعد شدید جنگ ہوئی جس میں کافی مسلمان شہید ہوئے۔[14] اس نازک موقع پر آپ نے ملاحظہ کیا کہ بعض مسلمان دشمنوں پر حملہ کرنے سے پیچھے ہٹ رہے ہیں تو آپ نے اپنا خود اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: یہ غافل لوگ تلوار کی کاٹ کو برداشت نہیں کرسکتے، جیسا میں کروں تم بھی ویسا کرو، پھر آپ رومی لشکر کے درمیان میں گھس گئے اور کئی کافروں کو موت کے گھاٹ اُتارا، پھر دشمنوں کی صفوں میں یہ پکارتے ہوئے گھستے چلے گئے: اے مسلمانو! میں ہشام بن عاص ہوں میری طرف آؤ، کیا تم جنت سے بھاگتے ہو؟[15] کئی رومیوں کو جہنم واصل کیا آخر کار بے جگری اور دلیری سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا اور گھوڑوں نے آپ کو روند ڈالا (یہاں تک کہ آپ کا جسم کئی حصوں میں تقسیم ہوگیا)[16] اس جنگ میں اللہ کریم نے مسلمانوں کو فتح وکامرانی سے نوازا، فاتح سپہ سالار بھائی حضرت عمرو بن عاص نے آپ کے جسم کے بکھرے ہوئے گوشت، اعضاء اور ہڈیوں کو ایک کھال میں جمع کیا اور انہیں دفنا دیا۔[17] حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم کو جب یہ اندوہناک خبر ملی تو ارشاد فرمایا: اللہ ہِشام پر رحم کرے! یہ اسلام کے بہت اچھے مددگار تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔[18]

افضل کون؟ کچھ لوگوں نے حضرت عَمرو بن عاص سے پوچھا: آپ دونوں بھائیوں میں افضل کون ہے؟ ایک روایت کے مطابق آپ نے فرمایا: ایک رات میں اور میرے بھائی نے اللہ سے شہادت کا سوال کرتے ہوئے رات گزاری، صبح ہوئی تو میرے بھائی کو شہادت مل گئی اور میں محروم رہا، اب اس بات سے ظاہر ہو رہا ہے کہ میرا بھائی مجھ سے افضل ہے۔[19]

---

(1) الاستیعاب، 4/100 (2) تاریخ الاسلام للذہبی، 3/103 (3) تاریخ ابن عساکر، 74/12 (4) تاریخ الاسلام للذہبی، 3/103، تہذیب الاسماء واللغات، 2/346 (5) سیر اعلام النبلاء، 4/241 (6) تاریخ الاسلام للذہبی، 3/103 (7) تاریخ الاسلام للذہبی، 3/103 (8) مسند احمد، 3/171، حدیث: 8048 (9) الاستیعاب، 4/100، تاریخ الاسلام للذہبی، 3/104 (10) انساب الاشراف، 1/215 ملتقطاً (11) تاریخ ابن عساکر، 74/12 تا 18 ملخصاً (12) البدایۃ والنہایہ، 5/71 (13) طبقات ابن سعد، 4/147، 148 (14) الجہاد لابن المبارک، ص120 (15) طبقات ابن سعد، 4/147 (16) تاریخ الاسلام للذہبی، 3/104 (17) الاستیعاب، 4/101، الجہاد لابن المبارک، ص120 (18) تاریخ الاسلام للذہبی، 3/103، 105 (19) تاریخ ابن عساکر، 74/20۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی*

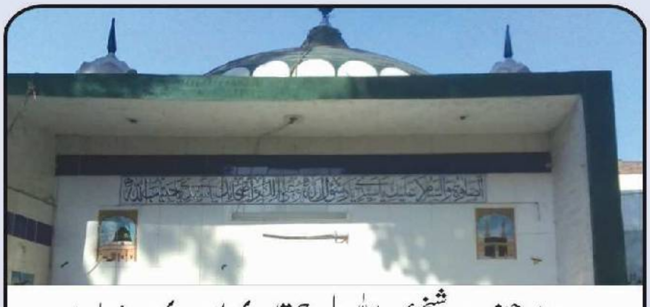

مزار حضرت شیخ عبد اللہ بلوچ قادری لاہوری رحمۃُ اللہِ علیہ

مزار حضرت محمد حسین جماعتی رحمۃُ اللہِ علیہ

جُمادَی الاُولیٰ اسلامی سال کا پانچواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 75 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ تا 1442ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمایئے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان: (1) حضرت عبد اللہ بن زبیر مخزومی رضی اللہُ عنہما حضرت زبیر بن عوّام اور حضرت اسماء بنتِ ابو بکر کے بیٹے ہیں، شوال 2 ہجری میں مدینۂ منورہ میں پیدا ہوئے، آپ جلیلُ القدر صحابی، بہت بڑے عالم، عبادت گزار، فصیح و بلیغ خطیب، مُجاہد اور بہادر تھے، 64 ہجری میں خلافت کا اعلان کیا، بعد میں سوائے شام کے سبھی علاقوں میں آپ کی خلافت قائم ہوگئی، آپ نے 17 جمادَی الاُولیٰ 73 ہجری میں مکۂ مکرمہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔[1] (2) ذاتُ النِّطاقَیْن حضرت اسماء بنتِ صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہما ہجرت سے 27 سال پہلے مکۂ مکرّمہ میں پیدا ہوئیں اور یہیں 27 جمادَی الاولیٰ 73ھ کو فوت ہوئیں، آپ قدیمُ الاسلام صحابیہ، صابرہ، شاکرہ، سخی و حق گو، شجاعت و جراٗت کی پیکر تھیں۔ آپ حواریِ رسول حضرت زبیر بن عوام رضی اللہُ عنہ کی اہلیہ اور جلیلُ القدر صحابی حضرت عبد اللہ بن زبیر کی والدۂ محترمہ ہیں۔[2]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السَّلام: (3) ولیِ شہیر حضرت شیخ محمد ماہ فاروقی گجراتی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ایک نیک خاندان میں ہوئی۔ آپ ولیِ کامل، شیخِ وقت، موَثّر و بافیض شخصیت کے مالک تھے، آپ کی اولاد میں کئی علما و مشائخ ہوئے۔ آپ کا وصال 12 جمادَی الاولیٰ 1019ھ کو ہوا، مزار احمد آباد (صوبہ گجرات) ہند میں ہے۔[3] (4) مرشدِ علما حضرت شیخ عبد اللہ بلوچ قادری لاہوری رحمۃُ اللہِ علیہ سلسلہ قادریہ کے جلیلُ القدر شیخِ طریقت، مرید و خلیفہ حضرت بو علی قلندر پانی پتی، عالم و فاضل، صاحبِ ثروت، صاحبِ کرامت، کثیرُ الفیض اور بانیِ آستانہ قادریہ مزنگ لاہور تھے۔ وصال 7 جمادَی الاولیٰ 1212ھ کو ہوا، مزار کوٹ عبد اللہ شاہ مزنگ لاہور میں ہے۔[4] (5) خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ماہِ ذُوالحجہ 1241ھ میں تونسہ شریف میں ہوئی اور یہیں 29 جمادَی الاولیٰ 1319ھ کو وفات پائی، آپ علمِ شریعت و طریقت کے جامع، آستانہ عالیہ تونسہ شریف کے سجادہ نشین اور حُسنِ اَخلاق کے پیکر تھے، آپ کے فیضان سے ایک زمانہ سیراب ہوا، مشائخ میں آپ کا مقام بہت بلند تھا۔[5] (6) سراجِ ملّت حضرت مولانا پیر محمد حسین جماعتی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1295ھ کو امیرِ ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ کے درِ دولت علی پور سیداں (نارووال پنجاب) میں ہوئی اور وفات 6 جمادَی الاولیٰ 1381ھ کو فرمائی، تدفین امیرِ ملت کے پہلو میں کی گئی، آپ حافظِ قراٰن، فاضلِ درسِ نظامی و طبیہ کالج دہلی، مناظرِ اہلِ سنّت، مرید و خلیفہ خواجہ فقیر محمد چوراہی، امیرِ ملت کے خلیفہ و سجادہ نشین، مہتمم مدرسہ نقشبندیہ اور امیرِ ملت کے دستِ راست تھے۔ کتاب "اَفضلُ الرسول" آپ کی یادگار ہے۔[6] (7) پیرِ بولان و مہران حضرت پیر فیض سلطان

* رکن شوریٰ و نگران مجلس
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت خاندانِ سلطان باہو میں 1324ھ کو ہوئی اور وصال 27 جمادی الاولیٰ 1393ھ کو فرمایا، مزار اوستہ محمد بلوچستان میں ہے۔ آپ شیخِ طریقت، صاحبِ جلال و ہیبت اور صاحبِ کشف و کرامت تھے۔(7)

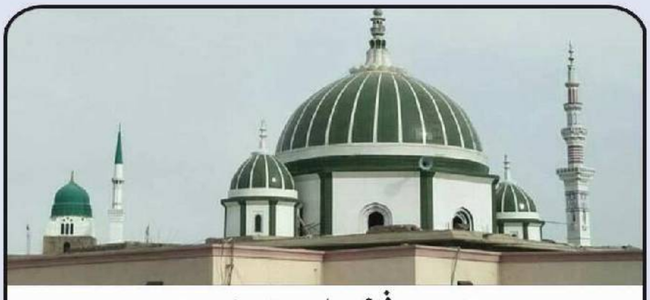

مزار حضرت پیر فیض سلطان قادری رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت محمد عالم نقشبندی محدثِ سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

عُلَمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام: 8 علّامۂ زمن حضرتِ مولانا فیضُ الحسن فیض رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1300ھ کو بھیں چکوال کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور جمادی الاولیٰ 1347ھ کو وصال فرمایا۔ آپ بہترین عالمِ دین، عربی ادیب و شاعر، مدرس جامعہ نعمانیہ لاہور، استاذ العلماء اور کئی عربی کتب کے مترجم ہیں۔ امیر حزب اللہ حضرت پیر سیّد فضل شاہ جلالپوری آپ کے مشہور شاگرد ہیں۔(8) 9 شیخُ الحدیث حضرت مولانا قاضی غلام ربانی ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ 1276ھ میں بھوئی گاڑ (حسن ابدال، ضلع اٹک) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے اور 11 جمادی الاولیٰ 1349ھ کو وصال فرمایا، تدفین قبرستان محلہ پنڈ شرقی بھوئی گاڑ میں ہوئی، آپ دارُ العلوم مکھڈ شریف کے فاضل اور افتاو قضاو طب میں ماہر تھے، سلسلہ چشتیہ مکھڈویہ میں بیعت ہوئے، ساری زندگی تدریسِ درسِ نظامی و دورۂ حدیث پڑھانے میں گزاری۔ شیخُ القراٰن علّامہ عبد الغفور ہزاروی آپ کے شاگرد ہیں۔(9) 10 واعظِ دل پزیر، شیخِ طریقت حضرت مولانا پیر سیّد ظہور احمد شاہ کاشمیری قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1306ھ کو ایک پیر گھرانے میں جلالپور جٹاں (گجرات، پنجاب) میں ہوئی اور 22 جمادی الاولیٰ 1372ھ کو وصال فرمایا، مزار منارہ (تحصیل و ضلع جہلم) میں ہے۔ آپ فاضلِ بریلی شریف، جیّد عالمِ دین، سلسلۂ قادریہ نقشبندیہ کے شیخِ طریقت، کئی کتب کے مصنف، اِعلاءِ کلمۃُ الحق کے لئے متحرّک و مؤثّر شخصیت کے مالک، بہترین واعظ اور صاحبِ دیوان شاعر تھے۔(10) 11 شیخُ الحدیث حضرت قاضی محمد ارشاد الٰہی فیضی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1335ھ کو موضع لودھے کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور 18 جمادَی الاولیٰ 1405ھ کو وفات پائی، آپ نے مروجہ علومِ دینیہ اپنے جدِ امجد اور تایاجان سے حاصل کئے۔ تکمیل کے بعد مختلف اسکولز میں بطورِ عربی ٹیچر اور اہلِ سنّت کے قدیم جامعہ نعمانیہ لاہور میں بحیثیتِ شیخُ الحدیث خدمات سرانجام دیں۔ آپ کثیرُ التّصانیف بزرگ، عربی، اردو، فارسی اور پنجابی کے شاعر بھی تھے۔ فیض الرب لبیان احوال الاب آپ کی ہی تصنیف ہے۔(11) 12 تلمیذِ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شیخُ الحدیث، حضرت علّامہ مولانا محمد عالم نقشبندی محدثِ سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ 1345ھ کو موضع رانجھن کشمیر میں پیدا ہوئے اور سیالکوٹ میں 8 جمادی الاولیٰ 1420ھ کو وصال فرمایا، نمازِ جنازہ میں کم وبیش ڈیڑھ لاکھ افراد نے شرکت کی۔ آپ حافظِ قراٰن، جیّد عالمِ دین، مدرسِ درسِ نظامی اور بانیِ دارُ العلوم حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ ہیں۔(12)

---

(1) زرقانی علی المواہب، 2/356، سیر اعلام النبلا، 4/459، تاریخ الخلفاء، ص169 (2) بخاری، 2/304، معرفۃ الصحابہ، 5/182، الاستیعاب، 4/344 (3) تذکرۃ الانساب، ص77 (4) خزینۃ الاصفیاء، 1/318 (5) تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص72 تا 75 (6) تذکرہ خلفائے امیرِ ملت، ص248 تا 257 (7) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/676 (8) تذکرہ علمائے اہلِ سنّت ضلع چکوال، ص83 (9) تاریخ علمائے بھوئی گاڑ، ص114 تا 116 (10) تذکرہ اکابر اہلِ سنّت، ص198 (11) معارفِ رضا سالنامہ 2007ء، ص223 (12) ماہنامہ الحقیقہ، تحفظ ختم نبوت نمبر، 2/808۔

رکنِ شوریٰ
حاجی ابوالحسن
محمد امین عطّاری

اَلحمدُ لِلّٰہ آج ہمارے ساتھ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن اور تنظیمی ترکیب کے مطابق کراچی ریجن کے نگران حاجی محمد امین عطّاری تشریف فرما ہیں اور ان کے ساتھ انٹرویو کا سلسلہ جاری ہے۔

سوال: سب سے پہلے تو یہ ارشاد فرمائیے آپ کی پیدائش کب ہوئی؟

امین عطّاری: برتھ سرٹیفکیٹ کے مطابق میری پیدائش 9 مارچ 1968 کو حیدر آباد میں ہوئی۔

سوال: آپ پہلے حیدر آباد میں تھے پھر کراچی شفٹ ہوئے، حیدر آباد میں کتنا عرصہ گزارا؟

امین عطّاری: میں نے 1985 میں حیدر آباد سے ہی میٹرک کیا تھا، پھر اس کے بعد کراچی آنا ہوا۔

سوال: حیدرآباد سے کراچی آنے کی کیا وجہ بنی؟

امین عطّاری: میرے مرحوم تایا جان، اللہ پاک انہیں غریقِ رحمت فرمائے، کراچی میں ان کی دکان کے افتتاح میں شرکت کے لئے آنا ہوا تھا۔ اس دوران میرا میٹرک کا رزلٹ آیا جس میں مجھے اچھے نمبر ملے، کسی نے مجھے مشورہ دیا کہ کراچی میں تعلیم اور ترقی کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں، چنانچہ میں نے گھر سے اجازت لے کر کراچی میں ہی کالج میں داخلہ لے لیا۔

سوال: آپ نے کن تعلیمی اداروں سے تعلیم حاصل کی؟

امین عطّاری: میں نے کراچی کے مشہور ڈی جے سائنس کالج میں داخلہ لیا تھا، پڑھائی کے ساتھ ساتھ تایا جان کی دکان پر بھی کام کا سلسلہ جاری تھا۔ جب مصروفیات کی وجہ سے سائنس کی پڑھائی میں دشواری بڑھنے لگی تو کسی نے مشورہ دیا کہ آپ سائنس کے بجائے کامرس کی پڑھائی کریں کیونکہ وہ نسبتاً آسان ہوتی ہے۔ میں نے ایک سال وقفہ کرنے کے بعد کالج میں داخلہ لیا اور پھر وہاں سے بی کام کیا۔

سوال: حیدرآباد میں آپ کا بچپن کیسا گزرا؟

امین عطّاری: بچپن میں کھیل کود کا کافی رجحان تھا۔ میں اپنے بچپن میں گیدر رنگ میں نمایاں ہوتا تھا اور اسکول میں بھی تقریباً 9 سال اپنی کلاس میں مانیٹر رہا۔

سوال: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستگی کب اور کس طرح ہوئی؟

امین عطّاری: میری یادداشت کے مطابق حیدرآباد میں ہمارے محلے کی مسجد سے ہی دعوتِ اسلامی کے دینی کام کی ابتدا ہوئی تھی۔ میرا مسجد آنا جانا بھی تھا اور میں نعت بھی پڑھتا تھا، رمضانُ المبارک میں سحری کے وقت مائک پر کلام پڑھنے کا سلسلہ بھی تھا۔ 1982ء یا 1983ء کی بات ہے، حیدرآباد کے علاقے میمن سوسائٹی کی مریم مسجد میں امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی آمد ہوئی جہاں میری بھی شرکت ہوئی تھی۔ اسی اجتماع میں امیرِ اہلِ سنّت سے بیعت ہونا بھی مجھے یاد پڑتا ہے، بہرحال ان دنوں میں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے منسلک ہوا تھا۔ 1985ء میں جب میں کراچی آیا تو یہاں مجھے اس طرح کا دینی ماحول

نہیں ملا اس لئے تقریباً 5 سال میں دینی ماحول سے دور رہا اور پھر 1990ء میں دوبارہ وابستگی نصیب ہوئی۔

سوال: دوبارہ وابستگی کا کیا سبب بنا؟

امین عطاری: ان دنوں کراچی میں لسانی فسادات، ہڑتالوں اور کرفیو کا سلسلہ رہتا تھا۔ ہمارے علاقے میں محمد امین نام کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی تھے جو ہمیں نیکی کی دعوت دیتے تھے، ہفتہ وار اجتماع، نماز اور درس وغیرہ کے لئے بلاتے تھے۔ ایک دن ان کی دعوت پر میں نے نیت کی اور پھر ہم کرفیو کے دوران ریگل چوک صدر سے پیدل گلزارِ حبیب مسجد سولجر بازار ہفتہ وار اجتماع میں آئے تھے۔ کرفیو کی وجہ سے اجتماع میں کم تعداد شریک تھی، ہم نے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے بیان اور ذکر و دعا میں شرکت کی۔ محمد امین بھائی نے جب میرا جذبہ دیکھا تو مجھے مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کی ترغیب دلائی اور یوں میری دینی ماحول سے وابستگی مضبوط ہوتی چلی گئی۔

سوال: امیرِ اہلِ سنّت سے آپ کی پہلی ملاقات کب ہوئی تھی؟

امین عطاری: 1982، 83 میں زیارت تو ہوئی تھی لیکن ملاقات کا یاد نہیں۔ مجھے مدنی ماحول میں لانے والے امین بھائی جب جب ممکن ہوتا امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کی زیارت کرواتے تھے۔ 1990ء میں جبکہ ابھی میں نے داڑھی نہیں رکھی تھی لیکن ہفتہ وار اجتماع میں آنا شروع کر دیا تھا، یہ مجھے شہید مسجد کھارادر لے کر گئے اور وہاں پہلی بار ملاقات کی سعادت ملی تھی۔

سوال: آپ اپنے والدین میں سے کس کے زیادہ قریب تھے؟

امین عطاری: والد صاحب مرحوم ایک اصولی باپ کی طرح تربیت فرماتے تھے جبکہ قلبی طور پر لگاؤ اور دل کی باتیں شیئر کرنے کے حوالے سے امی جان سے زیادہ قرب رہا ہے۔ اللہ پاک میری ماں کا سایہ سلامت رکھے، امی جان ہم بھائیوں میں سے میرے پاس رہتی ہیں، آج بھی گھر سے آتے ہوئے ان کے ہاتھ چومنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ آج بھی اگر گھر میں اطلاع کئے بغیر میں زیادہ وقت باہر رہوں تو زیادہ فکر میری ماں کو ہی ہوتی ہے۔ یقیناً ماں باپ کا رشتہ ایسا ہوتا ہے جو اولاد کو جوڑ کر رکھتا ہے۔ میں ایک فیملی کو جانتا ہوں جس میں بیٹے بیٹیاں بھی بڑھاپے کی دہلیز پر پہنچ چکے ہیں اور الگ الگ رہتے ہیں لیکن آج بھی ایک مقررہ دن پر وہ سب اپنی ماں کے پاس جمع ہوتے ہیں۔

سوال: آپ کے بچّوں کی امی کو آپ سے کیا شکایت رہتی ہے؟

امین عطاری: فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت کی بدولت گھر والوں سے ہمیشہ سپورٹ اور تعاون ملا ہے۔ 1992 میں میری شادی ہوئی تھی، 30 سال ہونے والے ہیں لیکن مجھے یاد نہیں کہ کبھی کوئی شکوہ کیا گیا ہو۔

سوال: پچھلے دنوں آپ نے اپنے بڑے بیٹے حسن رضا کی شادی کی، آپ کو نہیں لگتا کہ بہت چھوٹی عمر میں آپ نے ان کی شادی کر دی؟

امین عطاری: ان کے ابو کی شادی بھی تقریباً اسی عمر میں ہوئی تھی۔ شرعی طور پر یہی ترغیب ہے کہ اولاد کی شادی جلد کر دی جائے اور ہمارے یہاں میمنوں میں بھی اسی کا رواج ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں خود نانا بھی بن چکا ہوں۔ جلدی شادی ہو جائے تو انسان کے بڑھاپے سے پہلے اس کی اولاد جوان ہو جاتی ہے اور اس کا سہارا بنتی ہے، اگر شادی ہی لیٹ کی جائی تو انسان بڑھاپے میں بھی بچّے پالنے اور انہیں جوان کرنے کی فکر میں مگن رہتا ہے۔

سوال: یہ بتایئے کہ رکنِ شوریٰ بننے کے لئے آپ نے کیا کوششیں کی تھیں؟

امین عطاری: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مرکزی مجلسِ شوریٰ سمیت کسی بھی سطح کی ذمہ داری کے لئے کوئی سفارش یا لابنگ وغیرہ نہیں کی جاتی بلکہ تنظیمی طریقۂ کار کے مطابق صلاحیت اور دینی خدمات کی بنیاد پر ذمہ داری دی جاتی ہے۔ میں اس وقت پاکستان مشاورت میں شامل تھا، مکتبۃُ المدینہ، اسلامی بہنوں کے دینی کاموں اور مدرسۃُ المدینہ کی ذمہ داری بھی میرے پاس تھی لیکن مرکزی مجلسِ شوریٰ کی رکنیت ملنا میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ مجھے سن 2006ء مطابق 9 ربیعُ الاول کو مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشورے میں بلایا گیا تھا، جب میں وہاں پہنچا تو سب اُٹھ کر ملنے اور مبارک باد دینے لگے جس پر مجھے حیرت ہوئی، تب معلوم ہوا کہ مجھے مرکزی مجلسِ شوریٰ میں شامل کر لیا گیا ہے۔

سوال: رکنِ شوریٰ بننے پر کس کس کو مٹھائی کھلائی تھی؟

امین عطاری: غالباً میں نے اپنے گھر میں بھی اس بات کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جب مجھے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کی طرف سے بیعت کے لئے وکالت ملی تو ایک سال کے بعد جب میرے گھر والوں کو کسی اسلامی بہن نے اپنے بچّوں کو بیعت کروانے کیلئے پرچی دی اور انہوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے انہیں بتایا کہ مجھے وکیلِ عطار

ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اسی طرح شروع سے یہ عادت ہی نہیں ہے کہ گھر میں تنظیمی معاملات کا غیر ضروری ذکر کیا جائے۔

سوال: آپ کو دیکھا گیا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے تقریباً ہر کام میں پیش پیش ہوتے ہیں، مدنی مرکز کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہیں، اس میں کیا حکمت ہے؟

امین عطاری: امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ اور دعوتِ اسلامی کے ہم پر اتنے احسانات ہیں کہ اگر ہم اپنی جان بھی دے دیں تو شاید ان احسانات کا بدلہ نہ اتار سکیں۔

سوال: آپ کے پاس کون کون سی تنظیمی ذمہ داریاں رہی ہیں؟

امین عطاری: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ذیلی نگران سے لے کر رکنِ شوریٰ تک تقریباً تمام ذمہ داریاں میرے پاس رہی ہیں۔

سوال: عموماً جب بڑی ذمہ داری ملتی ہے تو فطری طور پر انسان کو خوشی ہوتی ہے لیکن ذمہ داری واپس لئے جانے پر دھچکا لگتا ہے، اس موقع پر کیا ذہن بنانا چاہئے؟

امین عطاری: اللہ پاک نگرانِ شوریٰ کو سلامت رکھے، انہیں امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا خصوصی قرب ملا ہے اور یہ پیر و مرشد کی سوچ کو آگے منتقل کرتے ہیں۔ آپ نے جو سوال کیا اس کے بارے میں نگرانِ شوریٰ کا ایک بہت پیارا جملہ ہے: مدنی مرکز جو دے وہ لے لو اور جو لے وہ دے دو۔

سوال: دعوتِ اسلامی کے وہ کون سے دینی کام ہیں جن میں آپ کی ذاتی دلچسپی ہے اور وہ کام کرنے میں مزہ آتا ہے؟

امین عطاری: بعض افراد کی طبیعت ایسی ہوتی ہے کہ وہ بڑی ذمہ داری پر آکر چھوٹی سطح کے کاموں سے دور ہو جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں اپنی طبیعت میں یہ بات نہیں پاتا۔ میں آج بھی فجر کے لئے جگاتا ہوں، تفسیر کے حلقے اور درس و بیان میں شرکت کرتا ہوں۔

سوال: آپ فجر کے تفسیر کے حلقے میں کس مسجد میں شرکت کرتے ہیں؟

امین عطاری: آج کل تو عموماً فیضانِ مدینہ میں شرکت ہے لیکن مختلف علاقوں میں جاکر شریک ہونے کا بھی سلسلہ رہتا ہے۔

سوال: کراچی شہر تو بہت بڑا ہے، آپ کہاں کہاں جاتے ہیں؟

امین عطاری: میں فجر میں گلشنِ حدید بھی گیا ہوں، کورنگی لانڈھی وغیرہ کئی علاقوں میں فجر کے بعد لگنے والے تفسیر کے حلقے میں حاضری ہوئی ہے۔

سوال: نمازِ فجر اور تفسیر کے حلقے کی اس قدر پابندی کا کیا سبب ہے؟

امین عطاری: جب دینی ماحول سے وابستگی ہوئی تو مجھے ماحول میں لانے والے اسلامی بھائی محمد امین ہمارے یہاں فجر کے لئے جگانے آتے تھے۔ پہلے پہل انہوں نے میرا نمازِ فجر کے لئے اٹھنے کا ذہن بنایا، پھر چند دن بعد کہا کہ آپ اُٹھ جاتے ہیں تو گیلری کی لائٹ جلادیا کریں تاکہ مجھے تسلی ہو جائے، میں نے ایسا کرنا شروع کر دیا۔ مزید چند دن بعد انہوں نے میرا ذہن بنایا کہ جب آپ اُٹھ ہی جاتے ہیں تو مسجد میں آکر باجماعت نماز پڑھ لیا کریں، ان کے سمجھانے پر میں نے مسجد میں باجماعت نمازِ فجر پڑھنا شروع کر دی۔ یہ اسلامی بھائی فجر پڑھ کر صف میں مجھے دیکھتے تھے، اگر میں نہ آیا ہوتا تو یہ مجھے اُٹھانے کیلئے دوبارہ آتے تھے کہ کہیں میری نماز قضا نہ ہو جائے۔ ان کے اس عمل کے باعث مجھے فکر رہتی کہ فجر میں اُٹھنا ہے، گیلری کی لائٹ جلانی ہے اور مسجد میں جاکر باجماعت نماز پڑھنی ہے ورنہ یہ دوبارہ اٹھانے آئیں گے، اس طرح شروع سے ہی نمازِ فجر باجماعت کے لئے مسجد میں حاضری کی عادت بن گئی۔

سوال: آپ نے فجر کے حلقے میں ترجمہ و تفسیرِ قراٰن کی تکمیل میں بھی شرکت کی ہے؟

امین عطاری: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے محلے کی جامع مسجد اقصیٰ میں ترجمۂ قراٰن کنزُالایمان کے ساتھ 2 مرتبہ خزائنُ العرفان، ایک مرتبہ نورُ العرفان اور ایک مرتبہ صراطُ الجنان کا ختم ہو چکا ہے۔

سوال: آپ کا نمازِ جنازہ میں شرکت کا کافی معمول دیکھا گیا ہے، اس میں کیا حکمت ہے؟

امین عطاری: 1992 میں ہماری فیملی حیدرآباد سے کراچی شفٹ ہوگئی تھی لیکن والد صاحب ابھی وہیں تھے کیونکہ ہماری دکان کی فروخت سے متعلق بات چیت چل رہی تھی۔ والد صاحب جمعرات کو کراچی آتے تھے اور ہفتے کو چلے جاتے تھے۔ انہی دنوں وہ کراچی آئے اور جمعہ و ہفتہ کی درمیانی رات ان کا انتقال ہوگیا۔ میں نیا نیا ماحول میں آیا تھا، صبح جب اسلامی بھائیوں کو معلوم ہوا تو وہ گھر آگئے اور مجھے ساتھ رکھ کر غسلِ میت دیا۔ اللہ پاک کے کرم سے والد صاحب کی نمازِ جنازہ بھی مجھے پڑھانے کی سعادت ملی۔ اس موقع پر دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی قدر ہوئی اور یہ ذہن بھی بنا کہ کسی کے یہاں موت میت میں ضرور

شرکت کرنی چاہئے۔ اللہ پاک کی عطا کردہ توفیق سے مجھے کثیر تعداد میں نمازِ جنازہ میں شرکت اور مُردوں کو غسل دینے کی سعادت بھی نصیب ہوئی ہے۔

سوال: اس وقت آپ کے پاس تنظیمی تقسیم کے مطابق 4 زون، 40 کابینہ، 120 ڈویژن جبکہ تقریباً 500 علاقے اور 5000 ذیلی حلقے ہیں، گویا ہزاروں اسلامی بھائی آپ سے وابستہ ہیں۔ اس قدر کثیر تنظیمی مصروفیات کے باوجود آپ نمازِ جنازہ میں شرکت کا وقت کیسے نکال لیتے ہیں؟

امین عطاری: میرے والد صاحب کے انتقال کے بعد ایک رات امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ تعزیت کیلئے ہمارے گھر تشریف لائے تھے لیکن ہم گھر والے سو چکے تھے۔ جب صبح اُٹھے تو دروازے میں ایک پرچی دیکھی جس میں امیرِ اہلِ سنّت نے دعائیں دی تھیں اور لکھا تھا کہ میں حاضر ہوا تھا مگر آپ آرام کررہے تھے۔ آج بھی امیرِ اہلِ سنّت کا یہ معمول ہے کہ آپ صوتی پیغامات کے ذریعے کثیر اسلامی بھائیوں سے عیادت اور تعزیت فرماتے ہیں۔ جب ہمارے پیر صاحب اپنی اتنی مصروفیات میں سے لوگوں کی دل جوئی کے لئے وقت نکالتے ہیں تو ہم کیوں نہ ایسا کریں۔ دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائیوں کو بالخصوص دکھ اور غم کے مواقع پر ہماری زیادہ ضرورت ہوتی ہے، ایسے موقع پر اگر ہم سُستی کریں تو خدانخواستہ کہیں وہ بدظن ہو کر دینی ماحول سے دور نہ ہو جائیں۔

سوال: دنیا کے کن کن ملکوں میں جانا ہوا ہے؟

امین عطاری: عرب شریف حاضری کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے حوالے سے متحدہ عرب امارات، سری لنکا، ملائیشیا، چین، ہانگ کانگ، ساؤتھ کوریا، موزمبیق اور کینیا جانا ہوا ہے۔

سوال: آپ اپنی داڑھی پر مہندی کیوں نہیں لگاتے؟

امین عطاری: میں پہلے مہندی لگاتا تھا، پھر ایک بار امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے تحریری پیغام آیا کہ اگر آپ داڑھی سفید کرلیں تو آپ پر جچے گی، اس کے بعد میں نے مہندی لگانا چھوڑ دی۔

سوال: دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران کو ترغیب دلائی جاتی ہے کہ اپنا متبادل تیار کریں، اس کی کیا وجہ ہے؟

امین عطاری: یہ تو دنیا کا بھی رواج ہے کہ اگر باپ کا کاروبار ہے تو وہ اپنے بیٹے کو کاروبار سنبھالنے کے لئے تیار کرتا ہے تاکہ اس کے مرنے کے بعد کاروبار تباہ نہ ہو جائے۔ جب دنیوی کاروبار کرنے والوں کو بھی یہ فکر ہوتی ہے کہ میرے مرنے کے بعد میرا کاروبار سنبھالنے والا کوئی ہونا چاہئے، تو ہم اپنے دینی کاموں کے حوالے سے یہ فکر کیوں نہ کریں۔ ہمیں دعوتِ اسلامی کا نظام ایسا بنانا ہے کہ ہم زندہ رہیں، مر کر دنیا سے چلے جائیں یا خدانخواستہ جیتے جی کسی وجہ سے دین کا کام نہ کرسکیں تو ہمارے بعد بھی گلشنِ عطار ہرا بھرا الہلہاتا رہے اور اس پر خزاں کا اثر نہ ہو۔ اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہر ذمہ دار اسلامی بھائی اسلامی بہن اپنا متبادل بنا کر پیش کرے۔

ایک مرتبہ نگرانِ شوریٰ نے متبادل پیش کرنے سے متعلق بہت کارآمد مدنی پھول عطا فرمائے تھے کہ متبادل کا نام پیش کرنا صرف رسمی طور پر نہیں ہونا چاہئے بلکہ جس طرح ہم اپنی بیٹی کا رشتہ دینے کے لئے اچھی طرح سوچ بچار اور چھان پھٹک کرتے ہیں اسی طرح متبادل پیش کرنے کے لئے بھی خوب سوچنا چاہئے۔

دعوتِ اسلامی میں کسی کے پاس ساری عمر کیلئے ذمہ داری نہیں ہوتی بلکہ اس کی ایک مدت مقرر ہوتی ہے، مدت پوری ہونے کے بعد ذمہ دار تبدیل ہوجاتا ہے یا پھر سابقہ ذمہ دار کو ہی دوبارہ مقرر کردیا جاتا ہے۔

سوال: ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین کے لئے کوئی پیغام دینا چاہیں؟

امین عطاری: ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی سالانہ بکنگ کروانے اور اس کا مطالعہ فرمانے والوں کو میری طرف سے مبارک باد ہو کہ وہ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی دعاؤں کے مستحق ہوئے کیونکہ جو اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی بکنگ کرواتے اور اس کا مطالعہ کرتے ہیں تو امیرِ اہلِ سنّت انہیں ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ میرا ذاتی مشاہدہ یہ ہے کہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں چونکہ مختلف علمائے کرام کی تحریریں ہوتی ہیں اس لئے ہر تحریر سے ایک الگ Taste ملتا ہے جبکہ بعض رائٹرز ایسے ہیں جن کے مضمون کا انتظار ہوتا ہے کہ اس بار انہوں نے کیا لکھا ہے۔ اللہ پاک ان سب کے قلم میں برکت عطا فرمائے، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے فیوض و برکات ہمیں اور ہماری نسلوں کو عطا فرمائے۔ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین سے میری گزارش ہے کہ گھر کے تمام افراد کو یہ ماہنامہ پڑھوانے کی ترکیب بنائیں تاکہ انہیں بھی اس کے فیوض و برکات نصیب ہوں۔

تُرکی کا سفر (قسط:02)

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

18 فروری 2021ء بروز جمعرات سلطان محمد فاتح رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار پر حاضری کے بعد ہم عاشقانِ رسول کے ایک ادارے کے ذمہ داران سے ملنے گئے جو پاکستان میں بڑی تعداد میں قراٰنِ کریم تقسیم کرنا چاہتے تھے۔ کافی دیر تک ان سے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں سے متعلق مشاورت کا سلسلہ رہا اور قراٰنِ کریم سے متعلق بھی بڑی شاندار گفتگو ہوئی، اس کے بعد ہم اپنی قیام گاہ پر واپس آگئے۔

ان دنوں ترکی میں کرونا وائرس کی وجہ سے رات 9 بجے لاک ڈاؤن لگادیا جاتا تھا اور تقریباً تمام کاروبار بند ہوجاتا تھا۔ رات ہم نمازِ عشا کے بعد جلد سو گئے۔

نمازِ فجر میں نمازیوں کی بہار: اگلے دن 19 فروری 2021ء بروز جمعہ بھی ہم نے نمازِ فجر حضرت سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہُ عنہ کے مزار شریف والی مسجد میں ادا کی، مسجد میں اوپر نیچے تمام فلور نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ نمازِ فجر کے بعد ذکر و اذکار اور دعا کا سلسلہ ہوا۔ ماشآءَ اللہ ترکی کے عاشقانِ رسول میں نمازوں کا شوق، عشقِ رسول اور اولیائے کرام سے محبت کے جذبات قابلِ رشک ہیں۔ اللہ کرے کہ ہمارے پیارے ملک پاکستان میں بھی سارا سال نمازِ فجر میں بھی مساجد نمازیوں سے بھری ہوئی ہوں۔

یہاں ہماری ملاقات کراچی سے زیارتوں کیلئے ترکی آنے والے ایک قافلے سے ہوئی، ہم سب نے مل کر مزار شریف پر حاضری دی، نعت خوانی کا سلسلہ ہوا، صلوٰۃ و سلام پڑھا گیا اور اجتماعی دعا مانگی گئی۔

یہاں سے اپنی رہائش گاہ آکر ہم نے کچھ دیر آرام کیا اور ناشتے وغیرہ سے فارغ ہوکر بورصہ (Bursa) کا سفر شروع کیا۔ یہ سفر ایک تیز رفتار کشتی (Speedboat) کے ذریعے تقریباً 2 گھنٹے میں ہوا۔ بورصہ میں صاحبِ روح البیان حضرت اسماعیل حقی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:1127ھ) سمیت کئی بزرگانِ دین کے مزارات ہیں۔ اللہ پاک نے بورصہ کو انتہائی خوبصورت نظاروں سے نوازا ہے۔ یہاں سے ہم نے اپنے گھر والوں کے لئے کچھ تحائف بھی خریدے۔

سلطنتِ عثمانیہ کے بانی: بورصہ (Bursa) میں ہم سلطنتِ عثمانیہ کے بانی سلطان عثمان غازی کے مزار پر بھی حاضر ہوئے۔ سلطنتِ عثمانیہ مسلمانوں کی بہت بڑی سلطنت تھی جو سلطان عثمان غازی کے نام پر قائم ہوئی اور اس کا مرکز ترکی رہا۔ اِس وقت پوری دنیا میں کسی ملک کا رقبہ سلطنتِ عثمانیہ کے برابر نہیں ہے، عرب شریف سمیت موجودہ مسلمان ملکوں میں سے اکثر اس سلطنت کا حصہ تھے۔ خاص بات یہ تھی کہ حرمین شریفین یعنی مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ میں بھی سلطنتِ عثمانیہ کی خدمت تھی اور جب تک وہاں ان حضرات کی خدمت کا سلسلہ رہا، حرمینِ طیّبین میں عاشقانہ و صوفیانہ رنگ نمایاں طور پر ظاہر رہا۔

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے وِڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

* رکن شوریٰ ونگران مجلس مدنی چینل
https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

خوش نصیبی سے ہمیں اس سفر میں شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی صاحب کی رفاقت حاصل تھی۔ سلطان عثمان غازی کے مزار کے پاس مفتی صاحب نے سلطنتِ عثمانیہ کی تاریخ سے متعلق نہایت اہم اور ایمان افروز معلومات بیان فرمائیں۔

بورصہ میں مزارات پر حاضری کے بعد واپس اپنی رہائش استنبول میں آ گئے۔

استنبول سے قونیہ روانگی: 20 فروری بروز ہفتہ صبح 8 بجے کی ٹرین کے ذریعے ہم استنبول سے قونیہ کے سفر پر روانہ ہوئے، یہ سفر تقریباً 5 گھنٹے کا تھا۔ سفرِ مدینہ کے دوران امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے ساتھ بھی اس طرح کی جدید اور تیز رفتار ٹرین میں سفر کی سعادت نصیب ہوئی تھی، اللہ کریم پھر سے سفرِ مدینہ نصیب فرمائے۔

قونیہ میں کئی اولیائے کرام مدفون ہیں اور بالخصوص یہاں مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 672ھ) کا مزار شریف موجود ہے۔ میں نے کئی بار ترکی کا سفر کیا ہے لیکن قونیہ جانے کا موقع نہیں ملا تھا اس لئے مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار پر حاضری کی بہت تمنا تھی۔ دوپہر تقریباً ایک بجے ہم قونیہ پہنچے تو یہاں نہایت خوشگوار موسم تھا۔

صفائی کا انتظام: ترکی کے مسلمانوں میں مساجد اور مزاراتِ اولیا کے ادب کے کئی نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ہم مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے تو باہر مخصوص قسم کی تھیلیاں دی جاتی تھیں تاکہ انہیں جوتوں پر چڑھا لیا جائے اور جوتوں سے مٹی وغیرہ اندر نہ گرے۔ کاش! ہمارے یہاں بھی اس طرح کا کوئی سلسلہ شروع ہو جائے۔

روحانی کیفیت کا احساس: ہم مزار شریف کی عمارت میں داخل ہوئے تو دل میں ایک عجیب قسم کی روحانیت کا احساس ہوا۔ عمارت کے اندر مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ کے علاوہ بھی کئی مزارات موجود تھے جن میں سے بعض پر سبز اور بعض پر سفید عمامے رکھے ہوئے تھے۔ ہمیں بتایا گیا کہ سبز عماموں والے مزارات آپ کی اولاد کے جبکہ سفید عماموں والے آپ کے شاگردوں کے ہیں۔

تبرکات کی زیارت: مزار شریف پر حاضری کے دوران کئی تبرکات کی زیارت بھی ہوئی جن میں 750 اور 550 سال پہلے ہاتھ سے لکھے گئے قراٰنِ کریم کے نسخے بھی شامل ہیں، یہیں مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ کے جبہ مبارک اور ٹوپی کی زیارت بھی ہوئی۔

تذکرہ مولانا روم: مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے بزرگ اور عاشقِ رسول تھے۔ ترکی میں جب مطلقاً صرف "مولانا" کہا جائے تو اس سے آپ ہی کی ہستی مراد لی جاتی ہے۔

مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ، آپ کے والد اور دادا تینوں کا نام محمد ہے، یعنی آپ محمد بن محمد بن محمد ہیں۔ آپ کے والدِ ماجد بھی اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم تھے، بہاؤالدین کے لقب سے مشہور تھے اور بلخ سے تعلق رکھتے تھے۔ مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت بھی بلخ میں ہوئی اور آپ نے زیادہ تر علوم اپنے والد سے ہی حاصل کئے۔ تقریباً 20 سال کی عمر میں ہی مختلف علوم و فنون میں مہارت کے سبب آپ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ بعد میں سلطان علاؤ الدین کیکباد کی درخواست پر آپ بلخ سے قونیہ تشریف لائے اور باقی زندگی یہاں گزاری۔ یہاں آپ کے خطبۂ جمعہ اور درس و بیان کی شہرت رہی لیکن آج کل لوگ آپ کو "مثنوی مولانا روم" کے حوالے سے پہچانتے ہیں۔

مثنوی مولانا روم کم و بیش 8 ہزار سے زیادہ فارسی اشعار پر مشتمل ہے۔ مثنوی شریف سے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ اصل میں مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ کے پیر و مرشد مولانا شمس تبریز رحمۃُ اللہِ علیہ کے اسرار تھے جنہیں مولانا روم کی زبان سے بیان کیا گیا۔ مثنوی شریف کو دنیا کی سو بہترین کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف کے بعد ہم قریب ہی واقع ان کے پیر و مرشد مولانا شمس تبریز رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 645ھ) کے مزار پر بھی حاضر ہوئے۔ مولانا روم اور مولانا شمس تبریز رحمۃُ اللہِ علیہما دونوں بزرگوں کے مزارات کے پاس مفتی قاسم صاحب نے ان بزرگوں کی سیرت اور مولانا روم کی اپنے پیر و مرشد کے دامن سے وابستگی اور والہانہ عقیدت سے متعلق نہایت کارآمد معلومات فراہم کیں۔

اللہ کریم ان بزرگوں کے مزارات پر انوار و تجلیات کی بارش برسائے اور ان مبارک ہستیوں کے طفیل ترکی میں دعوتِ اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پیلیا
(Jaundice)

ڈاکٹر اُمِّ سارِب عطّاریہ*

یرقان کا مطلب ہے جلد اور جسم کے ریشوں اور مائعات کا زرد ہو جانا، اسے پیلیا بھی کہتے ہیں یہ زرد رنگ جلد اور آنکھوں کے سفید حصّے میں زیادہ نظر آتا ہے، اس کا سبب جسم میں اور خون میں بلیروبن (Bilirubin) کی مقدار کا بڑھ جانا ہے۔

نوزائیدہ بچّوں میں یرقان (Neonatal jaundice):

بچّے جب پیدا ہوتے ہیں تو ان کے جسم میں سرخ خون کے خُلیوں (Red blood cells) کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اور پیدا ہونے کے بعد انہیں آکسیجن کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے والے خون کے ان سُرخ خلیوں (جن کے اندر ہیموگلوبن Hamoglobin موجود ہے) کی اتنی زیادہ ضرورت نہیں پڑتی، جتنی انہیں ماں کے پیٹ میں ہوتی ہے، اب یہ زائد سُرخ خلیے ٹوٹتے ہیں اور پھر ان کے اندر موجود ہیموگلوبن خارج ہو کر بلیروبن میں تبدیل ہوتی ہے اور پھر اس کی مقدار بڑھ جاتی ہے، یہ عمل زیادہ تر جگر (Liver) کے اندر ہوتا ہے، زندگی کے پہلے چند دنوں میں نومولود (Newborn) بچّے کو یرقان ہوتا ہے، یہ نقصان دہ بھی نہیں ہوتا، لیکن پھر بھی کچھ وجوہات ہیں، جن کی وجہ سے Bilirubin کی مقدار بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور بچّوں کو ڈاکٹر کے پاس لے جانا اور ٹیسٹ کرانا لازمی ہو جاتا ہے۔

ایسی صورت میں ممکنہ علاج جو گھر پر کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے، بچے کو ماں کا دودھ پلانا چاہئے جتنا زیادہ ممکن ہو، یرقان کے باعث بچے کی جلد اور آنکھوں کی رنگت زرد ہو جاتی ہے، اس سے بچّہ غنودگی میں رہتا ہے، کبھی کبھی شدید یرقان میں مبتلا بچّوں کو ایک کیفیت رونما ہوتی ہے، جسے کیرنیکٹرس (Kernicterus) کہتے ہیں، ایسے بچّے کے دماغ اور سماعت (Hearing) کو نقصان ہو سکتا ہے، یہ ہوتا بہت کم بچّوں میں ہے، لیکن ایسے بچّوں کو فوری طور پر ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہئے، ڈاکٹر بچہ کا معائنہ کرتا ہے اور جسم میں بلیروبن کی مقدار چیک کرنے کے لئے ایک سادہ سا خون کا ٹیسٹ (Liver function test) کرواتا ہے، ٹیسٹ کے نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے ڈاکٹر علاج تجویز کرتا ہے۔

فوٹو تھراپی / روشنی سے طریقہ علاج (Phototherapy):

بچّے کے کپڑے اُتار کر اس کی آنکھوں کو ڈھانپ کر اسے ایک مخصوص روشنی کے سامنے لایا جاتا ہے، بچّے کی جلد اور خون یہ شعاعیں جذب کرتے ہیں، ان شعاعوں سے بلیروبن ایک ایسی صورت میں تبدیل ہو جاتی ہے، جو کہ پانی میں حل ہو سکتی ہے اور پھر بچہ کا جسم اس سے پیشاب یا پاخانہ کے ذریعہ نجات حاصل کر لیتا ہے۔

یہ طریقہ علاج گھر پر سورج کی روشنی کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے، جب یرقان کم ہو، سورج کی پہلی کرنیں یعنی جیسے ہی سورج طلوع ہو تو بیس منٹ تک اور پھر غروب ہونے سے بھی بیس منٹ پہلے تک سورج کی شعاعیں بچّے کے جسم کو لگنے سے بھی یرقان میں کمی آجاتی ہے۔

* سندھ گورنمنٹ ہاسپٹل، کراچی

چند ضروری باتیں:

1 پیدائش کے ابتدائی ایّام میں بچّے کو تھوڑی تھوڑی دیر میں ماں کا دودھ پلانا چاہئے، اس سے شدید نوعیت کے یرقان کے خطرے کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

2 اگر بچّہ بہت زیادہ سُست یا ڈھیلا نظر آرہا ہے، بچّہ دودھ ٹھیک طرح سے نہیں پی رہا یا اس میں پانی کی کمی کے آثار نظر آرہے ہیں، بچّہ قے کررہا ہے یا پھر اس کو بخار ہے تو بچّے کے ڈاکٹر سے فوری رابطہ کریں۔

3 اگر علاج کے بعد ڈاکٹر دوبارہ اسپتال میں آنے کا کہیں، تاکہ بچے کا بلیروبن دوبارہ چیک کیا جاسکے تو بے حد احتیاط سے ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کریں۔

ہیپاٹائٹس (Hepatitis):

جگر کی سوجن کو ہیپاٹائٹس کہتے ہیں، جگر جسم کا وہ حصّہ ہے جو خوراک کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے، ہیپاٹائٹس جگر کے کام کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتا ہے، یہ فاضل مادہ اور ٹاکسن (Toxins) کو جسم سے اخراج کراتا ہے اور جسم میں ضروری اجزا (Necessary nutrients) کو خون میں جذب بھی کرتا ہے اور طاقت اور توانائی بھی پیدا کرتا ہے، اگر جگر میں کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے تو بھی پیلیا/یرقان ظاہر ہوتا ہے۔

زیادہ تر بچّوں میں ہیپاٹائٹس وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے، جس کی مختلف اقسام ہیں، لیکن بچوں میں بہت زیادہ عام قسم ہیپاٹائٹس A ہے، چھوٹے بچوں میں جو علامات ظاہر ہوسکتی ہیں، وہ یہ ہیں:

1 زکام جیسی علامات یعنی سر درد، بخار 2 شدید تھکاوٹ 3 اُلٹیاں 4 معدے کی خرابی 5 بھوک نہ لگنا 6 گہرا پیشاب 7 خارش 8 جلد اور آنکھوں کا پیلا ہوجانا 9 پسلیوں کے نیچے جگر کی طرف یعنی سیدھی طرف درد اور پٹھوں میں درد۔

بڑے بچّوں میں یہ جراثیم بہت معمولی ہوتے ہیں اور اکثر یہ علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔

وجوہات (Causes):

ہیپاٹائٹس A زیادہ تر ایسے کھانے یا پانی سے پھیلتا ہے، جس میں فُضلاتی مادہ شامل ہو، اس میں دودھ، کچی سبزیاں اور بغیر دھوئے پھل بھی شامل ہیں۔

اس کے علاوہ ڈائپر تبدیل کرنے، واش کروانے کے بعد ہاتھوں کو صابن سے نہ دھونا اور ان ہی ہاتھوں سے کھانے کی چیزیں پکڑ کر بچّوں کو کھلانا، گندے پانی کی مچھلیاں کھانے سے بھی یہ جراثیم پھیلتا ہے اور یہ جسم میں داخل ہوکر جگر پر حملہ کرتا ہے۔

ہیپاٹائٹس A کا علاج:

بچّے کی گھر پر اچھی دیکھ بھال کریں، ہیپاٹائٹس A کی کوئی ادویات نہیں، اگر آپ کا بچّہ کمزور اور تھکاوٹ کا مارا ہے، تو اسے بستر پر ہی رہنے دیں اور آرام کرنے دیں، پانی کی کمی سے بچّے کو بچانے کے لئے ہر تھوڑی تھوڑی دیر بعد اسے پانی پلائیں، اگر بچّہ اُلٹیاں کررہا ہے تو اُلٹی کی دوائی ڈاکٹر کے مشورے سے دیں، جسم کا مدافعتی نظام (Immune system) وائرس کو خود ہی ختم کردے گا، زیادہ تر بچّے ایک سے دو ہفتے میں ٹھیک ہوجاتے ہیں اور ہیپاٹائٹس A سے جگر کو زیادہ نقصان نہیں ہوتا، جبکہ B اور C زہریلے ہیپاٹائٹس ہیں، جو جگر کو نقصان پہنچاتے ہیں اور ان کا علاج کافی لمبا عرصہ کرنا ہوتا ہے۔

خوراک اور حفاظتی ٹیکوں کی مدد سے بچاؤ (Preyention by diet/vaccination):

ہیپاٹائٹس A اور B سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکے موجود ہیں، خاندان کے سب افراد کو ٹیکہ لگوانا چاہئے، ہاتھ صابن سے اچھی طرح سے دھوئیں، کھانے کے برتنوں کو بھی اچھی طرح دھوئیں، اس سے وائرس کی روک تھام ہوسکتی ہے۔

اہم نکات (Important points):

1 ہیپاٹائٹس جگر کو صحیح طریقے سے کام کرنے سے روکتا ہے 2 ہیپاٹائٹس A بچّوں میں ہونے والی ایک عام قسم ہے اور زیادہ تر تھوڑی سی کمزوری اور تھکاوٹ کے بعد مریض خود ہی دو ہفتوں میں صحیح ہوجاتا ہے 3 ڈاکٹر کے مشورے سے اپنے بچے کا علاج کرائیں، زیادہ تر بچّے بغیر کسی تاخیر یا نقصان کے صحتیاب ہوجاتے ہیں 4 حفاظتی ٹیکہ، صفائی، صاف پانی اور صحیح ادویات کے استعمال سے آپ اپنے خاندان کو ہیپاٹائٹس A اور B سے بچاسکتے ہیں۔

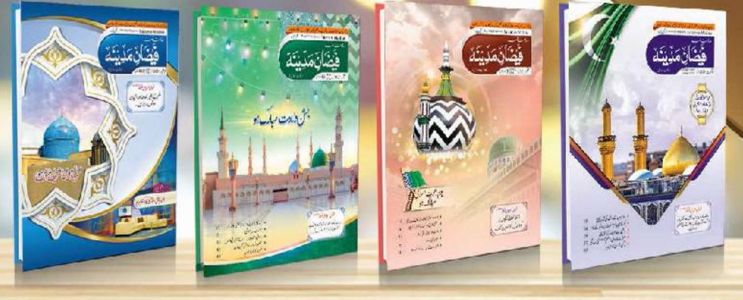

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے 5 سالہ مضامین کا جائزہ

مولانا بلال حسین عطاری مدنی*

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ ربُّ العزّت کے فضل و کرم اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نظرِ رحمت سے عاشقانِ رسول کی عظیم تحریک دعوتِ اسلامی علمِ دین کے فروغ کیلئے کثیر پلیٹ فارمز پر مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک تحریر و تصنیف کی ایک خاص صِنف میگزین بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کی نگاہِ فیض اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تعاون سے ماہانہ میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر ماہ پابندی کے ساتھ جاری ہوتا ہے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)" کا پہلا شمارہ ربیعُ الآخر 1438ھ کی آٹھویں شب (مطابق 5 جنوری 2017ء) کو منظرِ عام پر آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ماہِ ربیع الاوّل 1443ھ میں اس کے پانچ سال مکمل ہوگئے، اب تک اس کی لاکھوں لاکھ کاپیاں شائع ہوچکی ہیں، علاوہ ازیں اس کی سافٹ کاپی (PDF) بھی لوگوں کی بہت بڑی تعداد کے پاس پہنچ جاتی ہے، سوشل میڈیا کے مختلف ذرائع واٹس ایپ اور فیس بک وغیرہ کے ذریعے بھی بے شمار لوگ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے مضامین سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ رجبُ المرجب 1439ھ سے اس کا انگلش ورژن اور شعبانُ المعظم 1440ھ سے گجراتی ورژن بھی جاری ہو رہا ہے۔ جبکہ عربی اور ہندی ماہنامہ کا آغاز رمضانُ المبارک 1442ھ مطابق اپریل 2021 سے ہوا۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی دینی، دُنیاوی، شرعی، اَخلاقی، نفسیاتی، معاشرتی، معاشی، اِنفرادی اور اجتماعی ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مہینے اوسطاً 25 سے زائد موضوعات پر کم و بیش 40 مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ تفسیر، شرحِ حدیث، فقہی مسائل کا حل، بچّوں کی کہانیاں، سماجی موضوعات پر اصلاحی مضامین، تاجروں کے لئے شرعی راہنمائی، خواتین کیلئے شرعی راہنمائی و دیگر خصوصی موضوعات، بُزرگانِ دین کی سیرت، دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں وغیرہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ہر شمارے کی زینت ہوتی ہیں۔ اللہ پاک کی رحمت سے دعوتِ اسلامی کے "ماہنامہ فیضان مدینہ" کو لوگ پڑھتے اور اپنی اصلاح کا سامان کرتے ہیں۔ دسمبر 2021ء میں ماہنامہ فیضان مدینہ کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عیسوی ماہ کے اعتبار سے 5 سال مکمل ہوگئے ہیں، اسی مناسبت سے گزشتہ پانچ سال کے مضامین کا ایک اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے 5 سالہ مضامین کا اجمالی جائزہ

1 **تفسیرِ قراٰنِ کریم:** قراٰن سرچشمۂ ہدایت ہے علم و عرفان کا مرکز ہے، ہر دور کے عُلَما نے تفاسیر لکھ کر عوام و خواص کو قراٰنی مفاہیم سے آگاہ کیا اور ہدایت کے راستے پر چلنا آسان کیا، ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں اس سلسلہ کے تحت شیخ التفسیر مفتی ابوصالح محمد قاسم عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی قراٰنِ کریم کی ایک یا چند آیات کی عام فہم اور جامع انداز میں تفسیر یا پھر کسی ایک موضوع پر کئی آیاتِ طیبات بیان فرماتے ہیں۔ اس سلسلے کے تحت تقریباً 60 مضامین شائع ہوچکے ہیں۔

2 **حدیث شریف اور اس کی شرح:** احکامِ شریعت کا دوسرا منبع و مأخذ احادیثِ رسول ہیں جن کی اہمیت و افادیت ہر دلِ مسلم پر ظاہر و آشکار ہے، ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں اس عنوان کے تحت ایک منتخب حدیث شریف کا ترجمہ اور اس کی مختصر شرح بیان کی جاتی ہے۔ اس سلسلے کے تحت شائع ہونے والے مضامین کی تعداد تقریباً 60 ہے۔

3 **اسلامی عقائد و معلومات:** اسلام کے بنیادی و ضروری عقائد سے درست آگاہی ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اسی ضرورت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے سلسلہ "اسلامی عقائد و معلومات" میں کسی بھی ایک اسلامی عقیدے کو مستند حوالوں سے مزیّن کرکے تفصیلاً ذکر کیا جاتا ہے۔ اس

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کے اکثر مضامین مولانا عدنان چشتی عطّاری مدنی کے قلم سے نکلے ہوئے ہیں جن کی تعداد 55 سے زائد ہے۔

4 **مدنی مذاکرے کے سوال جواب:** ذہن کی راہوں کو وسعت دینے اور افہام و تفہیم کا ایک بہترین طریقہ سوال جواب بھی ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے فیضانِ کرم کو پانے کا ایک ذریعہ بصورتِ سوال جواب بنام "مدنی مذاکرہ" بھی ہے اب تک اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 590 سوالات کے جوابات شائع ہوچکے ہیں۔

5 **فریاد:** ایسے باریک امور جن کو ہم چھوٹا سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں لیکن ان کے نقصانات آنے والی زندگی پر منفی اثرات ڈال دیتے ہیں، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے کالم "فریاد" میں ایسے ہی مسائل پر گفتگو کرکے انہیں اہمیت دینے کی درخواست وفریاد کی جاتی ہے یہ مضمون دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی کے بیانات، سلسلوں اور آڈیو میسجز وغیرہ کی روشنی میں تیار ہوتا ہے۔ ان مضامین کی تعداد تقریباً 58 ہے۔

6 **امیرِ اہلِ سنّت کے پیغامات:** ایک انسان کی زندگی میں جہاں راحت و سرور اور خوشیاں آتی ہیں وہیں اسے دکھ تکالیف اور رنج وغم کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ اپنے معتقدین و متوسلین اور مریدین کی جہاں مختلف انداز سے دلجوئی فرماتے اور انہیں نصیحتیں فرماتے ہیں، وہیں کسی کے ہاں حادثہ، بیماری یا انتقال ہوجانے پر اس کی تعزیت یا عیادت فرماتے اور دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ سلسلہ "پیغاماتِ امیرِ اہلِ سنّت" اور "تعزیت و عیادت" میں کچھ پیغامات کو شامل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح علما و مشائخِ کرام کے وصالِ پُرملال پر تعزیتی پیغامات بھی شاملِ اشاعت ہوتے ہیں۔ اب تک ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے جاری کردہ 235 سے زائد پیغامات شائع ہوچکے ہیں۔

7 **دارُ الافتاء اہلِ سنّت:** مسلمانوں کے شرعی مسائل اور دینی الجھنوں کا حل پیش کرنے میں "دارُ الافتاء اہلِ سنّت" کی خدمات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں، مفتیانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ تحریری، زبانی، فون کالز، واٹس ایپ، ای میل کے ذریعے امّتِ مسلمہ کی راہنمائی میں مصروف ہیں۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بھی سلسلہ "دارُ الافتاء اہلِ سنّت" کے تحت مختلف موضوعات پر 230 سوالات کے جوابات شائع ہوچکے ہیں جبکہ ان سوالات وجوابات کا جدا سے ایک مجموعہ بنام **"مختصر فتاویٰ اہلِ سنّت (قسط:01)"** بھی شائع ہوچکا ہے۔

8 **بچّوں اور بچیوں کے لئے:** بچے قوم کا مستقبل اور معمار ہیں، آنے والے وقت میں قوم کی باگ ڈور ان کے ہاتھوں میں ہوگی ان کی جتنی اچھی تربیت ہوگی، قوم کا مستقبل اتنا ہی شاندار ہوگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! بچّوں کی اسلامی تربیت کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں مختلف سلسلے پیش کئے جاتے ہیں، جن میں سے "جانوروں کی سبق آموز کہانیاں"، "روشن مستقبل"، "کیا آپ جانتے ہیں؟"، "ننھے میاں کی کہانی"، "بچّوں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحت"، "آؤ بچو حدیثِ رسول سنتے ہیں" اور "ایک واقعہ ایک معجزہ" کا نام نمایاں ہے۔ ان سلسلوں کے تحت مجموعی طور پر 250 سے زائد مضامین شائع ہوچکے ہیں۔

بچّوں کے مضامین اسلامک ریسرچ سینٹر کے شعبہ "بچّوں کی دنیا" کی جانب سے پیش کئے جاتے ہیں۔

9 **کچھ نیکیاں کمالے:** کسی بھی نیکی کو حقیر یا چھوٹا نہیں سمجھنا چاہئے، حدیثِ پاک میں ہے: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا یعنی کسی نیکی کو حقیر نہ جانو۔ (مسلم، ص1413، حدیث:2626) اسی بات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں ایک سلسلہ ایسی نیکیوں کے بیان پر بھی مشتمل ہے جو بظاہر عمل میں چھوٹی لیکن ثواب میں بہت عظیم ہوتی ہیں۔ اس سلسلے کے تحت شائع ہونے والے مضامین کی تعداد تقریباً 46 ہے۔

10، 11 **"معاشرے کے ناسور" اور "ہماری کمزوریاں":** ایک معاشرے کو بُرے سے اچھا اور بہتر سے بہترین بنانے کے لئے ابتداءً ضروری ہے کہ معاشرے میں پائی جانے والی خرابیوں، کوتاہیوں اور تباہ کاریوں سے عوام کو آگاہی دی جائے۔ اس سلسلہ کے روحِ رواں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے چیف ایڈیٹر استاذُ العلماء مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی ہیں جن کے قلم نے سوچ کے زاویوں کا رخ تبدیل کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ ان دونوں سلسلوں کے تحت شائع ہونے والے مضامین کی تعداد تقریباً 49 ہے۔

12، 13 **"نوجوانوں کے مسائل" اور "کتابِ زندگی":** زندگی میں اٹھائے ہوئے بعض قدم یاتو زندگی سنوار دیتے ہیں یا زندگی کو مشکلات سے بھر دیتے ہیں، ایک نوجوان اپنی زندگی سنوارنے اور مشکلات سے دور رہنے کی فکر میں بسا اوقات مسائل در مسائل کا شکار ہوجاتا ہے۔ اس سلسلے کو بہترین انداز میں لے کر چلنے والے بھی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے چیف ایڈیٹر استاذُ العلماء مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی ہیں، اس سلسلے کے مضامین کے مطالعہ سے آپ پر ترقی اور بہتری کے نئے دریچے کھلیں گے۔ ان دونوں سلسلوں کے تحت اب تک 48 مضامین شائع ہوچکے ہیں۔

14 **العلم نور:** یہ ایک ایسا سلسلہ ہے جو علم و حکمت سے بھرپور اور قراٰن و حدیث، فقہ اور تصوف کے اہم مسائل و نکات پر مشتمل ہے، اس میں 40 سے زائد مضامین شائع ہوچکے ہیں۔

15 **کیسا ہونا چاہئے؟** معاشرے کا ہر فرد مختلف حیثیت کا حامل ہوتا ہے، کہیں وہ شخص باپ، بھائی یا بیٹا ہے تو کہیں استاد، شاگرد، سربراہ یا ماتحت ہے۔ اس سلسلے میں افراد کی ذمّہ داریوں، خوبیوں اور خامیوں کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی جاتی ہے۔ اس سلسلے کے اکثر مضامین ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ناظم و نائب مدیر مولانا ابو النّور راشد علی عطّاری مدنی کے سبک رفتار قلم کے مرہونِ منت ہیں۔ اس سلسلے کے تحت شائع ہونے والے مضامین کی تعداد تقریباً 43 ہے۔

16 **باتیں میرے حضور کی:** ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصافِ جلیلہ بے انتہا ہیں جن میں سے ایک موضوع "خصائصِ مصطفےٰ" بھی ہے۔ اس سلسلے کے تحت عاشقانِ رسول کے دلوں میں عشقِ رسول کی شمع مزید فروزاں کرنے کیلئے اب تک 111 "خصائص و کمالاتِ مصطفےٰ" کو بیان کیا جاچکا ہے۔ اس سلسلے کو تسلسل اور کامیابی سے چلانے اور بہترین اور آسان اسلوب میں پیش کرنے کا سہرا مولانا کاشف شہزاد عطّاری مدنی کے سر سجتا ہے۔

17 **اقوالِ زرّیں:** اللہ پاک کے نیک بندوں کے علم و حکمت سے بھرپور فرامین اُن کی زندگی کے تجربات، علم و عمل اور مشاہدات کا نچوڑ ہوتے ہیں، ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں ان حکمت بھرے فرامین کو "بزرگانِ دین کے مبارک فرامین" کے نام سے اور مکمل طور پر باحوالہ پیش کیا جاتا ہے۔

18 **آخر درست کیا ہے؟** شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی کے تحقیقی قلم سے نکلے ہوئے اس منفرد سلسلے میں دینِ اسلام کی اہمیت اور اس پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات کے ساتھ ساتھ لوگوں کی مزید اصلاح کا سامان مہیا کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے کے تحت شائع ہونے والے مضامین کی تعداد تقریباً 31 ہے۔

19 **تاجروں کے لئے:** بعض اوقات انسان مال کمانے میں اتنا مصروف ہوجاتا ہے کہ اسے حلال و حرام کی تمیز بھی نہیں رہ پاتی اور یہ چیز معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے کا ایک سبب بن جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں تاجروں کی اصلاح اور ان کے کاروباری مسائل کے حل کے لئے مختلف سلسلوں کا اہتمام ہے مثلاً "احکامِ تجارت" میں کاروباری مسائل کا قراٰن و سنّت کی روشنی میں آسان حل پیش کیا جاتا ہے، جس میں اب تک 193 فتاویٰ شائع ہوچکے ہیں۔ یہ سلسلہ محققِ اہلِ سنّت مفتی علی اصغر عطّاری مدنی کے قلم سے جاری ہوتا ہے۔ مزید ان سلسلوں "بزرگوں کے پیشے"، "قراٰن میں مذکور پیشے" اور "تاجر صحابۂ کرام" میں کئی انبیائے کرام علیہمُ السّلام سمیت بہت سے بزرگانِ دین کے پیشوں کا تذکرہ کیا گیا ہے جو اپنے وقت کے عابد و زاہد اور علم و فن کے امام گزرے ہیں۔ اب تک 48 نفوسِ قدسیہ کے پیشوں کا ذکر اور 44 سے زائد دیگر تجارتی اور اصلاحی موضوعات شائع ہوچکے ہیں۔

20 **اسلامی بہنوں کے لئے:** عورت معاشرے کا وہ بڑا اور اہم حصّہ ہے جو آنے والی نسلوں کو پروان چڑھاتا ہے اگر اس کی تعلیم و تربیت اسلامی اصولوں پر کی جائے تو یقیناً معاشرے پر بہترین اور اچھے اثرات بھی مرتب ہوں گے، "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں اس پہلو سے بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ جس کیلئے عورتوں کو صحابیات و صالحات کی سیرت و کردار سے متعارف کروانے کے لئے "تذکرۂ صالحات" کے نام سے سلسلہ شائع کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں اُمّہاتُ المؤمنین (یعنی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ازواجِ مطہّرات)، سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شہزادیوں اور صحابیات رِضوانُ اللہِ علیہِنَّ سمیت 61 نیک بیبیوں کا مبارک تذکرہ کیا جاچکا ہے۔ جبکہ عورتوں کو نماز، روزہ اور دیگر پہلوؤں سے درپیش مسائل کے جوابات سلسلہ "اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل" کے تحت شامل کئے جاتے ہیں اب تک اس میں 134 جوابات شائع ہوچکے ہیں۔ نیز کہانیوں کے ذریعے عورتوں تک اسلامی احکامات و معلومات پہنچانے کے لئے بھی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں سلسلہ "اسلامی بہنوں کے لئے تربیتی کہانی" جاری رہا ہے، جس کے تحت 12 کہانیاں شائع ہوئی ہیں۔ نیز سلسلہ "اسلام اور عورت" کے تحت بھی اب تک 14 مضامین شائع کئے جاچکے ہیں۔

21 **سیرتِ صحابہ و بزرگانِ دین:** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَصۡحَابِیۡ كَالنُّجُوۡمِ فَبِاَیِّهِمُ اقۡتَدَیۡتُمُ اهۡتَدَیۡتُمۡ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، تم ان میں سے جس کی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔ (مشکاۃ المصابیح، ج2، ص414، حدیث: 6018) ان روشن ستاروں کی سیرت و کردار سے متعلق آگاہی فراہم کرنے کیلئے سلسلہ "روشن ستارے" کے تحت خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سمیت 50 سے زائد صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کا ذکرِ خیر شائع کیا جاچکا ہے۔ اس سلسلے کے مضامین مولانا ابوعبید عدنان احمد عطّاری مدنی کے قلم کا شاہکار ہیں۔

جبکہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے قارئین کو بزرگانِ دین کا مختصر تعارف اور اعراس کی معلومات دینے کیلئے "اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے" کے تحت 830 بزرگانِ دین کا ذکر شائع ہوچکا ہے۔ بزرگانِ دین کا یہ

ذکرِ خیر ایک محققانہ اور علمی انداز میں تذکرۃ الاعلام کی طرز پر پیش کیا جاتا ہے جو کہ نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، رکنِ شوریٰ مولانا حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی کے کثیر مطالعہ اور علمی ذوق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ بزرگانِ دین و صالحین کی مبارک سیرت کے متعلق کچھ تفصیلی معلومات کیلئے سلسلہ "تذکرۂ صالحین" کے تحت 50 سے زائد صالحین کا ذکر شامل کیا جا چکا ہے۔

(22) **صحت و تندرستی:** صحت و تندرستی اللہ پاک کی کتنی عظیم نعمت ہے اس کا صحیح اندازہ اور قدر عام طور پر بیمار شخص کو ہوتی ہے لہٰذا صحت کی حفاظت ضروری بھی ہے اور اہم بھی۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا سلسلہ "مدنی کلینک" اسی اہمیت کو اُجاگر کرتا ہے جس میں مختلف بیماریوں، ان کی علامات اور ان کے طبّی اور روحانی علاج بھی بیان کئے جاتے ہیں اس سلسلہ میں 50 سے زائد مضامین شاملِ اشاعت کئے گئے ہیں۔ ان سلسلوں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ مضامین مستند ڈاکٹر صاحب اور حکیم صاحب سے تصدیق کروانے کے بعد شائع ہوتے ہیں۔

(23) **اشعار کی تشریح:** "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے سلسلے "اشعار کی تشریح" میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اور بعض دیگر اکابرین کے ایک یا دو منتخب اشعار کی عام فہم شرح بیان کی جاتی ہے، اب تک 86 اشعار کی شرح پر 56 مضامین شائع ہو چکے ہیں جو کہ مولانا کاشف شہزاد عطاری مدنی اور مولانا راشد علی عطاری مدنی کی تحریری خدمات کا نتیجہ ہیں۔

(24) **قارئین کے صفحات:** "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں قارئین کے تاثرات کے لئے بھی صفحات مختص ہیں جن میں موصول ہونے والے تاثرات کو بعنوان "آپ کے تاثرات" شامل کیا جاتا ہے، اب تک تقریباً قارئین کے 500 تاثرات شائع ہو چکے ہیں۔

(25) **اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے:** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دنیا بھر میں 80 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے، ان دینی کاموں سے آگاہی کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں ملک و بیرونِ ملک جاری دینی کاموں کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

(26) **اہم ایونٹس:** معمول کے مضامین کے علاوہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں اہم دینی و دنیوی ایونٹس کے موقع پر بھی خصوصی مضامین شامل کئے جاتے ہیں۔ ان ایونٹس میں میلادِ مصطفےٰ، عاشورا، گیارھویں شریف، رمضانُ المبارک اور اعراسِ خلفائے راشدین اور عرسِ اعلیٰ حضرت وغیرہ شامل ہیں۔

(27) **نئے لکھاری:** ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں جہاں مؤلفین و مصنفین کے شاہکار مضامین شائع ہوتے ہیں وہیں نئے لکھاریوں کی قلمی تربیت کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ اس کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "نئے لکھاری" کے نام سے سلسلہ جاری ہے جس کے تحت ہر ماہ نئے لکھاریوں کے تین مضامین شائع کئے جاتے ہیں جبکہ بقیہ سبھی مضامین شرعی تفتیش کے بعد دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کئے جاتے ہیں، یہ مضامین اس لنک پر دیکھے جاسکتے ہیں: https://news.dawateislami.net اس سلسلے کے جملہ امور مولانا محمد جاوید عطاری مدنی سنبھالتے ہیں۔

پانچ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی اور انگلش) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

دعائے عطّار

جامعاتُ المدینہ، مدارسُ المدینہ اور دارُ المدینہ میں پڑھنے اور پڑھانے والے تمام مدنی بیٹو اور مدنی بیٹیو! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بہت ہی دلچسپ معلومات کا خزانہ ہوتا ہے۔ **میری خواہش ہے کہ میرا ہر مدنی بیٹا اور مدنی بیٹی بلکہ ہر ہر دعوتِ اسلامی والا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروائے۔** یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلالُہٗ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرا جو مدنی بیٹا اور مدنی بیٹی اپنے لئے یا انفرادی کوشش کرکے دوسرے کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی بکنگ کروائے اسے دین و دنیا کی کامیابیاں عطا فرما اور پُل صراط پر گزرنے میں اسے آسانی نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہر ماہ اپنے گھر، ادارے یا شاپ پر ماہنامہ فیضان مدینہ حاصل کرنے کے لئے ابھی سالانہ بکنگ کروائیے!
بکنگ کی معلومات، تفصیلات اور شکایات کے لئے کال / واٹس ایپ / ایس ایم ایس: 03131139278

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

قیامت کے دن اعضاء گواہی دیں گے

محمد وقار یونس (جامعۃ المدینہ فیضانِ عبد اللہ شاہ غازی، کلفٹن کراچی)

فطرتِ انسانی کا تقاضا ہے کہ اگر اُس کا کوئی قریبی شخص یا اس کا تعلق دار اس کے خلاف گواہی دے تو اس پر اعتراض کرنا، اس کے خلاف بولنا یا ناراضی مول لینا عام ہے، انسان دنیا میں تو اس کے خلاف اقدام کر سکتا ہے لیکن بروزِ قیامت اس کے پاس کوئی جواز نہ ہو گا خصوصاً جب اس کے اعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے اور اس کے منہ پر مہر کر دی جائے گی، اس مضمون کو قراٰنِ کریم میں اللہ پاک نے کچھ اس طرح بیان فرمایا ہے: ﴿اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ(۶۵)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: آج ہم ان کے مونھوں پر مُہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے۔(پ23، یٰسٓ:65)

اس آیت کے تحت صدرُ الافاضل حضرت سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: یہ مُہر کرنا ان کے یہ کہنے کے سبب ہو گا کہ ہم مشرک نہ تھے نہ ہم نے رسولوں کو جھٹلایا نیز ان کے اعضاء بول اٹھیں گے اور جو کچھ ان سے صادر ہوا ہے سب بیان کر دیں گے۔

تفسیرِ خازن میں ہے کہ کفار اپنے کفر اور رسولوں کو جھٹلانے کا انکار کریں گے اور کہیں گے کہ ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم ہر گز مشرک نہ تھے، تو اللہ پاک ان کے مونہوں پر مہر لگا دے گا تاکہ وہ بول نہ سکیں، پھر ان کے دیگر اَعضاء بول اٹھیں گے۔

(خازن، یٰسٓ، تحت الآیۃ:65، 4/10)

شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی لکھتے ہیں کہ بندہ اپنے جسم کے جن اَعضاء سے گناہ کرتا ہے وہی اَعضاء قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دیں گے اور اس کے تمام اعمال بیان کر دیں گے، اس کی ایک حکمت یہ ہے کہ بندے کی ذات خود اس کے خلاف حجت ہو، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث کے آخر میں ہے کہ بندہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھ پر، تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا اور صدقہ دیا، وہ بندہ اپنی اِستطاعت کے مطابق اپنی نیکیاں بیان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”ابھی پتا چل جائے گا“ پھر اس سے کہا جائے گا: ہم ابھی تیرے خلاف اپنے گواہ بھیجتے ہیں۔ وہ بندہ اپنے دل میں سوچے گا: میرے خلاف کون گواہی دے گا؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران، اس کے گوشت اور اس کی ہڈیوں سے کہا جائے گا: تم بولو۔ پھر اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال بیان کریں گی اور یہ اس لئے کیا جائے گا کہ خود اس کی ذات اس کے خلاف حجت ہو اور یہ بندہ وہ منافق ہو گا جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو گا۔(صراط الجنان، 8/274، مسلم، ص1214، حدیث:7438)

اے عاشقانِ رسول! ہمیں چاہئے کہ اپنے اعضاء کو گناہوں سے بچا کر نیکیوں میں لگائیں، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تسبیح، تہلیل اور تقدیس کو خود پر لازم کر لو اس سے کبھی غفلت نہ برتنا اور اُنگلیوں پر شمار کیا کرو کیونکہ انہیں بولنے کی قوت عطا کی جائے گی۔ یعنی وہ بروزِ قیامت گواہی دیں گی۔(ابو داؤد، 2/115، حدیث:1501)

(نوٹ: تسبیح یعنی سُبْحٰنَ اللہ، تہلیل یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، اور تقدیس یعنی سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْح یا سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْس)

اللہ کریم ہمیں اپنے اعضاء کو گناہوں سے باز رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

خوفِ خدا

علی حیدر عطّاری (درجہ سابعہ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، فیصل آباد)

خوفِ خدا میں رونا ایک عظیمُ الشّان نیکی ہے۔ اور یہ مقدّر والوں کا ہی حصّہ ہے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ رونے والے کی برکت سے نہ رونے والوں کا بھی بیڑا پار ہوجاتا ہے۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنالے۔ کیونکہ اچّھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے۔ اگر کوئی خوفِ خدا کی وجہ سے روپڑے تو ہمیں اس پر بدگمانی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ مسلمان پر بدگمانی کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں
ذکرِ محبّت عام ہے لیکن سوزِ محبّت عام نہیں

(نیکی کی دعوت، ص272)

احادیثِ مبارکہ:

1 حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا یَلِجُ النَّارَ مَنْ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ“ یعنی جو شخص خوفِ خدا سے روتا ہے وہ جہنّم میں نہیں جائے گا حتّٰی کہ دودھ تھن میں واپس آجائے۔ (ترمذی، 3/236، حدیث:1639) (یعنی جس طرح دوہے ہوئے دودھ کا تھن میں واپس ہونا ناممکن ہے ایسے ہی اس شخص کا دوزخ میں جانا ناممکن ہے)

2 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب آنکھیں رونے والی ہوں گی مگر تین آنکھیں نہیں روئیں گی، جو خوفِ خدا سے روئی، جو اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے بند ہوگئی اور جو راہِ خدا میں جاگتی رہی۔ (کنزالعمال، جز:15، 8/356، حدیث:43350)

3 ایک مرتبہ نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خُطبہ دیا تو حاضرین میں سے ایک شخص روپڑا۔ یہ دیکھ کر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر آج تمہارے درمیان وہ تمام مُؤمن موجود ہوتے جن کے گناہ پہاڑوں کے برابر ہیں تو انہیں اس ایک شخص کے رونے کی وجہ سے بخش دیا جاتا کیونکہ فرشتے بھی اس کے ساتھ رورہے تھے اور دُعا کررہے تھے: اَللّٰھُمَّ شَفِّعِ الْبَکَّائِیْنَ فِیْمَنْ لَّمْ یَبْکِ یعنی اے اللہ! نہ رونے والوں کے حق میں رونے والوں کی شفاعت قبول فرما۔ (شعب الایمان، 1/494، حدیث:810)

حضرت مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

ہر کُجا آبِ رواں غُنچہ بُوَد
ہر کُجا اشکِ رواں رَحمت بُوَد

یعنی جب آسمان سے بارش برستی ہے تو زمین پر غنچے اور گل کھلتے ہیں اور جب خوفِ خدا سے کسی کے آنسو جاری ہوتے ہیں تو رحمت کے پھول کھلتے ہیں۔ (نیکی کی دعوت، ص273)

4 حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کونَین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس مؤمن بندے کی آنکھ سے خوفِ خدا کے باعث مکھی کے سر کے برابر آنسو چہرے پر بہہ نکلے تو اللہ کریم اس کو دوزخ پر حرام فرمادیتا ہے۔“ (ابن ماجہ، 4/467، حدیث:4197)

اللہ ربُّ العزّت ہمیں بھی اپنے خوف میں رونا نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

موجودہ دور میں پائی جانے والی قیامت کی 5 نشانیاں

بنتِ رضوان احمد عطّاریہ (جامعۃُ المدینہ قطبِ مدینہ ملیر، کراچی)

جس طرح دنیا میں ہر پیدا ہونے والی چیز ایک میعاد پر فنا ہوتی اور مٹتی رہتی ہے، یونہی ساری کائنات کی بھی ایک عمر و میعاد اللہ کریم کے علم میں مقرر ہے۔ اس کے پورا ہونے کے بعد ایک دن ایسا آئے گا کہ ساری کائنات، زمین و آسمان، دریا، پہاڑ، جمادات، نباتات، حیوانات سب فنا ہوجائیں گے، اسی کا نام قیامت ہے، مگر جس طرح عموماً آدمی کے مرنے سے پہلے بیماری کی شدت، موت کے سکرات، جان کنی کے آثار اور نزع کی حالتیں ظاہر ہوتی ہیں، اسی طرح قیامِ قیامت یعنی دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ (سنی بہشتی زیور (کامل)، ص47)

ان میں سے کچھ نشانیاں موجودہ دور میں بھی پائی جاتی ہیں، جن میں سے پانچ درج ذیل ہیں:

1 اللہ پاک کی عطا سے غیب بتانے والے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھایا جائے گا اور جہل کا ظہور ہوگا۔ (بخاری، 3/472، حدیث:5231)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: علم سے مراد علم دین ہے، جہل سے مراد علم دین سے غفلت۔ آج یہ علامت شروع ہوچکی ہے۔ دنیاوی علوم بہت ترقی پر ہیں مگر علوم تفسیر، حدیث، فقہ بہت کم رہ گئے۔ مسلمانوں نے علمِ دین سیکھنا قریباً چھوڑ دیا۔ یہ سب کچھ اس پیشگوئی کا ظہور ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، 7/254، ملتقطاً)

2 حدیثِ پاک میں قیامت کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عرب کی زمین چراگاہ اور نہری ہوجائے۔

(مستدرک للحاکم، 5/674، حدیث:8519)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ پیش گوئی تو اب دیکھنے میں آرہی ہے۔ جدہ سے مکۂ معظمہ تک سبزہ باغات

ہو گئے، عراق کے ریتیلے میدان باغوں میں تبدیل ہو چکے۔

(مراٰۃ المناجیح،7/256)

3 وَقْت میں برکت نہ ہو گی: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی حتّٰی کہ زمانہ جلد جلد گزرنے لگے گا۔ سال ایک ماہ کی طرح گزرے گا۔ مہینہ ہفتہ کی طرح گزرے گا۔ ہفتہ ایک دن کی طرح، اور دن ایسا ہو جائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہو گئی۔(ترمذی،4/148،الحدیث:2339)

4 گانے باجوں کی کثرت ہونا بھی قیامت کی ایک نشانی ہے (بہار شریعت،1/119) اور یہ موجودہ دور میں بہت زیادہ پائی جارہی ہے۔ ٹی وی، سوشل میڈیا اسٹیٹس اور دیگر مختلف ذرائع سے گانے باجوں کی کثرت صرف کافروں میں ہی نہیں بلکہ مسلمانوں میں بھی عام دیکھنے میں آرہی ہے حالانکہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے گانے سے اور گانا سننے سے منع فرمایا ہے۔(کنزالعمال،8/95،حدیث:40655)

5 قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ انسان اپنے دوست احباب سے میل جول رکھے گا اور باپ سے جدائی۔ (بہار شریعت،1/119) حالانکہ دوستوں کے مقابلے میں ماں باپ کے حقوق بلاشبہ کہیں زیادہ ہیں اور یہ بات ہر ذی شعور جانتا ہے۔ دوستوں سے میل جول کے سبب والدین کی حق تلفی و دل آزاری کرنے والوں کو اپنے اس طرزِ عمل سے اجتناب کرنا چاہئے۔

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 166 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: کراچی: عبد اللہ ہاشم مدنی، محمد اسماعیل، محمد شاف، دانش عطّاری، احمد رضا، غلام محمد، اریب، اویس عطّاری، وقار یونس، ہدایت اللہ، بلال حسین، مزمل علی عطّاری، محمد وقار، نعیم رضا، عبد الباسط، غلام رسول عطّاری، غلام یاسین۔ لاہور: محمد برہان الحق جلالی، علی نواز، عمر احمد، سفیان، غلام محی الدین عطّاری۔ راولپنڈی: طلحہ خان عطّاری، شاکر حسین، سعید سلیم، بخت زمان۔ فیصل آباد: عاکف عطّاری، شاور غنی بغدادی، علی حیدر عطّاری۔ بلوچستان: نصر اللہ، سعید احمد عطّاری۔ گجرات: عبد السلیمان، محمد کاشف عطّاری۔ اسلام آباد: عاطف، نصر اللہ۔ متفرق شہر: سرمد علی عطّاری (گمبٹ)، عبد الحق عطّاری (دادو)، احمد فرید (ملتان)، حسن (اٹک)، طلحہ حسن (عمرکوٹ)، کامران (ڈیرہ غازی خان)، آصف بلال مدنی (منڈی بہاؤالدین)، گل شاہد (فتح جھنگ)، محمد طاہر فاروق کیلانی (ڈسکہ)، اویس رضا عطّاری (جہلم)، محمد عثمان (گوجرانوالہ)، احمد رضا (سیالکوٹ)۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: کراچی: بنتِ صغیر، بنتِ رضوان، بنتِ منصور، بنتِ محمد اکرم، بنتِ عقیل احمد، بنتِ عدنان، بنتِ تجمل، بنتِ عرفان، بنتِ انور حسین، بنتِ محمد ندیم، بنتِ فیصل، بنتِ محمد اقبال، بنتِ شہزاد احمد، بنتِ محمد یوسف، بنتِ محمد یونس، بنتِ سفیر اللہ صدیقی۔ حیدر آباد: بنتِ سلیم، بنتِ وسیم، بنتِ جاوید، بنتِ اسلم چشتی، امِّ طلحہ، بنتِ عارف، بنتِ طالب حسین، بنتِ اختر، بنتِ عزیز۔ سیالکوٹ: بنتِ اصغر، بنتِ شبیر حسین، بنتِ طارق، بنتِ منظور حسین، بنتِ مشتاق، بنتِ ریاست، بنتِ ارشد محمود، بنتِ ارشد جماعتی، بنتِ قیصر شہزاد، بنتِ محمد حفیظ، بنتِ شریف، بنتِ ساجد علی، بنتِ شبیر احمد، بنتِ خالد محمود، بنتِ محمد یوسف، بنتِ نواز، بنتِ ثاقب، بنتِ عبد العزیز، بنتِ منیر احمد، بنتِ مبارک، بنتِ محمد اقبال، بنتِ شوکت۔ گجرات: بنتِ ندیم اختر، امِّ زینب، بنتِ منوّر حسین، بنتِ عبد اللطیف، بنتِ شبیر، بنتِ ناصر، بنتِ عبد العلیم۔ لاہور: بنتِ علی محمد، بنتِ محمد سلیمان، بنتِ شبیر احمد، بنتِ طارق۔ راولپنڈی: بنتِ محمد شفیع، بنتِ حبیب الرحمن، بنتِ مدّثّر، امِّ حنظلہ۔ میانوالی: بنتِ شیر حسین، بنتِ عمران، بنتِ عبد الکریم۔ واہ کینٹ: بنتِ سلطان، بنتِ شاہنواز، بنتِ آصف جاوید۔ متفرق شہر: بنتِ شفیق احمد (تاجپورہ)، بنتِ محمد امین (محراب پور)، بنتِ عمران طاہر (جڑانوالہ)، بن خالد محمود (سرولہ) بنتِ اشرف (منڈی بہاؤالدین)، بنتِ قاسم علی (ساہیوال)، بنتِ جعفر حسین (فیصل آباد)، بنتِ صدیق (ہری پور)، بنتِ انور خان (ڈیرہ اسماعیل خان) بنتِ محمد بلال (گورالی)، بنتِ ناصر (لالہ موسیٰ)۔ اوورسیز: ہند: بنتِ اسلم خان، بنتِ شکیل احمد، بنتِ معروف، بنتِ افتخار، بنتِ محمد علی، بنتِ نور علی، اُمِّ جبران، بنتِ عبد الروؤف، بنتِ مشتاق، بنتِ الیاس شاہ، بنتِ چاند پاشا، بنتِ اعجاز، بنتِ رحمت علی، بنتِ پرویز احمد خان، بنتِ محمد غوث، بنتِ نثار شیخ، بنتِ سلیم شیخ۔ متفرق: بنتِ بلال، بنتِ عبد الستار، بنتِ ہارون، بنتِ جاوید، بنتِ نور اسلام، بنتِ شوکت، بنتِ ظفر، بنتِ قیصر، بنتِ صادق، بنتِ زمان، بنتِ محمد کامران، بنتِ فاروق، بنتِ غلام سرور۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 دسمبر 2021ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ ہو جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

آپ کے تأثرات (منتخب)

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 حضرت علامہ مولانا مفتی بدر عالم مصباحی: (جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی، ہند): اس سے پہلے بھی ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا تذکرہ سنا تھا لیکن آج پہلی بار یہ ماہنامہ زیبِ نگاہ ہوا۔ میں نے ماہنامے کے عنوانات بھی دیکھے اور سرسری نگاہ سے مضامین کا مطالعہ بھی کیا۔ ماشآءَ اللہ! طبیعت باغ باغ ہوگئی، بڑی خوشی اور مسرت ہوئی۔ جس طرح دعوتِ اسلامی کا فیضان پوری دنیا میں عام ہو رہا ہے، اللہ پاک ماہنامہ فیضانِ مدینہ کو بھی ترقی وعروج عطا فرمائے۔ میری طرف سے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی پوری ٹیم کو مبارک ہو۔ جشنِ ولادتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موقع پر آپ حضرات نے ایک بہترین گفٹ پیش کیا ہے۔ اللہ کریم شرفِ قبول عطا فرمائے اور آپ سبھی لوگوں کی عمر میں، عمل میں اور علم میں برکتیں عطا فرمائے۔ میری طرف سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت کی بارگاہ میں سلام پیش ہے اور دعا کی درخواست بھی ہے۔

2 محمد صدّیق برکت (ایم فل اسکالر، بلند پور میلسی، پنجاب): اَلحمدُ لِلّٰہ کافی عرصے سے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا مطالعہ کررہا ہوں، یہ بہت دلچسپ اور معلوماتی میگزین ہے، اس میں مجھے جو بات سب سے زیادہ پسند آئی وہ یہ ہے کہ اس میں ہر واقعے یا بات کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ اللہ پاک تمام لکھنے والوں کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے، اٰمین۔

متفرق تأثرات

3 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے کیا کہنے! جو علم کثیر کُتب تلاش کرنے سے نہیں ملتا وہ اس ماہنامہ سے مل جاتا ہے، اللہ پاک اسے مزید ترقی عطا فرمائے، اٰمین۔ (عبد الجبار، کراچی) 4 مجھے حاجی عبد الحبیب بھائی کا انٹرویو اچھا لگا، نگرانِ شوریٰ حاجی عمران عطّاری کا بھی انٹرویو شائع کریں۔ (محمد آصف اکرم، سرگودھا) 5 مَاشَآءَ اللہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا ہر صفحہ قابلِ تعریف ہے، اس ماہنامہ سے بڑوں کے ساتھ ساتھ چھوٹے بچّوں کو بھی بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ اللہ پاک امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو شاد و آباد رکھے، اٰمین۔ (اعظم علی، ڈگری، سندھ) 6 مشورہ: ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں ”یادِ مدینہ“ یا اس طرح کے عنوان سے ایک سلسلہ شروع کیا جائے جسے رکنِ شوریٰ حاجی عبد الحبیب عطّاری بھائی لکھیں۔ (بنتِ خالد، سرولہ، پنجاب) 7 ہم ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ بہت شوق سے پڑھتے ہیں اور ہم نے پہلے شمارے سے لے کر اب تک کے سارے شمارے پڑھے ہیں اور جمع بھی کر رکھے ہیں۔ مجھے بچّوں کی کہانیاں بہت پسند ہیں۔ (مدنی منی، ملتان) 8 ویسے تو بڑی آسان اور عام فہم تحریر ہوتی ہے مگر کئی جگہوں پر بڑی ثقیل تحریر بھی ہوتی ہے، پھر لغت کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ جیسے مجھے ”ایامِ نحر“ کا پتا نہیں تھا، Confusion ہوتی ہے۔ جو مشکل الفاظ ہوں ان کے معانی بھی ساتھ ہی بریکٹ میں لکھ دیئے جائیں تو اچھا ہے۔

(اسکول ٹیچر، گورنمنٹ ہائی سیکنڈری اسکول، بورے والا)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

دعوتِ اسلامی کی مَدنی خبریں

مولانا عمر فیاض عطّاری مَدَنی*

دعوتِ اسلامی کی جانب سے یومِ تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت مذہبی عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا

عقیدۂ ختمِ نبوت دین کی اساس و بنیاد ہے، مفتی قاسم قادری

”7 ستمبر“ کو عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کی جانب سے یومِ تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت نہایت ہی مذہبی جوش و خروش سے منایا گیا۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے عشقِ رسول سے لبریز دلنشین نعرے لکھ کر عُشّاقانِ رسول کو محبتِ رسول کا جام پلایا اور پھر اپنے ایک ویڈیو پیغام میں تمام تاجروں اور دکانداروں سے اپیل کی کہ 7 ستمبر یومِ تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت کی مناسبت سے اپنی دکانوں پر 7 فیصد ڈسکاؤنٹ دیں۔ اس پیغام کے ملتے ہی بہت سارے تاجروں نے لبیک کہا اور اپنی دکانوں کے آگے 7 فیصد ڈسکاؤنٹ کے پینافلیکس آویزاں کردیئے۔ عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے صبح 10 بجے جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز کراچی میں ایک پُروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں استاذُ الحدیث مولانا محمد حسّان عطّاری مدنی نے ”عقیدۂ ختمِ نبوت“ کے عنوان پر خصوصی بیان فرمایا جسے مدنی چینل پر براہِ راست نشر بھی کیا گیا۔ سینکڑوں طلبہ نے فیضانِ مدینہ میں جبکہ ہزاروں طلبہ نے اپنے اپنے جامعاتُ المدینہ میں بذریعہ مدنی چینل اس تقریب میں شرکت کی۔ اس کے علاوہ رات 9 بجے مدنی چینل پر خصوصی پروگرام بنام ”آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم“ کے عنوان سے نشر کیا گیا جس میں شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم قادری، نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ مولانا حاجی عمران عطّاری، ترجمانِ دعوتِ اسلامی مولانا حاجی عبدُالحبیب عطّاری اور مولانا حافظ اشفاق عطّاری مدنی نے شرکت کی۔ پروگرام میں بات کرتے ہوئے مفتی محمد قاسم صاحب کا کہنا تھا کہ ختمِ نبوت کا عقیدہ قراٰن کی کئی آیات سے ثابت ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ خود جن احادیث میں حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اپنے آخری نبی ہونے کا واضح بیان فرمایا ان کی تعداد تین سو سے زائد ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عقیدۂ ختمِ نبوت دین کی اساس و بنیاد ہے، جس طرح آنحضرت صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو نبی ماننا لازمی ہے اسی طرح ان کو آخری نبی ماننا بھی لازمی ہے۔ حاجی عبدالحبیب عطّاری نے مدنی چینل کے ناظرین سے بات کرتے ہوئے کہا کہ والدین کی یہ اہم ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچّوں کو جس طرح کلمہ، نماز، سچ، اچھائی، برائی وغیرہ کے بارے میں بتاتے ہیں اسی طرح ختمِ نبوت کے بارے میں بھی اپنے بچّوں کو خوب اچھی طرح عقائد بتائیں تاکہ ان بچّوں کا عقیدہ مضبوط اور محفوظ ہوجائے۔

رکنِ شوریٰ حاجی شاہد عطّاری مدنی کا ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی کا دورہ

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب اور ادارے کے دیگر اراکین سے ملاقات

11 ستمبر 2021ء بروز ہفتہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مولانا حاجی ابوماجد محمد شاہد عطّاری مدنی نے المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے چند علمائے کرام کے ہمراہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا رجسٹرڈ کراچی کا دورہ کیا، جہاں ادارے میں پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب (صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا رجسٹرڈ پاکستان و مدیر ماہنامہ معارفِ رضا کراچی)، علامہ مفتی سید زاہد سراج القادری صاحب (جنرل سیکریٹری و نائب مدیر معارف رضا کراچی)، علامہ محمد ندیم اختر القادری صاحب (نائب صدر)، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری (معتمد دفتر و معاون مدیر معارف رضا کراچی)، صوفی محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی (ایگزیکٹو ممبر) اور دیگر اراکینِ ادارہ سے ملاقات کی۔ دورانِ ملاقات رکنِ شوریٰ نے دعوتِ اسلامی کے اسلامک ریسرچ سینٹر ”المدینۃ العلمیہ“ کا تعارف پیش کیا جبکہ شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت کے ذمہ دار مولانا کاشف سلیم عطّاری مدنی نے بریفنگ دیتے ہوئے شعبہ کُتبِ اعلیٰ حضرت میں اب تک جو کتابیں لکھی جاچکی ہیں، جن پر کام جاری ہے اور جن پر کام ہونا اہداف میں شامل ہے، ان سب کے متعلق آگاہی فراہم کی۔ اس موقع پر مولانا احمد رضا گھانچی بھی موجود تھے جنہوں نے شعبہ مکتبۃ المدینۃ العربیۃ اور شعبہ دار التراث العلمی کا تعارف کرواتے ہوئے بیروت سے شائع ہونے والی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

اعلیٰ حضرت کی 9 کتابوں کا تعارف پیش کیا، یہ 9 کتابیں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو تحفے میں پیش بھی کی گئیں۔ وفد کی جانب سے بریفنگ دیئے جانے کے بعد ادارے کے صدر پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب نے بھی اپنے ادارے کے موجودہ اور مستقبل کے پروجیکٹس کے بارے میں آگاہ فرمایا۔ اختتام پر مفتی سید زاہد سراج القادری صاحب نے دعا فرمائی۔

ملک بھر میں کئی مقامات پر تقسیمِ اسناد اجتماعات

رواں سال جامعات المدینہ سے 2613 طلبہ وطالبات نے درسِ نظامی (عالم کورس) مکمل کیا

دعوتِ اسلامی کے تحت قائم جامعاتُ المدینہ میں مفت درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کرایا جاتا ہے جہاں سے ہر سال بڑی تعداد میں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں درسِ نظامی مکمل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ رواں سال 2021ء میں جامعاتُ المدینہ بوائز سے 1040 طلبۂ کرام نے جبکہ جامعاتُ المدینہ گرلز سے 1573 طالبات نے عالمہ کورس اور 1010 طالبات نے فیضان شریعت کورس مکمل کیا ہے۔
تقسیمِ اسناد کے سلسلہ میں کئی مقامات پر دستار فضیلت اجتماع کا انعقاد کیا گیا جہاں درسِ نظامی کی تکمیل کرنے والے طلبۂ کرام کے درمیان اسناد تقسیم کی گئی اور اساتذۂ کرام نے فارغُ التحصیل ہونے والے طلبہ کے سر پر دستار سجائی۔ اسی طرح درسِ نظامی اور فیضانِ شریعت کورس کی تکمیل کرنے والی طالبات کے لئے عرسِ اُمِّ عطّار کے موقع پر 25 ستمبر 2021ء کو کراچی میں اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں بنتِ عطّار سلمہا الغفار نے خصوصی شرکت فرمائی اور طالبات کی ردا پوشی کی۔

بیروت و دیگر عرب ممالک سے دعوتِ اسلامی کی 19 اہم کتابیں شائع ہو کر پاکستان پہنچ گئیں

ان کتب میں امیرِ اہلِ سنّت کے رسائل کا عربی میں مجموعہ اور دیگر عربی کتب شامل ہیں

اشاعتِ علمِ دین کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی نے ایک شعبہ مکتبۃ المدینۃ العربیۃ قائم کیا ہے۔ حال ہی میں اس کے ذیلی شعبہ جات میں ایک شعبے کا اضافہ کیا گیا ہے جس کا نام "دار التراث العلمی (للتحقیق والترجمۃ والطباعۃ والنشر کراتشی)" رکھا گیا ہے۔ اس شعبے کی جانب سے علمائے اہلِ سنّت پاک و ہند کی مطبوع و غیر مطبوع عربی کتابوں کو جدید تحقیقی انداز و اسلوب کے مطابق عرب ممالک سے شائع کروانے کا کام نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا جارہا ہے۔ دار التراث العلمی کے نگران مولانا احمد رضا گھانچی مدنی جو اس شعبے کے تمام انتظامی امور اور مالکانِ عربی مطابع سے رابطے کے کام کو بڑی محنت اور جانفشانی سے سرانجام دیتے ہیں انہوں نے مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ کو بتایا کہ عرب ممالک سے دعوتِ اسلامی کی 9 کتابیں شائع ہو کر پاکستان پہنچ چکی ہیں جو کہ مکتبۃ المدینۃ العربیۃ کی برانچ پر ہدیۃً دستیاب ہیں۔ ان کتب میں 1 اَنْوَارُ الْمَنَّان فِی توحِیدِ الْقُرآن 2 اَلْفَتَاوی الْمُخْتَارَۃ مِن الْفَتَاوی الرضویۃ 3 اَجلی الاِعْلام اَنَّ الْفَتْوی مُطْلَقاً علی قَوْلِ الْاِمام 4 مَجْمُوع رَسَائِل الشَّیخ اِلیاس العطّار (المجلد الاول) 5 نُورُ الْاِیْضَاح مَعَ مَرَاقی الْفَلاح (بِالْحَاشِیَۃِ الْجَدِیْدَۃ الْمُسَمَّاۃ بِ "اَلنُّور والضِّیاء مِن اِفَادَاتِ الْاِمَامِ اَحمد رَضا") 6 اَلتَّعْلِیقَات الرَّضویۃ علی الْهِدَایَۃ وشُرُوحِها 7 اَلتَّعْلِیقَات الرَّضویۃ علی تَقْرِیبِ التَّهْذِیب مکتبۃ دار الکتب العلمیہ بیروت سے جبکہ 8 دُرُوْسُ الْبَلَاغَۃ مکتبۃ دار الفجر القاہرۃ سے اور 9 اَلْمُقَدِّمَۃ فِی اُصُوْلِ الْحَدِیْث لِلِامام عَبْد الحق الدّهلوی مکتبۃ دار الریاحین بیروت سے شائع ہو کر پاکستان پہنچی ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ مکتبۃ المدینۃ العربیۃ پر ہوم ڈیلیوری کی سہولت بھی موجود ہے، پورے پاکستان میں جہاں بھی آپ یہ کتب منگوانا چاہیں وہاں آپ کو بھیج دی جائیں گی جبکہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں قائم مکتبۃ المدینۃ العربیۃ کی برانچ میں صبح 9 بجے سے شام سات بجے تک (علاوہ اتوار) تشریف لاکر بھی یہ کتب حاصل کی جاسکتی ہیں۔ مزید معلومات یا عربی مکتبے کی کتب کی فہرست حاصل کرنے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کیجئے:
03102864568

ممباسا میں قائم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں شیخ سعید علی حسن شافعی حفظہ اللہ کی آمد

مدنی مرکز کا وزٹ کیا اور امیرِ اہلِ سنّت کو خراجِ تحسین پیش کیا

گزشتہ دنوں افریقی ملک کینیا کے شہر ممباسا میں قائم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کنزُ الایمان میں مولانا شیخ سعید علی حسن شافعی حفظہ اللہ کی آمد ہوئی جہاں ناظمین، اساتذۂ کرام، طلبۂ کرام اور دیگر ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے اُن کا استقبال کیا۔ اس موقع پر شیخ صاحب نے مرکز کا دورہ کیا اور دعوتِ اسلامی کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ساتھ اپنے تعاون کی مکمل یقین دہانی کروائی۔ شیخ سعید علی حسن شافعی صاحب کا کہنا تھا کہ ہمارے شیخ، ہمارے بہت پیارے، ہمارے دلوں کی راحت، مبلغِ اسلام، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے عاشقانِ رسول کی تحریک دعوتِ اسلامی کا قیام لوگوں کو اللہ کی راہ کی طرف بلانے اور انہیں گمراہی کے اندھیرے سے نکال کر علم کی روشنی کی طرف لانے کے لئے کیا۔ دعوتِ اسلامی کے امیر ایک مخلص شخصیت ہیں جو کہ قول و فعل اور حرکات و سکنات میں اخلاص کے ساتھ دین کا کام کرنے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ میں ان تمام کاموں پر شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُن کے لئے دعاگو ہوں کہ اللہ پاک ان کی تمام کوششوں کو قبول فرمائے۔

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

بچے اور علمِ دین

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

ہمارے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ، 1/146، حدیث:224)

پیارے بچّو! یہاں علم سے مراد علمِ دین ہے۔ علم نور ہے، علم ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہے، علم کے ذریعے انسان دین و دنیا میں ترقی کرتا ہے۔ امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: علم حاصل کرنا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (مسند الامام الشافعی، ص249)

تو بچّوں کو بھی چاہئے کہ وہ دینی معلومات حاصل کرتے رہیں، کیونکہ بعض بچّوں کو وضو صحیح سے نہیں کرنا آتا، اسی طرح نماز میں بھی غلطیاں کرتے ہیں، نماز میں ہاتھ کس طرح اُٹھانے ہیں؟ ہاتھ کہاں باندھنے ہیں؟ نظریں کہاں رکھنی ہیں؟ والدین، استاد اور اپنے بڑے بھائی بہنوں کا ادب و احترام کیسے کرنا ہے؟ وغیرہ وغیرہ

اچّھے بچّو! یہ سب علم کی باتیں ہیں جو ہمیں بھی سیکھنی چاہئیں، وضو، نماز اور دیگر معاملات کے متعلق اپنے امّی ابّو، اور ٹیچر (اگر شرعی مسائل اچھی طرح جانتے ہوں تو ان) سے معلومات لیتے رہیں اِن شآءَ اللہ ہمیں بہت سارا علمِ دین حاصل ہوسکتا ہے یوں ہم بھی علم کی برکات پانے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں علمِ دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچّوں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحت

پتنگ اُڑانے کے نقصانات

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

اچّھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

پتنگ اُڑانے کے نقصانات بہت ہیں۔ اِس کی ڈور سے کتنے لوگ زَخمی ہو جاتے ہیں اور کئی لوگوں کی گردنیں تک کٹ جاتی ہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط215)، کرنٹ یا آگ لگنے کی صورت میں بچاؤ کا طریقہ، ص9)

پیارے بچّو! پتنگ اُڑانے کے بہت سے نقصانات ہیں، پتنگ اُڑانے میں وقت اور پیسے دونوں ضائع ہوتے ہیں اور یہ گناہ ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 24/659) پتنگ اور اس کی ڈور بجلی کے تاروں میں پھنس جاتی ہے جس کی وجہ سے بجلی کے تار آپس میں مل بھی جاتے ہیں، جس سے گھریلو الیکٹرانک اشیاء اور علاقے کے ٹرانسفارمرز وغیرہ خراب ہوجاتے ہیں، کبھی تو کئی کئی گھنٹوں کے لئے لائٹ چلی جاتی ہے۔ پتنگ اُڑاتے وقت توجہ نہ ہونے کی وجہ سے چھت سے گرنے یا کسی گاڑی وغیرہ سے ٹکرانے سے سَر پھٹنے، ہاتھ یا پاؤں ٹوٹنے بلکہ جان جانے کا بھی خطرہ ہوتا ہے لہٰذا ہمیں پتنگ نہیں اُڑانی چاہئے۔ (پتنگ بازی کے مزید نقصانات جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ "بسنت میلا" پڑھئے)

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

لکڑی کیسے روشن ہوئی؟

مولانا محمد ارشد اسلم عطّاری مدنی*

صُہیب نے منہ سے چادر ہٹاتے ہوئے کہا: اوہ ہو! بھائی جان! لائٹ آف کرنے کے ساتھ آپ نے فین بھی بند کر دیا۔

خُبیب نے کہا: ارے! میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ تم سو جاؤ!

صُہیب نے پوچھا: تو پھر لائٹ اور فین کس نے بند کیا ہے؟

خُبیب نے کہا: شاید کوئی خرابی ہو گئی ہے۔

دادا جان موبائل کی ٹارچ جلاتے ہوئے کمرے میں انٹر ہوئے تو دوسری طرف سے اُمِّ حبیبہ بھی ساتھ ساتھ آگئی۔ صُہیب نے کہا: دادا جان! یہ گھر کی لائٹ کو کیا ہو گیا؟ دادا جان نے کہا: بیٹا! لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے پورے ایریا کی لائٹ چلی گئی۔

اُمِّ حبیبہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا: دادا جان! لائٹ کو بھی ابھی جانا تھا! دادا جان کچھ کہتے ان سے پہلے خُبیب بولا: دادا جان یہ لوڈ شیڈنگ کیوں ہوتی ہے؟ دادا جان نے کہا: بیٹا! ہمارے ملک میں بجلی استعمال زیادہ ہوتی ہے اور بنتی کم ہے، اس وجہ سے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ اللہ پاک نے چاہا تو ایک دن ہمارے ملک سے لوڈ شیڈنگ بالکل ختم ہو جائے گی۔

دادا جان نے کہا: ہمیں بجلی استعمال کرنے میں بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہئے۔ خُبیب نے کہا: دادا جان! آپ ہمیں بتا دیجئے کہ کیا کیا احتیاط کرنی چاہئیں؟ دادا جان بولے:

1 اگر ایک لائٹ سے ضرورت پوری ہو رہی ہو تو دوسری لائٹ آن نہ کیجئے 2 بلا ضرورت الگ الگ کمروں کے بجائے ایک ہی کمرے میں بیٹھئے اور باہر جاتے وقت لائٹ اور فین بند کر دیجئے 3 جتنا پانی کا استعمال ہو اتنا ہی کیجئے، موٹر زیادہ چلے گی تو بجلی بھی زیادہ خرچ ہو گی 4 فریج کا دروازہ بار بار کھولنے سے اس کی کولنگ میں کمی آتی اور بجلی زیادہ خَرچ ہوتی ہے 5 جب تک پنکھے سے گُزارا ہو سکتا ہو، A.C نہ چلائیے۔

صُہیب نے لیٹے لیٹے ہی کہا: بھائی جان مجھے پیاس لگ رہی ہے پانی لا دیجئے، خُبیب نے ڈرتے ہوئے کہا: وہ۔۔۔ اندھیرا!!

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
ذمہ دار شعبہ بچوں کی دنیا (چلڈرن لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

داداجان نے کہا: میرا موبائل لے جاؤ اور اس کی لائٹ میں پانی کی بوتل اور گلاس لے آؤ تاکہ سب ہی پی لیں پھر میں آپ کو ایک معجزہ سناؤں گا۔ معجزے کا نام سنتے ہی صُہیب کی آنکھوں سے نیند غائب ہی ہوگئی اور وہ اُٹھ کے بیٹھ گیا۔

جب سب بالکل فری ہوگئے تو داداجان نے کہا:

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ گھر چلے گئے۔ کچھ دیر بعد موسم آہستہ آہستہ بارش والا ہونے لگا اور آسمان پر ہر طرف سے کالے بادل آگئے جس کی وجہ سے اور بھی زیادہ اندھیرا محسوس ہونے لگا۔

اب ان صحابی کو گھر بھی جانا تھا۔ رات پہلے سے زیادہ کالی ہوگئی تھی ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا اب کریں بھی تو کیا کریں۔ پہلے زمانے میں نہ تو لائٹ تھی اور نہ ہی ٹارچ۔

جب وہ صحابی رضی اللہ عنہ گھر جانے لگے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں ایک لکڑی دی اور فرمایا: تم ڈرے بغیر اپنے گھر جاؤ! یہ لکڑی تمہارے ہاتھ میں ایسے روشن ہوجائے گی کہ دس دس لوگ آگے پیچھے اس کی روشنی میں چل سکیں گے۔ اور جب تم گھر پہنچو گے تو ایک کالی چیز کو دیکھو گے اس کو مار کر گھر سے نکال دینا۔

صُہیب نے کہا: داداجان! کیا سچ مُچ لکڑی روشن ہوگئی تھی؟

داداجان نے جواب دیا: ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جس چیز کے بارے میں جیسا کہہ دیا وہ پھر ایسا ہی کرتی تھی۔ آپ نے چاند اور سورج والے معجزے میں بھی سُنا تھا کہ کس طرح انہوں نے بات مانی تھی۔

داداجان نے کہا: اچھا! آگے تو سنو پھر کیا ہوا۔

وہ صحابی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھر سے نکلے تو لکڑی خود بخود روشن ہوگئی جیسے ٹیوب لائٹ ہو اور جیسا ہمارے پیارے نبی نے کہا تھا ویسا ہی ہوا کہ اس سے اتنی روشنی ہوگئی کہ آگے پیچھے دس دس لوگ چل سکیں۔

لکڑی سے نکلنے والی روشنی میں وہ صحابی اپنے گھر آسانی سے پہنچ گئے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ بھی بتایا تھا کہ گھر میں کالی چیز ہوگی۔ سچ میں کالی چیز موجود تھی انہوں نے اسے مار کر گھر سے نکال دیا۔ (مسند احمد، 4/131، حدیث:11624)

خُبیب بولا: داداجان! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کیسے معلوم ہوا کہ گھر میں کالی چیز ہوگی؟ داداجان نے مسکراتے ہوئے کہا: بیٹا خُبیب! اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو قیامت تک آنے والی ہر ہر چیز کے بارے میں بتادیا، اس لئے ہمارے نبی Past (ماضی) اور Future (مستقبل) کی باتیں بتادیا کرتے تھے۔ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے خبیب بیٹا! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو وہ بات بھی جان لیا کرتے تھے جو ابھی دل میں ہوتی تھی۔

اُمِّ حبیبہ نے کہا: داداجان! لائٹ تو ہے نہیں، آپ Past یا Future والا کوئی واقعہ ہی سنا دیجئے۔ دادا جان واقعہ سوچ ہی رہے تھے کہ لائٹ آگئی۔ داداجان نے کہا: بچّو! اب آپ لوگ سوجاؤ، اللہ پاک نے چاہا تو میں بعد میں سنادوں گا۔ یہ کہہ کر داداجان اپنے کمرے میں چلے گئے۔

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اکتوبر 2021ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) بلال منیر (فیصل آباد) (2) بنتِ علیم الدین (نواب شاہ) (3) بنتِ محمد کامران (اسلام پورہ، دینہ)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 غزوۂ احد میں 2 کدو، کھجور، انگور، خربوزہ، تربوز، گوشت، دودھ، جو، شہد، سرکہ اور ستو (جس نے ان میں سے کوئی سے پانچ نام لکھے اس کا جواب درست ہے۔) **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** ❁ بنتِ عبد الکریم (سیالکوٹ) ❁ محمد حسنین عزیز (کراچی) ❁ بنتِ محمد اختر (گوجرانوالہ) ❁ بنتِ عزیز احمد (اسلام آباد) ❁ محمد جیلان رضا (میرپور خاص) ❁ بنتِ صغیر احمد (ٹنڈوالہ یار) ❁ بنتِ گل رحمان (اٹک) ❁ بنتِ محمد رفیق عطاریہ (کراچی) ❁ بنتِ محمد خالد عطاری (کوٹ ادو) ❁ عبد اللہ عطاری (گجرات) ❁ کلیم اللہ (راجن پور) ❁ غلام لطیف (خانیوال)۔

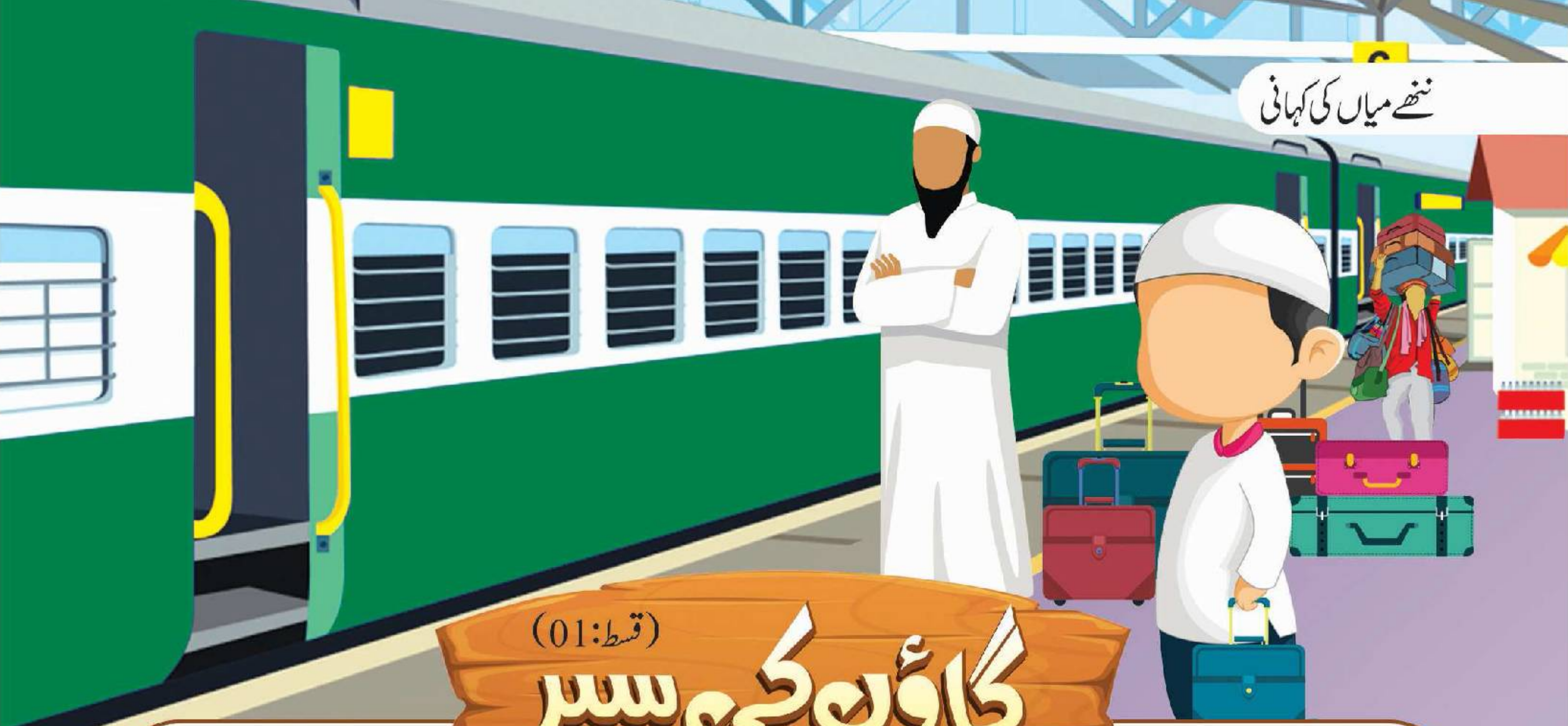

(قسط:01)

گاؤں کی سیر

مولانا حیدر علی مدنی*

دوپہر کے کھانے پر ننھے میاں نے خوشی سے اپنی گرمی کی چھٹیوں کا اعلان کیا تو ماموں جان بولے: باجی! پھر ہم کل ہی روانہ ہو جاتے ہیں۔

امی جان بولیں: جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ امی جان کی بات ختم ہوئی تو ننھے میاں بولے: کہاں جانا ہے امی جان؟

امی جان کے بجائے ماموں جان بولے: ہم آپ کو اپنے گاؤں لے جارہے ہیں ننھے میاں! یہ سُن کر تو ننھے میاں کی خوشی کا ٹھکانا نہیں رہا، کھانا بھول چکے تھے۔ رات میں بھی نانی اماں کے گھر جانے کی خوشی میں بڑی مشکل سے ننھے میاں کو نیند آئی اور خواب میں بھی گاؤں، لہلہاتی فصلوں والے کھیت، ٹیوب ویل جو کچھ آج تک اردو کی کتاب میں پڑھا تھا سب کچھ دیکھتے رہے۔

اگلے روز فجر کی نماز کے بعد سب نے ناشتہ کیا، امی جان نے سفری بیگ رات ہی تیار کر دیئے تھے، ناشتے کے بعد سب نہا دھو کر تیار ہوئے تب تک ابو جان رکشہ لے آئے تھے، دادی اماں سے سلام اور دعائیں لے کر ننھے میاں، امی جان اور ماموں جان کے ساتھ گھر سے روانہ ہوگئے۔

کراچی سے راولپنڈی جانے والی تیز گام ایکسپریس پلیٹ فارم نمبر 1 پر آرہی ہے! اعلان سُن کر قُلی اپنے اپنے مسافروں کے سامان کو سر پر لادنا شروع ہوگئے، ماؤں نے بچوں کو پٹڑی کی طرف جانے سے روکنے کے لئے ان کے ہاتھ پکڑ لئے، اتنے میں ماموں جان پانی، جوس، پھل اور نمکو لے آئے اور امی جان کو پکڑا کر بھاری بیگ خود اٹھا لئے اور کہا: باجی ہماری کوچ نمبر 4 ہے، آپ میرے پیچھے پیچھے آجائیں۔

ریل گاڑی میں اپنی برتھ پر پہنچ کر ننھے میاں اور امی جان تو بیٹھ گئے جب کہ ماموں جان نے دونوں بیگ طریقے سے برتھوں کے نیچے رکھ دیئے تاکہ دوسری سواریوں کے بیگ بھی نیچے ہی آسکیں۔ امی جان نے ننھے میاں کو پہلے سفر کی دعا اور پھر سُورۃُ القُریش پڑھائی، اتنے میں ٹرین کی وِسْل سنائی دی تو ماموں جان نے بتایا کہ یہ ریل گاڑی چلنے کی نشانی ہے، ننھے میاں اب آپ نے ہاتھ کھڑکی سے باہر نہیں نکالنا۔ شہر سے باہر نکلتے ہی ٹرین کی اسپیڈ تیز ہوئی تو ننھے میاں باہر دیکھتے ہوئے بولے: امی جان! دیکھیں گھر، درخت سب کیسے پیچھے کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ جی بیٹا، یہ لو جوس پی لو۔ باتیں کرتے، کھاتے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ

پیتے حیدر آباد آگیا تو ننھے میاں بولے: ماموں جان! اور کتنی دیر ہے ہمارا گاؤں آنے میں؟

ماموں جان جو چائے پی رہے تھے بولے: بس ننھے میاں چار اسٹیشن بعد ہمارا اسٹاپ آجائے گا۔ آئیں آپ کو ٹرین گھماتے ہیں۔ ماموں جان نے ننھے میاں کی انگلی پکڑی اور چل پڑے، ایک جگہ لکھا تھا: بلا ضرورت زنجیر کھینچنے والے کو 2000 روپے جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

ننھے میاں: ماموں جان! یہ کیوں لکھا ہے؟

ماموں جان بولے: بیٹا کسی ایمرجنسی کی صورت میں ریل گاڑی روکنے کے لئے ایک زنجیر لگی ہوتی ہے، البتہ کوئی شرارتاً نہ کھینچ دے اس لئے یہ نوٹس لکھ کر لگایا گیا ہے۔

واپس آکر ننھے میاں تو اوپر والی برتھ پر سو گئے اور امی جان اپنے بھائی کے ساتھ باتیں کرنے لگیں۔ تین گھنٹے بعد امی جان نے اٹھایا، ننھے میاں! ہم اپنے اسٹیشن پہنچنے والے ہیں، اٹھ جائیں۔ ننھے میاں آنکھیں مَلتے اٹھے تو ماموں جان نے انہیں پکڑ کر نیچے اتار لیا اور امی جان ان کا منہ دھلانے لے گئیں۔ واپس آکر بیٹھیں تو ٹرین خیر پور اسٹیشن میں داخل ہو چکی تھی اور پلیٹ فارم پر قُلی اس کے ساتھ ساتھ بھاگ رہے تھے۔ ماموں جان نے دونوں بیگ سنبھال لئے تھے اور امی جان نے ننھے میاں کا ہاتھ پکڑ لیا، ریل گاڑی سے نیچے اترتے ہی سامنے چھوٹے ماموں نظر آگئے اور قریب آکر سلام کرنے کے بعد بولے: آہا، ہمارے ننھے میاں ہم سے ملنے آئے ہیں اور ساتھ ہی انہیں اٹھا کر گلے سے لگالیا۔ باقی سب سے مل کر انہوں نے بڑے بھائی جان سے ایک بیگ لے لیا اور بولے: باجی آجائیں، باہر گاڑی کھڑی ہے گاؤں ہم اسی پر جائیں گے۔

پیارے بچو! ننھے میاں نے گاؤں میں کیا دیکھا، اس کے لئے آپ کو اگلی قسط کا انتظار کرنا پڑے گا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مولانا ابو محمد عطّاری مدنی*

سوال: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی والدہ ماجدہ کا مزار شریف کہاں ہے؟

جواب: مکّے اور مدینے کے درمیان "اَبْواء" نامی مقام پر۔

(الروض الانف، 3/213، مراٰۃ المناجیح، 2/523)

سوال: وہ کون سے صحابی ہیں جو پہلے یہودی عالم تھے اور اسلام لانے کے بعد انہیں وحی لکھنے کا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ۔

(الاعلام للزرکلی، 1/82)

سوال: وہ کون سے شہید ہیں جن کی نمازِ جنازہ 70 بار پڑھی گئی؟

جواب: 70 مرتبہ نمازِ جنازہ کا یہ خاصہ سیّدُ الشّہداء حضرت سیّدُنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے جنگِ احد کے شہداء کی نمازِ جنازہ ادا فرماتے ہوئے ہر شہید کے ساتھ حضرت حمزہ کی میت کو بھی شامل رکھا۔ (طبقات ابن سعد، 3/7)

سوال: وہ کون سے صحابی ہیں جن کا نام قراٰنِ مجید میں آیا ہے؟

جواب: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ۔ (پ22، الاحزاب: 37)

سوال: ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حج کس سنِ ہجری میں ادا فرمایا؟

جواب: 10 ہجری میں۔ (طبقات ابن سعد، 2/130)

سوال: حضرت سیّدُنا آدم علیہ السَّلام نے جنّت میں کتنا عرصہ قیام فرمایا؟

جواب: حضرت سیّدُنا آدم علیہ السَّلام نے جنّت میں 500 سال قیام فرمایا۔ (طبقات ابن سعد، 1/30)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرن لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

گدھے ہو کیا؟

مولانا شاہ زیب عطّاری مدنی*

ارے یار! صبح صبح کے اتنے اچھے موسم میں تم اداس کیوں ہو؟ کیا ہوا ہے جو پریشان بیٹھے ہو؟ شیفی بندر نے باہر جاتے ہوئے پڑوسی گدھے کو دیکھ کر کہا۔

بس یار کیا بتاؤں! میں لوگوں سے تنگ آگیا ہوں، لوگ میرے ساتھ اچھا نہیں کرتے، گدھے نے وجہ بتائے بغیر شکایتی جواب دیا۔

میری جان! پھر بھی پتا تو چلے، آخر ہوا کیا ہے؟ جو تم سب لوگوں سے ہی ناراض ہو، شیفی بندر نے ناراضی کی وجہ پوچھتے ہوئے کہا۔

میرے دوست! لوگ ہماری برادری کو تھوڑی سی بھی عزّت نہیں دیتے، سب ہمیں عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں، جس کو دیکھو وہ دوسرے کی بے عزتی کرنے، اسے بیوقوف کہنے کے لئے ہمارا نام استعمال کرتا ہے:

گدھا! گدھے ہو کیا! بالکل گدھے ہو!

جبکہ ہم اس سلوک کے حقدار نہیں ہیں کہ ہم تو سب کے کام آتے ہیں، کسی کا سامان اٹھانا ہو، پانی لانا ہو، اس کے علاوہ اور دوسرے کام ہوں ہم سب کے کام آتے ہیں، بات مکمل کرتے کرتے گدھا رونے لگ گیا۔

شیفی بندر نے گدھے کو چپ کرواتے ہوئے کہا: میرے پیارے دوست! تم سب اچھے ہو، اس میں کوئی شک نہیں سب کے کام آتے ہو، تمہاری اچھائیوں کا کون انکار کر سکتا ہے،

گدھے نے بیچ میں ٹوکتے ہوئے کہا: ہاں صحیح کہا آپ نے! ہماری خدمات کا کوئی انکار نہیں کر سکتا، لیکن مانتا بھی تو کوئی نہیں ہے، بس ذلیل کرنے کے لئے ہی بچے ہیں ہم۔ بس میں نے سوچ لیا ہے کہ یہاں کے لوگوں سے تعلق رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں آج کے بعد میں اپنے گھر میں ہی رہوں گا کسی سے بھی نہیں ملوں گا۔

گدھے کی باتیں سُن کر شیفی بندر کو اپنے دکھ بھی یاد آگئے، تو اس نے کہا: ہمیں بھی اچھے لفظوں سے یاد نہیں کیا جاتا! اس لئے ان کے اس سلوک سے تنگ آکر تم نے بالکل صحیح سوچا ہے، میں بھی تمہاری طرح کسی سے نہیں ملوں گا، ان سب کا بائیکاٹ کرتا ہوں۔

کچھ دنوں تک بندر اور گدھا دونوں اپنے گھروں سے باہر نہیں نکلے اور کسی سے بھی نہیں ملے جس کی وجہ سے ایک دن

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا (چلڈرن لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

گدھے کا دوست ہرن گھر آپہنچا اور آواز دی: گدھے بھیّا! گدھے بھیّا!

اندر سے آواز آئی: کون ہے؟

آپ کا دوست ہرن ہوں۔

گدھے نے باہر آتے ہوئے کہا: ویلکم! خیریت سے آنا ہوا؟

جی جی خیریت ہی ہے، میں آپ کی طبیعت پوچھنے آیا تھا، کچھ دنوں سے آپ محلے میں نظر نہیں آرہے۔

گدھے نے اپنی اور بندر کے درمیان ہونے والی ساری کہانی بتائی۔

ہرن نے ہمت دیتے ہوئے کہا: میرے دوست! دکھی نہیں ہوتے، اپنا دل بڑا رکھتے ہیں۔

گدھا: میرے دوست ہرن! آپ کو تو کوئی ٹینشن نہیں، سب آپ کو پسند کرتے ہیں، جب کسی کی خوبصورتی بیان کرنی ہو تو آپ سے ملاتے ہیں اور سب آپ کو بہت عزت دیتے ہیں جبکہ ہمارے ساتھ ایسا رویّہ نہیں ہے۔

ہرن نے سمجھاتے ہوئے کہا: سب کی اپنی اپنی خوبیاں ہیں اور اپنے کام ہیں، اب دیکھو نا! ہر ایک کو آپ کی ضرورت پڑتی ہے، آپ کو رہنے کے لئے الگ اور بہترین گھر دیتے ہیں، تینوں ٹائم مزے مزے کے کھانے کھلاتے ہیں جبکہ ہمیں دیکھو! پہلے گولی یا تیر سے ہمارا شکار کرتے ہیں اور پھر ہم کو آگ پر پکا کر کھا جاتے ہیں، اب تم ہی بتاؤ! ایسی تعریف کا ہم کیا کریں گے؟

گدھے کو ہرن کی بات سمجھ میں آگئی پھر یہاں سے یہ دونوں بندر کے پاس گئے اور اسے بھی سمجھا کے راضی کرلیا۔

پیارے بچّو!

کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ہمت بڑھانے کے بجائے حوصلہ توڑ دیتے ہیں لیکن ہمیں پریشان نہیں ہونا چاہئے اور ان کی اس قسم کی باتوں پر بالکل بھی توجّہ نہیں دینی چاہئے بلکہ جو اچھا کام کررہے ہوں اس میں اور تیزی لائیں اور ترقی کے راستے پر بڑھتے چلے جائیں۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! مسجدیں عبادت کی جگہیں ہیں۔ ہمیں مسجدوں کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔ مسجد میں شرارتیں، مذاق، بھاگنا اور شور وغیرہ نہیں کرنا چاہئے۔ ایسا کرنے سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے۔ مسجد میں اللہ پاک اور اس کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی باتیں کرنی چاہئیں۔ قراٰنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہئے اور نماز پڑھنی چاہئے۔ پوری دنیا میں 38 لاکھ سے بھی زیادہ مسجدیں ہیں جبکہ ان میں سے کچھ مسجدیں تو بہت مشہور ہیں جیسے مدینہ شریف والی مسجدِ نبوی اور مکّۂ مکرمہ والی مسجدِ حرام۔

ق	ع	ر	ت	ے	ئ	ی	ہ	پ
ب	گ	ھ	ن	ی	ت	ل	ب	ق
ل	ڈ	ا	ب	ق	ا	ر	ح	ج
ت	ص	غ	و	ق	ء	ڑ	ر	م
ی	آ	ح	ی	و	ش	ٹ	ا	س
ن	ظ	ض	و	ع	ہ	ع	م	ج
ش	ث	خ	ی	ص	ق	ا	ل	د
چ	ژ	ذ	ش	چ	ط	ب	ن	م

آپ نے اوپر سے نیچے، سیدھی سے الٹی طرف حروف ملا کر 6 مسجدوں کے نام تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ ”مسجد“ کو تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔ اب یہ نام تلاش کیجئے: 1 حَرام 2 اقصیٰ 3 نَبوی 4 قُبا 5 جُمعہ 6 قِبلَتَین۔

مدرسۃُ المدینہ گُلیانہ (گجرات، پنجاب)

دعوتِ اسلامی 80 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، انہیں میں سے ایک شعبہ مدرسۃُ المدینہ بھی ہے جس کی ایک برانچ مدرسۃ المدینہ فیضان مدینہ گلیانہ ہے جو کہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں واقع ہے۔

مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ گلیانہ کا سنگِ بنیاد و افتتاح حاجی خادم رضا عطّاری (کابینہ ذمہ دار مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ) نے کیا۔ اس مدرسے کی تعمیر کا آغاز 2010 میں جبکہ باقاعدہ کلاسز کا سلسلہ 2011 میں ہوا۔

یہ مدرسۃُ المدینہ ایک وسیع رقبہ پر مشتمل ہے، یہاں ناظِرہ کی 1 جبکہ حفظ کی 2 کلاسز ہیں۔ اب تک (یعنی 2021ء تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 38 طَلَبہ قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پاچکے ہیں جبکہ 163 بچّے ناظِرہ قراٰنِ کریم مکمّل کرچکے ہیں۔ یہاں سے فراغت پانے والے تقریباً 17 طلبہ نے حصولِ علمِ دین کے لئے درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لیا۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول "مدرسۃُ المدینہ فیضان مدینہ گلیانہ کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 علم کے ذریعے انسان دین و دنیا میں ترقی کرتا ہے 2 ہمیں پتنگ نہیں اڑانی چاہئے 3 ہمیں پریشان نہیں ہونا چاہئے 4 جو کچھ آج تک اردو کی کتاب میں پڑھا تھا 5 مسجد میں شرارتیں، مذاق، بھاگنا، اور شور وغیرہ نہیں کرنا چاہئے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (دسمبر 2021ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: واقعۂ اجنادین کس سنِ ہجری میں پیش آیا؟

سوال 02: وہ کون سے صحابی ہیں جن کا نام قراٰنِ مجید میں آیا ہے؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

مَدَنی ستارے

اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، "مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ گلیانہ" میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے 12 سالہ علی حسن بن تنویر اختر کے تعلیمی واخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

اَلحمدُ لِلّٰہ! ایک ماہ میں مکمل ناظرہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی جبکہ تقریباً 12 ماہ میں قراٰنِ کریم حفظ کیا۔ تقریباً 6 ماہ سے گھر درس دینے کے ساتھ ساتھ علم کی پیاس بجھانے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت اور المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کی 40 سے زائد کتب و رسائل کا مطالعہ کرچکے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے ملنے والے ہفتہ وار رسائل میں سے بھی 40 رسائل کا مطالعہ کرلیا ہے۔ درسِ نظامی (عالم کورس) کے بعد مفتی کورس کے لئے بھی پُرعزم ہیں۔

ان کے استاذِ محترم ان کے بارے میں تاثرات دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ماشآءَ اللہ! اچھا اور محنتی بچّہ ہے، سبق سے کبھی ناغہ نہیں کیا۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 دسمبر 2021ء)

نام مع ولدیت:------------ عمر:---- مکمل پتا:------------

موبائل/واٹس ایپ نمبر:------------ (1) مضمون کا نام:------------ صفحہ نمبر:------

(2) مضمون کا نام:------------ صفحہ نمبر:------ (3) مضمون کا نام:------------ صفحہ نمبر:------

(4) مضمون کا نام:------------ صفحہ نمبر:------ (5) مضمون کا نام:------------ صفحہ نمبر:------

نوٹ ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان فروری 2022ء کے "ماہنامہ فیضان مدینہ" میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (دسمبر 2021ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 دسمبر 2021ء)

جواب: 1............ جواب: 2............

نام............ ولدیت............ موبائل / واٹس ایپ نمبر............

مکمل پتا............

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان فروری 2022ء کے "ماہنامہ فیضان مدینہ" میں کیا جائے گا۔

والدین کے مزاج کا بچوں پر اثر

مولانا آصف جہانزیب عطّاری مَدَنی*

بچّے والدین کا آئینہ ہوتے ہیں کیونکہ والدین کا کردار اور مزاج بچّوں پر ڈائریکٹ اثر انداز ہوتا ہے اگر والدین کا اپنا مزاج اور اندازِ تربیت بچّوں کے لئے مناسب نہیں تو پہلے اپنی تربیت کی ضرورت ہے۔ لہٰذا بچّوں کی تربیت سے پہلے والدین کو اپنا مزاج اور اندازِ تربیت بدلنا ہوگا۔ ہمارے معاشرے میں پائے جانے والے والدین مختلف مزاج رکھتے ہیں مثلاً:

1 **ہر کام میں ماہر بچّوں کے خواہشمند:** ان لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کہ ان کے بچّے ہر کام میں ماہر ہوں، وہ لوگ اپنے معیار سے کم درجے کی کوئی چیز پسند نہیں کرتے۔ ایسے والدین کے بچّے ان کی امیدوں پر کم ہی پورا اُترتے ہیں 2 **بچّوں کو سر پہ چڑھانے والے:** یہ لوگ بچّوں کو کچھ نہیں کہتے، بچّے چاہے کچھ بھی کرلیں۔ ایسے بچّے معاشرے میں بگڑی ہوئی اولاد کے ٹائٹل سے جانے جاتے ہیں، ان میں اچھے بُرے کی تمیز کرنے کی صلاحیت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے، کبھی کبھی تو والدین بھی ان کے بگڑے مزاج کا شکار ہوجاتے ہیں 3 **بے اصول والدین:** ایسے والدین کے اکثر کام بے ترتیب و بے اصول ہوتے ہیں، نظم وضبط کا فقدان ہوتا ہے جس کی وجہ سے بچّے اکثر ذہنی الجھن کا شکار رہتے ہیں ایسے بچّوں کی زندگی بھی بے مقصد ہی گزرتی ہے اور انہیں اپنی غلطیوں سے سیکھنے کا موقع نہیں ملتا 4 **غصیلے اور بد مزاج:** کچھ والدین کے مزاج پر ہر وقت غصہ غالب رہتا ہے جس کی وجہ سے بچّے والدین کے پیار کو ترستے رہتے ہیں، نتیجۃً ایسے بچّے جھگڑالو ہوجاتے ہیں اور والدین سے دور ہوجاتے ہیں نیز اپنی بات منوانے یا کسی کو نصیحت کرنے کے لئے غصے اور مار پیٹ ہی کا سہارا لیتے ہیں 5 **احسان جتلانے والے:** یہ والدین ہر وقت اپنے بچّوں پر احسانات جتاتے رہتے ہیں، خاص طور پر جب بچّوں سے کوئی غلطی ہوجائے اس وقت تو اپنی قربانیوں کی پوری کہانی سنادیا کرتے ہیں۔ ان کے بچّے خود کو مجرم سمجھنے لگتے ہیں 6 **دوسروں سے موازنہ کرنے والے:** یہ والدین اکثر اپنے بچّوں کا دوسروں سے موازنہ کرتے رہتے ہیں۔ دوسروں کی کامیابی اور اپنے بچّوں کی ناکامی پر اظہارِ افسوس کرتے رہتے ہیں، ایسے بچّے اکثر پَست حوصلہ ہوجاتے ہیں اور احساسِ کمتری کا شکار رہتے ہیں 7 **بچّوں پر اپنی پسند نافذ کرنے والے:** ایسے والدین چاہتے ہیں کہ ان کے بچّے وہی کام کریں جو انہیں پسند ہوں، وہی فیلڈ اختیار کریں جو وہ چاہتے ہوں، یہ بچّوں کو اپنی خواہش کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے بچّوں کی اپنی خواہشات دَم توڑ جاتی ہیں۔ ان کی آگے بڑھنے کی صلاحیت کم ہوجاتی ہے، اکثر ایسے بچّے والدین کے رویے کا شکوہ کرتے نظر آتے ہیں 8 **حوصلہ افزائی نہ کرنے والے:** ایسے والدین اپنے بچّوں کو کچھ نیا نہیں کرنے دیتے۔ ہر وقت روک ٹوک کرتے رہتے ہیں، کسی اچھے کام پر ان کی حوصلہ افزائی نہیں کرتے۔ نتیجۃً ان کی ذہنی صلاحیتیں بیکار ہوجاتی ہیں۔ ایسے بچّے زندگی کے ہر موڑ پر دوسروں کے محتاج نظر آتے ہیں 9 **مثالی ماں باپ:** جن میں منفی صفات نہیں ہوتیں، ایسے والدین اپنے بچّوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، بچّوں کو ان کی درست خواہش کے مطابق کچھ کرنے کی آزادی دیتے ہیں، بچّوں کی غلطی پر انہیں غصہ کرنے اور روکنے ٹوکنے کے بجائے پیار محبّت سے انہیں غلطیوں کا احساس دلاکر ان کی تربیت کرتے ہیں۔ ایسے بچے معاشرے میں کامیاب فرد کی حیثیت سے زندگی گزارتے ہیں اور اپنی فیلڈ میں ماہر سمجھے جاتے ہیں۔

محترم والدین! غور کیجئے کہ آپ کا شمار کن میں ہوتا ہے؟ اگر آپ مذکورہ رویّوں میں سے کسی منفی رویے کے حامل ہیں تو فوراً اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش کیجئے تاکہ آپ کا بچّہ اس منفی رویے کی لپیٹ میں نہ آئے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

اسلام اور عورت

راہِ خدا میں خرچ

اُمِّ میلاد عطاریہ*

راہِ خدا میں خرچ کرنا وہ عظیم عمل ہے جس کے فوائد آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی حاصل ہوتے ہیں اس کارِ خیر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ قراٰنِ کریم کی کئی آیات میں اور کثیر احادیثِ کریمہ میں اس کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ دو احادیثِ کریمہ ملاحظہ کیجئے: (1) بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلاشُبہ مُسلمان قیامت کے دن اپنے صَدَقہ کے سائے میں ہوگا۔(شعب الایمان، 3/212، حدیث:3347) (2) بے شک صَدَقہ ربّ کے غضب کو بجھاتا اور بُری مَوْت کو دور کرتا ہے۔(ترمذی، 2/146، حدیث:664)

خواتین کو چاہئے کہ ان احادیث کو پیشِ نظر رکھیں اور خوب خوب صدقہ و خیرات کی عادت بنائیں عموماً راہِ خُدا میں دیتے وقت شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر میں نے مسجد یا مدرسہ میں مال دیا تو میری ضرورتیں کیسے پوری ہوں گی؟ میرے بچّوں کی شادی کے اَخراجات کیسے پورے ہوں گے؟ تو اس شیطانی وسوسے کو رد کر دیجئے اور اپنے ذہنوں میں یہ بات بٹھانے کی کوشش کیجئے کہ صدقہ دینے سے ہر گز کبھی بھی مال کم نہیں ہوتا۔ حدیثِ نبوی ہے: کسی بندے کا مال صَدَقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔(مسلم، ص1071، حدیث:6592)

لٰہذا صدقہ کرنے میں بخل نہیں کرنا چاہئے ایک بار تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت اسماء بنتِ ابو بکر رضی اللہ عنہا کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: خرچ کر اور شُمار نہ کیا کر، ورنہ اللہ پاک بھی تجھے شُمار کرکے دے گا اور مال کو اپنے پاس روک کر نہ رکھ، ورنہ اللہ پاک بھی تجھ سے اپنا رِزْق روک لے گا نیز بقدرِ استطاعت خرچ کیا کر۔(بخاری، 1/483، حدیث:1434 ملتقطاً)

ہمارا یہ بھی مِزاج بن چکا ہے کہ جلد نتائج یا فوری فائدہ دینے والی چیز پر ہی نظر رکھتی ہیں اور ہم دنیوی زندگی کو فوکس کرتے ہوئے اس کی آسائش و آرام کی پلاننگ کرتی ہیں نیز اپنے گھر والوں کے مستقبل کی فکر میں کسی نہ کسی طرح مال جمع کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں وجہ یہ ہے کہ جس کام کی لگن ہو انسان اس کیلئے راستے تلاش کر ہی لیتا ہے۔ لیکن شاید ہمارے پیشِ نظر وہ مشکل وقت نہیں جب ہمیں ہمارے اعمال کا بدلہ دیا جارہا ہوگا تو اس وقت یہی صدقہ ہمارے کام آئے گا یاد رہے صدقے سے دنیا و آخرت کی بڑی سے بڑی پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔

پیاری اسلامی بہنو!

اس لئے ہمیں خود بھی اور اپنی بالغ اولاد کو بھی اس بات کی تربیت دینی چاہئے کہ وہ روزانہ، ہفتہ وار یا ماہانہ کچھ نہ کچھ راہِ خدا میں خرچ کرکے اپنی آخرت اچھی کریں۔ اس کا آسان طریقہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اپنے گھروں میں صدقہ بکس رکھ لیں، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ گھرانوں میں اس بات کی ترغیب دی جاتی ہے اور گھروں میں جو بکس رکھا جاتا ہے، اُسے ”گھریلو صدقہ بکس“ کہتے ہیں۔ آپ بھی اپنے گھروں میں اس کو رائج کریں اور اپنی آخرت بہتر کریں۔

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

حضرت سَہلہ بنتِ سُہیل رضی اللہُ عنہا

مولانا ابرار اختر القادری*

حضرت سَہلہ بنتِ سُہیل رضی اللہ عنہا کا شمار ان ذی قدر صحابیات میں ہوتا ہے جنہیں اپنی ذاتی شرافت و دیانت داری کے علاوہ حسب و نسب کے اعتبار سے بھی قُریش میں ایک مقام حاصل تھا، آپ عامر بن لُوی کی اولاد میں سے تھیں، آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنتِ عبد العُزّیٰ تھا جو کہ صحابیہ تھیں، آپ رضی اللہ عنہا وہ خوش نصیب خاتون ہیں جنہوں نے ابتدا ہی میں اسلام قبول کرلیا تھا۔ (1)

آپ کے شوہر حضرت ابو حذیفہ رضی اللہُ عنہ بھی سابقُ الاسلام صحابہ میں سے تھے جنہیں صرف 43 صحابۂ کرام کے بعد ہی شرفِ اسلام مل چکا تھا۔ (2)

حضرت سہلہ اور آپ کے شوہر حضرت ابو حذیفہ رضی اللہُ عنہما اسلام کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑ کر حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے مہاجرینِ اولین کے قافلے میں شامل تھے، حبشہ ہی میں آپ کے بیٹے محمد بن ابو حُذَیفہ پیدا ہوئے۔ (3)

اس ہجرت میں آپ کی بہن حضرت اُمِّ کلثوم اور بھائی حضرت عبدُ اللہ رضی اللہُ عنہما بھی شریک تھے، پھر جب کفّارِ مکّہ کے غلط پروپیگنڈے کی وجہ سے مہاجرینِ حبشہ واپس لوٹے تو آپ بھی واپس آگئیں اور اس کے بعد دوبارہ ہجرتِ مدینہ کی سعادت بھی پائی۔ (4)

کتبِ سیرت میں حضرت سَہلہ بنتِ سُہیل رضی اللہ عنہا کے مذکور حالاتِ زندگی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی آپ کی تکریم اور آپ پر شفقت فرماتے تھے، بعض اہم معاملات میں اعذار پیش آنے کے باعث جن خوش نصیبوں کو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خصوصی رعایتوں سے نوازا ان میں سے آپ بھی ہیں، چنانچہ

ایک بار حضرت سَہلہ رضی اللہُ عنہا کو ایک عارضہ لاحق ہوا تو اس کی وجہ سے آپ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر نمازوں کے لئے طہارت کا مسئلہ دریافت کیا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پہلے پہل تو ہر نماز کے لئے علیحدہ غسل کرنے کا حکم دیا مگر جب ان کو اس میں دشواری کا سامنا ہوا تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس معاملے میں نرمی برتتے ہوئے انہیں رخصت عنایت فرمادی۔ (5)

(1) اسد الغابہ، 7 / 169 ملخصاً (2) الاصابہ، 7 / 74 ماخوذاً (3) الروض الانف، 2 / 91 ماخوذاً (4) سبل الہدیٰ والرشاد، 2 / 363 تا 369 ملتقطاً (5) ابو داؤد، 1 / 136، حدیث: 295 ماخوذاً۔

* شعبہ فیضان صحابیات وصالحات، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کراچی

کیا عورت کے لئے شوہر کا دادا اور نانا محرم ہیں؟

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کے لیے جیسے اس کا سسر محرم ہوتا ہے، اسی طرح کیا اس کا دادا سسر اور نانا سسر یعنی شوہر کا دادا یا نانا محرم ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: عورت جس مرد سے نکاح کر لیتی ہے، اس مرد کے تمام آباؤ اجداد یعنی باپ، دادا، نانا، وغیرہ عورت کے محرم بن جاتے ہیں۔ لہٰذا عورت کا دادا اور نانا سسر یعنی شوہر کا دادا اور نانا بھی محرم ہے۔

محرم عورتوں کا بیان کرتے ہوئے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَحَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ﴾ ترجمہ کنزُالایمان: اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبییں۔ (پ4، النسآء:23) اسی آیتِ کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے علامہ کاسانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”حلیلۃ الابن من الصلب وابن الابن وابن البنت وان سفل“ یعنی بیٹے، پوتے اور نواسے نیچے تک کی بیویاں بھی محرمات میں شامل ہیں۔ (بدائع الصنائع، 3/419) اس آیتِ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے تفسیرِ نعیمی میں ہے: ”ابناء سے مراد ساری اولاد ہے بیٹا، پوتا، نواسہ وغیرہ“ (تفسیر نعیمی، 4/577)

محرمات کا بیان کرتے ہوئے فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”وحلیلۃ ابن الابن وابن البنت وان سفلن لقولہ تعالٰی وَحَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ“ یعنی اپنے پوتے اور نواسے کی بیویوں سے نکاح کرنا جائز نہیں، اللہ عزوجل کے فرمان ”ترجمہ کنزُ الایمان: (تم پر حرام ہوئیں) تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبییں“ کی وجہ سے۔ (خزانۃ الفقہ، ص103)

امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے سوال ہوا: ”رشتہ داروں کی کن کن عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں؟ اور کن کن سے ناجائز؟“ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے امامِ اہلسنّت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: ”وہ شخص جن کی اولاد میں ہے جیسے باپ، دادا، نانا، جو اس کی اولاد میں ہو، جیسے بیٹا، پوتا، نواسا، ان کی بیبیوں سے نکاح حرام ہے۔“ (فتاوٰی رضویہ، 11/467)

محرمات کا بیان کرتے ہوئے بہارِ شریعت میں ہے: ”بیٹے پوتے وغیرہما فروع کی بیبیاں“ (بہار شریعت، 2/22)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

*محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

جمادَی الاُولیٰ کے چند اہم واقعات

2 جمادَی الاُولیٰ 1286ھ یومِ وصال
جدِّ اعلیٰ حضرت علّامہ مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438ھ پڑھئے۔

7 جمادَی الاُولیٰ 735ھ یومِ عرس
حضرت شاہ رُکنِ عالَم ابوالفتح رُکنُ الدّین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438ھ پڑھئے۔

8 جمادَی الاُولیٰ 1334ھ یومِ وصال
حضرت علّامہ مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438 اور 1439ھ پڑھئے۔

17 جمادَی الاُولیٰ 73ھ یومِ شہادت
حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438ھ پڑھئے۔

17 جمادَی الاُولیٰ 1362ھ یومِ وصال
شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃُ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438 اور 1440ھ پڑھئے۔

22 جمادَی الاُولیٰ 578ھ یومِ وصال
امام الاولیاء حضرت سیّد احمد کبیر رفاعی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438ھ پڑھئے۔

27 جمادَی الاُولیٰ 73ھ یومِ وصال
حضرت سیّدَتُنا اسماء بنتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1438ھ پڑھئے۔

جمادَی الاُولیٰ 8ھ شہدائے جنگِ موتہ
حضرات جعفر طیار، زید بن حارثہ اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم
ان تینوں صحابہ کے بارے میں مزید جاننے کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1439 تا 1442ھ پڑھئے۔

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

تحریری مقابلہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے عنوانات (برائے مارچ 2022)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 دسمبر 2021ء

1 قراٰنِ کریم سے 10 اسمائے مصطفےٰ
2 نمازِ ظہر پر 5 فرامینِ مصطفےٰ
3 ماہنامہ فیضانِ مدینہ پر ایک تجزیہ

مزید تفصیلات کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734
صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

اللہ پاک سے عافیت مانگئے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ

کروڑوں حنبلیوں کے پیشوا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں قراٰنِ کریم یاد کرتا رہتا تھا، پھر جب علمِ حدیث کی طرف مائل ہوا تو اس علم میں میری مشغولیت بڑھ گئی اور میں نے اپنے آپ سے کہا کہ قراٰنِ پاک کب یاد کروں گا؟ تو میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ یا اللہ! حفظِ قراٰنِ کریم کی سعادت عطا کر کے مجھ پر احسان فرما۔ مگر اس وقت "عافیت" کے الفاظ نہیں کہے تھے، (دعا تو قبول ہوئی مگر اس کی قبولیت کی صورت یوں بنی کہ) جب مجھے قید کیا گیا تو اس دوران میں نے قراٰنِ کریم یاد کرلیا۔ لہٰذا اللہ پاک سے جب تم کسی حاجت کا سوال کرو تو ساتھ میں **عافیت** بھی مانگا کرو۔ (مناقب امام احمد، ص57) اے عاشقانِ رسول! عافیت کا مطلب ہے سلامتی۔ لہٰذا، مثلاً اللہ پاک سے نوکری کے لئے دعا کرنی ہے تو اس طرح دعا مانگئے کہ یا اللہ پاک! فلاں نوکری اگر میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے عافیت و سلامتی کے ساتھ وہ نوکری ملے۔ ربِّ کریم سے صرف عافیت ہی مانگنے کی اہمیت کے متعلق 4 فرامینِ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **1** اللہ پاک کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! سب سے افضل دعا کون سی ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رب سے عافیت اور دنیا و آخرت کی بھلائی مانگو۔ دوسرے دن حاضر ہو کر پھر اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! سب سے افضل دعا کون سی ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسی کی مثل (یعنی پہلے دن جو جواب عطا فرمایا تھا اسی طرح کا) جواب ارشاد فرمایا۔ اس شخص نے تیسرے دن حاضر ہو کر پھر وہی سوال کیا، رسولِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر اس کی مثل جواب دے کر ارشاد فرمایا: جب تجھے دنیا و آخرت میں عافیت مل جائے تو تُو کامیاب ہو گیا۔ (ترمذی، 5/305، حدیث: 3523) **2** اللہ پاک سے عافیت کا سوال کرنا اسے زیادہ محبوب (یعنی پیارا) ہے۔ (ترمذی، 5/306، حدیث: 3526) **3** اللہ پاک سے عَفْو و عافیت کا سوال کیا کرو کیونکہ یقین (یعنی ایمان و دین میں سمجھ بُوجھ) کے بعد کسی کو عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ (ترمذی، 5/327، حدیث: 3569، مرقاۃ المفاتیح، 5/349) **4** بندہ اس (دعا): اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سُوال کرتا ہوں) سے افضل کوئی دُعا نہیں مانگتا۔ (ابن ماجہ، 4/273، حدیث: 3851) حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مُعافات میں جسمانی، روحانی، نفسانی، شیطانی تمام آفتوں سے سلامتی شامل ہے۔ (نیز) صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ عافیت اسی میں ہے جس میں رب راضی ہے، لہٰذا حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا خیبر میں زہر کھالینا، فاروقِ اعظم کا مُصلّائے مصطفٰے پر خنجر کھا کر شہید ہونا، عثمانِ غنی کا قرآن پڑھتے ہوئے ذبح ہو جانا، امامِ حسین کا بے آب و دانہ مثلِ پروانہ، شمعِ مصطفوی پر نثار ہو جانا، عافیت ہی تھا۔ لہٰذا رب تعالیٰ سے وہ عافیت مانگو جو اس کے علم میں ہمارے لیے عافیت ہے نہ وہ جو ہمارے علم میں ہمارے لیے عافیت ہو۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/297، 4/74)

اللہ پاک ہمیں دونوں جہاں میں عافیت و سلامتی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 29 مئی 2021ء کو عشا کی نماز کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت کو دکھانے کے بعد پیش کیا جا رہا ہے۔)

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔
بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037
اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net